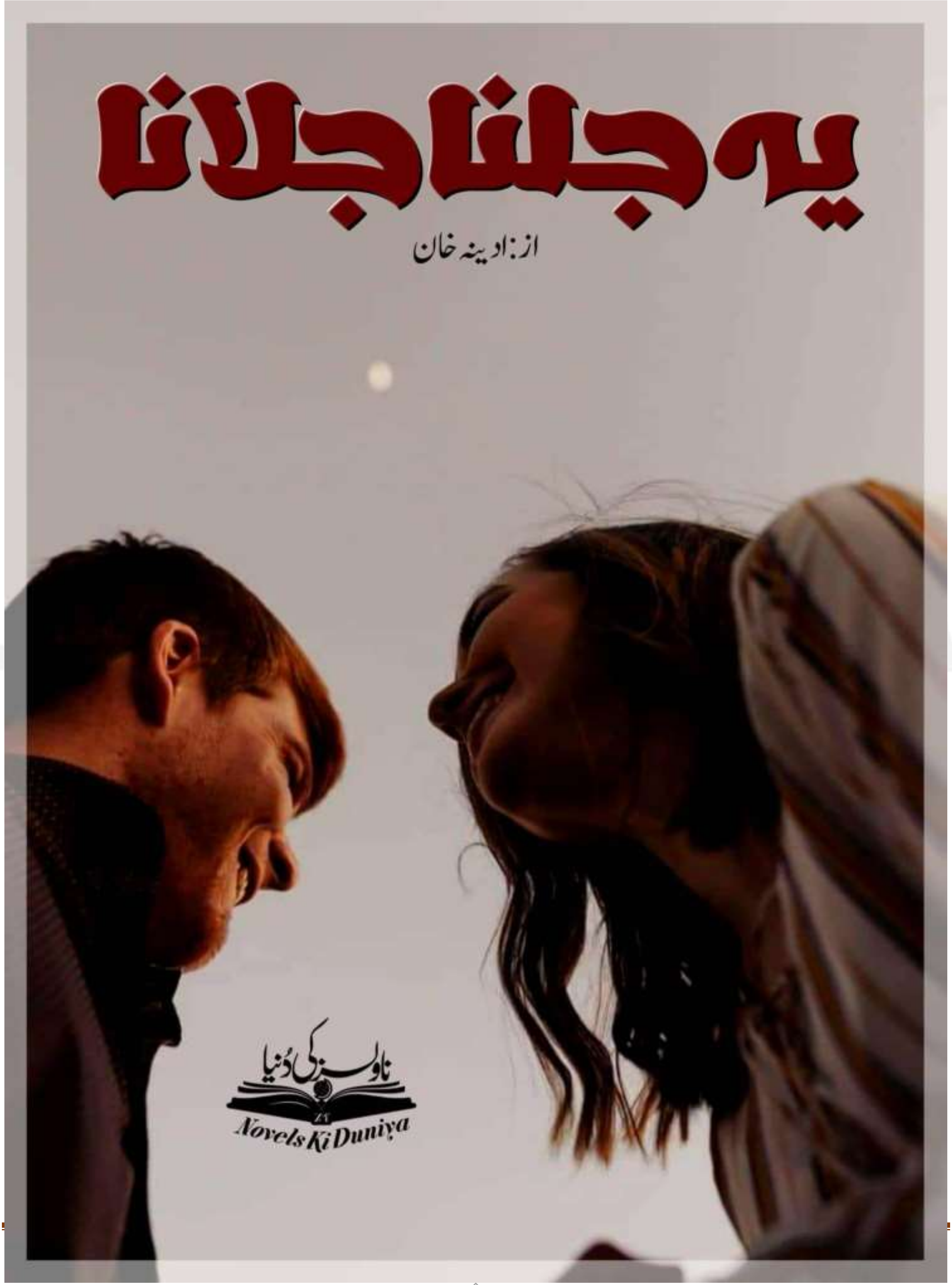
یہ جلنا جلانا
از: ادینہ خان
ناولز کی دُنیا
Novels Ki Duniya

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم---

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب----

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ----

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ جلنا جلانا

از قلم: ادینہ خان

شام کے وقت مانچسٹر میں برفباری کی وجہ سے سردی بڑھ گئی تھی اس لیے لوگ جلدی جلدی کام ختم کر کے گھروں کی طرف رواں دواں تھے وہیں وہ تینوں بھی تھے جو اس سردی سے بے نیاز اپنے کام میں مصروف تھے۔ ان کو آج ہر صورت اپنا منصوبہ مکمل کرنا تھا۔

"گائززززز! مسٹر ڈارسن آرہے ہیں۔ جلدی کرو،" ودی جو ہر طرف نظر رکھے ہوئے تھا زور سے چلایا۔

وہ دونوں جلدی سے کام ختم کرتے بھاگے تھے۔ ان کے پیچھے ودی نے بھی دوڑ لگائی تھی اور اپنے گھر میں داخل ہو کر ہی سکھ کا سانس لیا تھا۔ دروازے کو لاک کر کے وہ دبے پاؤں مینو کے کمرے میں آئے تھے اور بیڈ پر ڈھے گئے تھے۔

کچھ دیر خاموشی کے بعد تینوں کے قہقہے ابل پڑے تھے۔ وہ دیر تک ہنستے رہے تھے پھر ایک دم ہنسی کو بریک لگا جب داؤد صاحب کی آواز آئی تھی کیونکہ اگر ان کو اس کارنامے کا علم ہو جاتا تو ان کی خیر نہیں تھی۔

"مجھے تو ڈر لگ رہا ہے اگر ہم پھنس گئے تو ____،" سدا کا ڈرپوک زوی بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہم کیوں پھنسیں گے کسی کو کیا پتا کہ یہ ہم نے کیا ہے۔ ویسے بھی وہ کتا بیچارا کیسے دبلا پتلا ہو گیا ہے ہم نے تو نیکی کی ہے۔ اب وہ اپنے حق کے لیے آواز اٹھائے گا،" مینو بولتے بولتے ہنس دی تھی۔

"ہاں بالکل! تم ایسے ڈرڈر کے ان کو شک میں نہ ڈال دینا۔ ایسے شو کرنا جیسے تمھیں اس چیز کا علم نہیں ہے،" ودی نے اس کو سمجھایا تھا۔

"اب جلدی سے کوٹ اور ٹوپیاں اتارو۔ چل کے دیکھو مم اور ڈیڈ کیا کہہ رہے ہیں،" مینو نے ان کی توجہ باہر کی طرف دلائی تھی۔

وہ تینوں کچن کی طرف آئے تھے جہاں ماریہ بیگم کھانے کی تیاری کر رہی تھیں اور داؤد صاحب سلاد بنا رہے تھے۔

"السلام علیکم!" وہ تینوں یک زبان بولے تھے۔

"وعلیکم السلام! کہاں تھے تم لوگ؟" داؤد صاحب نے دریافت کیا۔

"ہمم، یہیں تو تھے،" مینو نے بھرپور اعتماد سے جواب دیا۔

"اچھا! پھر اتنی خاموشی کیوں تھی گھر میں،" ماریہ بیگم نے استفسار کیا۔

اپنے والدین کی مشکوک نگاہوں سے وہ تینوں گڑبڑا گئے تھے۔

"ڈیڈ! ہم موی دیکھ رہے تھے سپائیڈر مین اس لیے ہمیں کوئی ہوش نہیں تھا،" زوی نے بتیسی دکھائی تھی۔

"اچھاااا! غالباً وہ تو تم لوگ کل دوپہر میں دیکھ رہے تھے اور اس کی آواز سے سارے مانچسٹر کو ہلا رکھا تھا۔ مسٹر ڈارسن نے بھی شکایت کی تھی،" داؤد صاحب نے ان کو گھورا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جی ڈیڈا! ہم کسی کو تنگ نہیں کرنا چاہ رہے تھے تبھی اپنے ٹیبلیٹ پر دیکھ رہے تھے آہستہ آواز میں کل تو ہم مکمل نہیں کر پائے تھے،" مینو نے داؤد صاحب کے گلے میں بازو ڈالتے ہوئے بات سنبھالی۔

"مم! بھوک لگ رہی ہے زوروں کی؟" اس سے پہلے کہ مزید سوالات ہوتے زوی نے بھوک بھوک کا شور مچا دیا تھا۔

"ٹھیک ہے جلدی سے ہاتھ دھو اور بیٹھو۔ میں کھانا لگاتی ہوں،" وہ جلدی سے کرسیاں گھسیٹتے بیٹھ گئے تھے جبکہ مینو پلیٹیں لگوانے لگی تھی۔

ان تینوں نے ایک دوسرے کو آنکھوں سے ہی داد دی تھی۔ اب ان کو اگلے دن کا انتظار تھا۔

خیبر پختونخوا کے ایک علاقے کا منظر تھا جہاں سراج حویلی بڑی شان سے کھڑی تھی۔ صبح صبح سخت سردی کے باوجود ملازموں میں ہلچل مچی تھی وجہ ان کے چھوٹے سرکار تھے جن کے دوست شہر سے آرہے تھے۔ ان کو ہر چیز بہترین چاہیے تھی ایسے میں بیچارے ملازموں کی شامت آئی تھی۔

"دریا خان____! یہ دلاور کہاں مر گیا ہے اس کو میں نے ڈیرے سے چادر لینے بھیجا تھا ابھی تک آیا کیوں نہیں،" اصفہان آفریدی چلایا تھا۔

"جی ی ی چھوٹے سرکار! وہ وہ آتا ہی ہو گا نیا ہے نا اس کو معلوم نہیں آپ کے غصے کا،" دریا خان ہکلا گیا تھا۔

"ٹھیک ہے میں اندر جا رہا ہوں تم لے آنا اس سے اور اچھی طرح اس کی طبیعت صاف کرنا، سمجھے،" وہ بولتا ہوا حویلی میں داخل ہو گیا تھا۔

"جی سرکار سمجھ گیا،" دریا خان نے شکر کا سانس لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دریا خان جب پندرہ سال کا تھا تب سے اصفہان آفریدی کے ساتھ تھا اب اس کو دس سال کا عرصہ ہو گیا تھا۔اس کا بچپن یہیں گزرا تھا تبھی اس کو حویلی کے اندر جانے کی اجازت تھی۔

"سلام دادی جانہ!ته خنګه یې؟"

(کیسی ہیں آپ؟)

سامنے دھوپ سینکنتی دادی جان کو دیکھتے اس نے سلام جھاڑا تھا اور ان کے سامنے جھکا تھا۔

"وعلیکم السلام!د خدای شخه مننه زه ښه یم ماشوم"

(اللہ کا شکر ہے بچے میں بالکل ٹھیک ہوں)

دادی جان نے اس کا سر چومتے جواب دیا تھا۔

"اصفی!بچے تمہارا بابا جان کدھر اے،"اس کی ماں نے باورچی خانے سے بر آمد ہوتے پوچھا تھا اور ان کے پیچھے آتی ملازمہ نے قہوہ پیش کیا تھا۔

"مورے!بابا جان کے پاس کچھ لوگ آگئے تھے ڈیرے میں وہ ان کے پاس ہیں،"اس نے قہوے کا پیالہ پکڑتے ماں کو جواب دیا تھا۔

"چلو تمھارے بابا جان آجائیں پھر ناشتہ لگواتی ہوں میں!"

"لالے_____!بچائیں بچائیں یہ میری کاپی پھاڑ دے گی،"زمل بھاگتی ہوئی آئی تھی اس کے پیچھے ہی زرش تھی۔

"لالے پہلے اس کو بولیں یہ کاپی سے میری کارٹون ہٹائے،"زرش نے منہ پھلایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاہاہا! میری نہیں میرا کارٹون۔ ایک تو تمہارا لہجہ،"

زمل نے اس کا مزاق اڑایا تھا۔

"اللہ اللہ تم دونوں صبح صبح پھر شروع ہو گیا اے، شرم نام کا کوئی چیز اے تم میں۔ لڑکی ذات کا ایسے چلانے اچی بات اے کیا،" لالے کے سامنے دادی کی اس عزت افزائی پر جہاں دونوں نے شرمندگی سے سر جھکائے تھے وہیں اصفہان آفریدی اور مورے نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔

"آہم! دادی جانہ ابھی بچی ہیں دونوں سمجھ جائیں گی۔ ادھر دکھاؤ کونسا کارٹون ہے،" اصفی نے دادی کو جواب دیتے ان دونوں کو بلایا تھا۔

"لالے! کارٹون نہیں تصویر بنائی ہے میں نے،" زمل نے کاپی اس کے آگے کی تھی۔

"ارے یہ کیا ہے، بعض آجاؤ تم زمل کم از کم اس کے ایک سال بڑے ہونے کا ہی لحاظ کر لیا کرو، سوری بولو زرش کو" اصفہان نے کاپی دیکھ کر کہا جہاں ڈرٹی بنی ہوئی تھی۔

"جی لالے! آئندہ ایسے نہیں ہو گا، سوری زر" اس نے شرافت سے سر جھکایا۔ ان کا بھائی ان کا آئیڈیل تھا جو ہر قدم پر ان کا ساتھ دیتا تھا۔

دونوں گلے لگی تھیں اور سکینہ بی بی نے اپنے بچوں کی محبت دیکھتے دل ہی دل میں ماشاءاللہ کہا تھا۔

"ہاں! آج تمارا شیریں پھپھو بی آرا اے،" دادی جان نے ہنکارا بھرتے آگاہ کیا تھا۔ جس کو سنتے ہی زمل اور زرش کا حلق کڑوا ہو گیا تھا۔

"کب آ رہی ہیں پھپھو جانہ؟ آج تو شمشیر جان کی شادی ہے نا تو وہاں جائیں گی وہ،"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفہان نے پوچھا۔اس کو اپنی پھپھو جان سے بہت محبت تھی۔

"ہاں یاں سے اوکرای شادی میں شرکت کرنے جائے گا،" دادی جان بولیں۔

سکینہ بی بی نے منہ بنائے کھڑی زرش اور زمل کو گھورا اگر ان کی ساس کی نظر ان پر پڑ جاتی تو ان کو ہی باتیں سننے کو ملتیں۔وہ اپنی لاڈلی بیٹی کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔

زمل اور زرش کو اپنی پھپھو سے بس یہ مسئلہ تھا کہ وہ جب بھی آتی تھیں داؤد چچا کے لیے لالے اور دادی کے دل میں نفرت تازہ کر جاتی تھیں جبکہ انھیں اپنے تینوں کزنز اور چچا چچی سے بہت محبت تھی۔بابا سرکار ان کی بات کرواتے رہتے تھے۔ان کا ملنے کا بھی دل کرتا تھا۔ان تینوں کی مزے مزے کی باتیں سننا چاہتی تھیں وہ۔ان کو یہ نہیں معلوم تھا کہ ان کی یہ خواہش بہت جلد پوری ہونے والی تھی پھر انھوں نے خود توبہ مانگنی تھی۔

"سلام! ژر ناشته وکړه"

(السلام علیکم!ناشتہ لگاؤ جلدی سے)

بابا سرکار نے آتے ہی کہا تھا۔اصفہان آفریدی نے فوراً کھڑے ہوتے ہی انھیں جگہ دی تھی۔

"وعلیکم السلام!جی سرکار،" مورے نے زرش کو بھی ساتھ آنے کا اشارہ کیا تھا جبکہ زمل جلدی سے کمرے میں چلی گئی تھی۔

رات کے دس بجے وہ آتش دان کے قریب بیٹھے باتوں میں مشغول تھے۔مینو داؤد صاحب کی چادر میں لپٹی ہوئی ان کی گود میں سر رکھے لیٹی تھی جبکہ زوی اور ودی ماریہ بیگم کے ساتھ کاؤچ پر لیٹے تھے۔

"ڈیڈی!بڈی کی کال آئی تھی وہ آپ کا پوچھ رہے تھے،" ودی نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کتنی بار سمجھا چکا ہوں کہ وہ تمہارے تایا سرکار ہیں لیکن تمہیں سمجھ نہیں آئی میری،" داؤد صاحب نے اسے ڈانٹا اور ماریہ نے بھی ہلکی چپت لگائی۔

"انھوں نے خود ہی کہا تھا وہ پہلے ہمارے دوست ہیں پھر تایا،" زوی نے کہا۔

"جی بالکل! اب ہم پاگل تھوڑی ہیں جو ان سے ایسے فرینک ہوں ہم تو بہت ادب لحاظ کرنے والے لوگ ہیں،" مینو نے بھی دفاع کرنا ضروری سمجھا۔

"نہیں پاگل تو میں ہوں جو ہر بار یہ امید کرتا ہوں کہ تم لوگ سدھر گئے ہو،" داؤد صاحب زچ ہو کر بولے۔

"اوہو ڈیڈا! ایک تو آپ ہر بات پر سینٹی ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کریں اس نے آپ کو کتنے ہونہار بچے دیے ہیں۔ لوگ ترستے ہیں ایسی اولاد کو،" مینو نے تقریر جھاڑی۔ زوی، ودی اور ماریہ بیگم نے مسکراہٹ دبائی۔ ان باپ بیٹی کا یہی لاڈ ہوتا تھا۔

"ہاں! کیونکہ ان کے لیے ہر چمکتی چیز سونا ہوتی ہے۔ نا جانے کس مٹی کے بنے ہو تم لوگ روز نئی شرارت روز نئی شکایت،" داؤد صاحب نے ان کو گھورا۔

"اللہ اللہ ہم شریف لوگوں کو تو ان انگریزوں نے بدنام کر رکھا ہے ان کا بس چلے تو ہمیں پھانسی دے دیں۔" مینو نے معصوم بن کر کہا۔

"مجھے پتا ہے کتنے شریف ہو باقی بچے بھی ہیں اس سٹریٹ میں لیکن تم لوگوں کو ہی کیوں ہر بار پھنسایا جاتا ہے،" داؤد صاحب نے ان کو جھاڑا۔

"ہم معصوم ہیں اس لیے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں،" ودی نے وجہ بیان کی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اگر آپ کو پتا لگانا ہے کہ ہم کس مٹے سے بنے ہیں تو آپ ریسرچ کر لیں آخر کو سائنس دان جو ٹھہرے،" مینو نے بے پر کی اڑائی۔

"میرے پاس اتنا فضول وقت نہیں ہے جو تم لوگوں پر تحقیق کر کے ضائع کر دوں،" داؤد صاحب نے جواباً کہا۔

"تم لوگوں سے بس فضول گوئی کروالو جتنی مرضی۔ جاؤ سو اب جا کر،" ماریہ بیگم نے ودی کا کان کھینچا۔

"آ____یار مم آپ نے میرے کان لمبے کر دیے ہیں۔ مجھے تو ڈر ہے کہیں یہ میرے پاؤں میں نہ پڑے ہوں ایک دن،" ودی چلایا تھا۔

اس کی آہ و بکا کے ساتھ ہی سب کا قہقہہ گونجا تھا۔

"زیادہ بکو مت اور چلتے بنو،" ماریہ بیگم نے ہنستے ہوئے کہا۔

وہ تینوں اٹھے اور اپنے والدین کا ماتھا چوم کر سونے چل دیے۔

"میں سوچتی ہوں یہ تینوں نہیں ہوتے تو زندگی کتنی بے رونق ہوتی،" ماریہ بیگم نے نم آنکھوں سے کہا۔

"ماری! میں ہر پل اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں،"

داؤد صاحب ان کے ساتھ کاؤچ پر آبیٹھے تھے اور ان کے کندھے کے گرد ہاتھ پھیلا کر اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"لوو برڈز میری آنکھوں پر ہاتھ ہے کیا میں آ کر اپنا ڈوری مون اٹھا لوں؟" مینو نے آنے کی اجازت چاہی تھی۔

داؤد صاحب اور ماریہ بیگم جلدی سے سیدھے ہوئے تھے۔

"کیری آن!" وہ ڈوری مون اٹھا کر بھاگی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"شریر کہیں کی،"ماریہ بیگم اور داؤد صاحب کھکھلا اٹھے تھے۔

داؤد آفریدی مانچسٹر کے ریسرچ سینٹر میں کام کرتے تھے۔

ان کی دنیا اپنی بیوی ماریہ اور تین بچوں منہل، جڑواں بیٹوں زویزان اور ودان کے گرد گھومتی تھی۔ ہر طرف شرارتوں اور کھکھلاہٹوں کا طوفان برپا رہتا تھا۔

ان کی دنیا میں ہلچل تب پیدا ہوتی تھی جب پاکستان سے سراج آفریدی کا فون آتا۔ وہ ایک بار زویزان اور ودان کی پیدائش پر ملنے بھی آئے تھے۔ ان کا انداز ہمیشہ محبت بھرا ہوتا تھا۔ کبھی کبھار وہ اپنی بیوی اور بیٹیوں سے بھی بات کروادیتے تھے البتہ ان کے بیٹے سے کبھی بات نہیں ہوئی تھی۔

داؤد آفریدی کو چھوٹا سا اصفی بہت یاد آتا تھا جس سے ان کی آنکھیں نم ہو جاتی تھیں لیکن ان کے بچے یہ برداشت نہیں کرپاتے تھے۔

ان کو اس ان دیکھے بندے سے نفرت محسوس ہوتی تھی۔ انھوں نے سوچ لیا تھا جب بھی اس سے ملے تو اس کو ناکوں چنے چبوائیں گے۔

اب اصفہان آفریدی کی زندگی میں سکون کتنے دن کا تھا یہ تو وقت بتانے والا تھا۔

"مورے! یہ شیریں پھپھو داؤد چچا سے اتنی نفرت کیوں کرتی ہیں؟ لالے بھی ان کو پسند نہیں کرتے اور دادی جانہ بھی ان کا نام سننا نہیں چاہتیں"زرش دوپہر کے کھانے کا انتظام کرتے ہوئے سکینہ بی بی سے بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں مجھے بھی سمجھ نہیں آتی۔ وہ سب اتنے اچھے ہیں بابا سرکار بھی ان سے بہت محبت کرتے ہیں اور ان کے خلاف ایک لفظ سننے نہیں چاہتے لیکن وہ ان کی نفرت ختم نہیں کر سکے،" زمل بولی تھی۔

"تم لوگ چپ کرو کچھ باتیں بچوں کی پہنچ سے دور ہی ٹھیک رہتی ہیں۔ اگر تمھاری پھپھو کو پتا چل گیا کہ تم لوگ یہاں کیا بات کر رااے تو طوفان آجائے گا،" سکینہ بی بی نے ان کو خاموش کروایا تھا۔

"زمل تم یہاں ہوں وہاں گل تمھیں ڈھونڈ رہی ہے،" ماہ نے وہاں آتے ہی کہا۔

ماہ میر سراج آفریدی کے کزن جہانداد آفریدی کی بیٹی تھی اور اس زمل اور زرش کے ساتھ گہری دوستی تھی تبھی وہ زیادہ تر یہیں پائی جاتی تھی۔

"اف___ اب وہ میرے کان کھائیں گی،" زمل نے منہ بنایا۔

"زمل! آرام سے جاؤ،" مورے نے اسے آنکھیں دکھائیں جبکہ زرش نے اسے زبان چڑائی۔ ماہ بھی ہنس دی تھی۔

زمل پیر پٹختے ہوئے چلی گئی تھی اس کو اپنی پھپھو کی اس اکلوتی بیٹی سے انتہائی چڑ تھی جو اس کے لالے کے پیچھے پڑی رہتی تھی۔

"جی گل باجی بلایا تھا آپ نے مجھے؟" زمل نے دادی جان اور پھپھو کے پاس بیٹھی گل سے کہا۔

"کتنی بار کہا ہے گل آپی بولا کرو لیکن تمارا سمجھ میں میری بات نئیں آتا،" گل غصے سے بولی۔

"سوری گل با___ میرا مطلب تھا آپی میں بھول گئی تھی،" زمل جلدی سے بولی اس سے پہلے کہ دادی اور پھپھو بھی شروع ہو جاتیں۔

"اچا اچا ٹیک اے، چلو تمارا کمرہ میں چل کے بات کرتا اے،" گل اٹھتے ہوئے بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"ماشاءاللہ بوت نیک بچہ اے گل،" دادی صدقے واری گئی تھیں۔

"جی اماں جانہ وہ تو ہے،" شیریں پھپھو نے فخر سے گردن اکڑائی تھی جس پر گل شرما دی تھی۔

زمل نے منہ پھلا کر "شریف بچے" کو دیکھا وہ جانتی تھی اب اصفی نامہ شروع کرے گی اور اس کی جان نہیں چھوڑی گی اس نے ماہ کو دیکھ کر ٹھنڈی سانس بھری جس پر وہ کھکھلا کر ہنس دی۔

"تم کس بات پر دانت نکال راہے،" گل نے ماہ کو گھورا۔

"میں___ نہیں تو کوئی بات نہیں،" ماہ گھبرا گئی تھی جس پر زمل نے اسے زبان چڑائی تھی۔ ایک دوسرے کی بے عزتی پر زچ کرنا ان کی عادت تھی۔

ان کے کمرے میں پہنچتے ہی گل نے جگہ جگہ کتابیں دیکھتے ان کو ہٹانے کا اشارہ کیا تھا۔

شیریں پھپھو کی شادی ساتھ والے گاؤں کے وڈیرے جمشید آفریدی سے ہوئی تھی ان کے چار بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ اسی لیے گل لاڈلی اور نخریلی تھی۔ جمشید آفریدی نہایت نفیس انسان تھے ان کی خواہش تھی سب بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ بیٹے سب مختلف شہروں میں پڑھتے تھے لیکن گل ان کے دباؤ سے بس ایف_اے کر پائی تھی اسے بس نت نئے فیشن کرنے کا شوق تھا جو اس پر جچتا بھی تھا کیونکہ وہ خوبصورت بھی بہت تھی اور تعریفیں سمیٹنے کا بہت شوق تھا۔ گل کو اپنے ماموں کا بیٹا اصفہان آفریدی بہت پسند تھا شروع سے ہی اس کی ماں نے یہ بات اس کے دماغ میں ڈالی تھی کہ اصفی صرف اس کا ہے تبھی وہ اس پر صرف اپنا حق سمجھتی تھی۔ یہ بات صرف گھر کی عورتوں کے علم میں ہی تھی۔ اس لیے جب بھی وہ آتی تھی زمل اور زرش کی شامت آجاتی تھی۔

"کیسے کمرے میں کچرا پھیلا رکا اے،" گل کی صفائی پسند طبیعت کو یہ سب ناگوار گزرا تھا۔

"جی بس ہم امتحانات کی تیاری کر رہے تھے،" زمل منمنائی تھی۔

"اچھا اچھا اب زادہ باتیں مت بناؤ اور یہ بتاؤ تمارا لالے کدھر اے،" گل نے اس کوٹو کا اور مطلب کی بات پر آئی۔

"ان کے دوست شہر سے آئے تھے تو وہ ان کو کھیتوں میں لے گئے ہیں،" زمل نے بتایا۔

"اچا یعنی وہ دیر سے آئے گا پھر تو،" گل نے پر سوچ انداز میں کہا۔

"جی شاید_____،" زمل نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"ٹیک اے تم امتحان کی تیاری کرو ام جاتا اے،" گل جلدی سے نکلی تھی۔

"ہیں_____ یہ کیا ہماری پڑھائی سے چڑنے والی ہمیں پڑھنے کا کہہ گئی ہے،" ماہ حیرانی سے بولی۔

"مجھے تو دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے،" زمل نے اسے دیکھا۔

"ہممم_____ اور مجھے پوری دال ہی کالی لگ رہی ہے،" ماہ بولی۔

اصفہان آفریدی کراچی کی یونیورسٹی سے ایم اے اکنامکس کر رہا تھا۔ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی جس کی وجہ سے ایک ہفتے سے وہ گھر آیا ہوا تھا۔ اس کے دوست اس سے ملنے آئے تھے۔

"اصفہان یار ا! ژالے تمہارا پوچھ رہی تھی،" فیضان نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

"تو_____،" اصفی نے تیکھے لہجے میں کہا۔

"تو یہ کہ تم اتنے دن سے یونیورسٹی گئے نہیں بیچاری کی کال ہی سن لیتے،" زبیر بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جناب کی پرسنلٹی بھی تو ایسی ہے سب فدا ہیں،"

شہریار ہنسا۔

"تم لوگ اچھی طرح جانتے ہو مجھے یہ سب پسند نہیں اس لیے آئندہ مت بولنا ایسے،" اصفہان نے برا مانتے ہوئے کہا۔

"اچھا ناراض تو مت ہو، وہ بس ہم نے تو اس کی بات بتائی ہے،" فیضان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"میں سخت تنگ ہوں اس سے ہر وقت پیچھے گھومتی ہے سب عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں اس کی انسلٹ بھی کر چکا ہوں لیکن وہ وہیں کھڑی ہے،" اصفہان نے جواباً کہا۔

"چل اب جان چھوٹ جائے گی آخری سال ہے ویسے بھی،" شہریار نے دلاسہ دیا۔

"ہمم___ایک عورت کو خود اپنی عزت کی حفاظت کرنی چاہیے ورنہ یہاں ہر گلی میں گدھ بیٹھے ہوتے ہیں اسے نوچنے کے لیے،" اصفہان آفریدی نے کہا۔

"آہ یہ تو ہے اللہ تعالیٰ ہر کسی کی بہن بیٹی کی حفاظت فرمائے ورنہ آج کل تو بچے بھی محفوظ نہیں،" زبیر نے سرد آہ بھری۔

"آمین،" سب یک زبان بولے۔

"خیر چلو کھانا کھاتے ہیں بہت باتیں ہو گئی،" اصفہان نے انھیں اٹھنے کا کہا۔

وہ سب ڈیرے کی طرف چل پڑے تھے۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مینو_____یار اٹھو! اٹھونا" زوی اس کے کان میں چلایا تھا جو پنک سلیپنگ بیوٹی بن کر آڑھی ترچھی بیڈ پر پھیل کر سو رہی تھی۔

"کیا مصیبت آگئی ہے صبح صبح سخت سردی میں تم لوگوں پر،" مینو چلائی تھی۔

"مصیبت آنے والی ہے ابھی اٹھ جائیں میم جو نشہ کر کے سو رہی ہیں،" زوی نے جواباً کہا۔

"بکواس بند کرو اور جاؤ سونے دو آج سنڈے ہے یونیورسٹی بھی نہیں جانا مجھے نیند پوری کرنی ہے،" مینو نے اسے جھڑکا اور لیٹ گئی۔

منہل مانچسٹر یونیورسٹی سے انگلش لٹریچر پڑھ رہی تھی۔

"نیندیں حرام ہونے والی ہیں جناب کی جب آئیڈیا فلاپ ہو گا،" زوی نے چڑ کر کہا۔

"کیا مطلب تمھارا؟" مینو نے اسے گھورا۔

"مطلب یہ کہ رات جو گل کھلایا تھا ہم معصوموں کو ملا کر اس کا انجام قریب ہے،" زوی نے مسکین منہ بنایا۔

"تم لوگ معصوم_____ہاں،" مینو نے اسے تیکھی نظروں سے دیکھا۔

"ہاں وہ وہ کتا صبح سے ہی احتجاج کر رہا ہے۔ اس نے گلا پھاڑ پھاڑ کر سارے مانچسٹر کو اکٹھا کر لیا ہے سب حیران ہیں اس کو کیا ہوا؟ ہم نے کھڑکی سے جھانکا ہے لیکن باہر جانے کی ہمت نہیں ہوئی۔ شور سے آنکھ کھلی تھی ہماری۔ مم اور ڈیڈ نماز کے بعد سوئے تھے ابھی جاگے ہیں اور لازمی ڈیڈ باہر دیکھنے جائیں گے،" زود نے ایک سانس میں سب اگلا تھا۔

"کیا_____مسئلہ تو گھمبیر صورتحال اختیار کر گیا ہے، مجھے کیا پتا تھا کتا اتنا سیانا نکلے گا!" اب مینو کی نیند بھک سے اڑی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب کیا کریں___؟"زوی گڑگڑایا تھا۔

مینو ابھی کچھ بولتی تبھی ودی بھاگا آیا تھا۔

"گائزززززز_____ہماری موت دروازے پر دستک دے رہی ہے،"

کیااا ہوا؟"زوی ہکلایا۔

"مسٹر ڈارسن دروازے بجا رہے ہیں،"اس نے بم پھوڑا۔

"اف____اب کیا کریں؟ صبح صبح بلا نازل ہو گئی ہے،"زوی بولا تھا۔

"یا اللہ تعالیٰ بچا لے ہمیں، ابھی ہم نے دیکھا ہی کیا ہے؟ ہمیں اس دنیا میں آئے ابھی تیرہ سال ہوئے ہیں۔ ابھی تو شادی بھی کرنی ہے،"ودی نے اپنے اور زوی کے لیے دعا کی۔

"ہاں! اگر ہم نہ رہے تو پھر ہمارے بچے ان کے بچے پھر ان کے بچے پھر_____،"زوی کی دہائی درمیان میں رہ گئی تھی جب مینو دھاڑی تھی۔

"شٹ اپ____کتنے خود غرض لوگ ہو تم صرف اپنی پڑی ہے اپنی پیاری بہن کی کوئی فکر نہیں ہے۔ مت بھولو کہ تمہارا ہر بار میں نے ساتھ دیا ہے۔ جب مسٹر ڈارسن نے ڈیڈی کو کہا تھا کہ آپ کی بیٹی اتنی بڑی ہو گئی ہے اور ابھی تک بچوں کے ساتھ کھیلتی ہے تب تو بڑے پھنے خاں بنے تھے اور ان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کو تیار تھے اور اب اڑ گئی ساری غیرت ہنہہ_____،"مینو نے ایک سانس میں انہیں لتاڑا تھا۔

"سوری مینو آپ غصہ تو نہ ہو ہم تو مذاق کر رہے تھے، ہم آپ کے ساتھ ہیں،"دونوں کھسیانی ہنسی ہنس دیے تھے۔

"ساتھ تو دینا پڑے گا بیٹا جی ورنہ سارا ملبہ تم دونوں پر ڈال کر خود ایک طرف ہو جاؤں گی،"مینو نے گردن اکڑائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیاااا لیکن آئیڈیا تو تمہارا تھانا؟،" دونوں نے اپنی احسان فراموش بہن کو دیکھ کر دانت کچکچائے تھے۔

"ہاہاہا کون جانے آئیڈیا میرا تھا تم سیر تو میں سوا سیر ہوں مت بھولو کہ تم لوگوں سے بارہ سال پہلے اس دنیا میں لائی تھی تو دماغ بھی تم سے زیادہ ہی چلتا ہے،" مینو نے بیڈ سے اترتے ہوئے کہا۔

"سوتیلی لگتی ہیں مجھے تو کبھی کبھی، مم ڈیڈ سے کنفرم کرنا چاہیے" زوی نے سر جھٹکا۔ ودی لرز گیا تھا جب وہ واش روم جاتے جاتے مڑی کہیں سن نہ لیا ہو۔

اگر مجھے ڈبل کراس کرنے کی کوشش کی تو چھوڑوں گی نہیں ڈیڈی بھی میری ہی سائیڈ لیں گے،" مینو نے وارن کیا۔

"ارے مینو ہم بھلا اپنی پیاری بہنا کو چھوڑ سکتے ہیں ساتھ جئیں گے ساتھ مریں گے،" دونوں مینو کے گلے میں لٹک گئے تھے۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے اب زیادہ سر پر سوار مت ہو میں فریش ہوتی ہوں جا کر باہر کی صورتحال معلوم کرو بالکل انجان بن کر، منہ سے بھانپ بھی مت نکالنا،" اس نے ہدایت کی۔

وہ دونوں باہر بھاگے تھے جبکہ مینو ہنستے ہوئے واش روم کا دروازے بند کر گئی تھی۔

وہ دونوں باہر آئے تو داؤد صاحب اخبار پڑھ رہے تھے جبکہ ماریہ انہیں چائے دے رہی تھیں۔

"آؤ آؤ شہزادو! خیر تو ہے آج بڑی دیر سے اپنے چاند سے چہروں کا دیدار کروایا ہے دس بج گئے ہیں،" داؤد صاحب کی ان پر نظر پڑی۔

"جی ڈیڈی وہ بس وقت کا پتا ہی نہیں چلا،" ودی نے بتیسی دکھائی اور زوی کو اشارہ کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ڈیڈا! یہ باہر شور کیسا تھا اور مسٹر ڈارسن کیوں آئے تھے؟" زوی نے پوچھا۔

"ہمم! وہ گاڑی کی چابی لینے آئے تھے اپنے کتے کو ڈاکٹر کے پاس لے گئے ہیں،" ماریہ بولیں۔

"ہیں____ کیا ہوا جیک کو رات تو بالکل ٹھیک تھا،" ودی بولا جس پر زوی نے سر پیٹ لیا۔

"تمہیں کیسے پتا وہ رات کو ٹھیک تھا ہاں___،" داؤد صاحب نے گھورا۔

"وہہہ ڈیڈ رات کو اس کی آواز نہیں آئی اس لیے،" زوی نے بات سنبھالی۔

"ہاں! وہ کچھ کھا پی نہیں رہا ہر چیز کو سونگھ کر منہ موڑ لیتا ہے اس لیے وہ پریشان تھے__،" داؤد صاحب کی بات جاری تھی کہ مینو نے اینٹری دی۔

"گڈ مارننگ ایوری ون! کون پریشان ہے بھئی،"

"مسٹر ڈارسن کا کتا کچھ کھا نہیں رہا وہ اسے ڈاکٹر کے پاس لے گئے ہیں،" ودی بولا اور ان لوگوں نے آنکھوں آنکھوں سے ایک دوسرے کو تسلی دی۔

"اوہو! یہ تو بہت برا ہوا ویسے بھی وہ کتنا کمزور ہو گیا ہے اسے رافوڈ کی بجائے تگڑی خوراک کی ضرورت ہے،" مینو نے رائے دی باقی دونوں نے تائید کی اس کی۔

داؤد صاحب بغور ان کی حرکات و سکنات کا جائزہ لے رہے تھے وہ ان کے باپ تھے خوب سمجھتے تھے ان کی چالاکیاں۔ اب بھی انھیں کچھ گڑبڑ لگ رہی تھی کیونکہ اتنے دن سے وہ لوگ مسٹر ڈارسن پر تپے ہوئے تھے اور وہ کسی کا ادھار نہیں رکھتے تھے ہو نہ ہو ان کی ہی کوئی کارستانی تھی کل سے کافی مشکوک لگ رہے تھے تینوں۔

"آہم____ تم لوگوں کو اتنی فکر کیوں لگی ہے جیک کی،" داؤد صاحب نے ہنکارا بھرا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ڈیڈا! ہم تو انسانیت کے ناطے کہہ رہے ہیں،" مینو گڑبڑائی۔

"جی بیٹا جی اگر تو تم لوگوں کا کوئی ہاتھ ہوا اس سب میں پھر تمہاری خیر نہیں،" انھوں نے تنبیہ کی۔

"آپ تو ہم معصوموں کے اوپر ہی شک کرتے ہیں،" زوی نے نادیدہ آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"اور کیا ہمیں لگتا ہے ہم آپ کی سوتیلی اولاد ہیں،" مینو نے بھی اپنا غم بیان کیا۔

"آج تو آپ بتا ہی دیں ہم سے پیار کیوں نہیں ہے آپ کو؟" ودی بولا۔

"رکو بتاتا ہوں میں،" داؤد صاحب جھکے تھے جوتا اٹھانے کے لیے۔ وہ تینوں خطرہ دیکھتے ہی بھاگے تھے۔

"ناشتے تو کرتے جاؤ،" ماریہ نے پکارا۔

"اب لنچ کا ٹائم ہو گیا ہے آکر کرتے ہیں ابھی یہاں خطرہ ہے،" زوی نے دروازے سے جھانک کر کہا۔

"آپ اپنے شوہر نامدار کو سمجھائیں ہم شریف لوگوں پر شک نہ کیا کریں تب تک ہم سٹریٹ کا چکر لگا کر آتے ہیں،" مینو بولی تھی اور وہ باہر نکل گئے تھے۔

"افلاطون ہیں پورے یہ مجھے گنجا کر کے چھوڑیں گے،" داؤد صاحب نے اپنا درد بیان کیا۔

ماریہ بیگم نے بلند قہقہ لگایا۔

زمل اور زرش بیٹھی باتوں میں مصروف تھیں جب انھیں اصفہان کی زور سے بولنے کی آوازیں آئیں۔

"اوہ یہ تو لالے غصے سے چلا رہے ہیں، چلو دیکھتے ہیں کیا ہوا؟" زرش نے کہا وہ دونوں بھاگی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ جب اصفہان کے کمرے کے پاس پہنچیں تو وہ نوکروں پر بھڑک رہا تھا اور سکینہ بی بی بھی تبھی وہاں آ گئیں۔

"مورے! کیا ہوا لالے کو؟" زمل نے پوچھا۔

"گل کی وجہ سے ان کی شامت آئی ہے، اس نے منع کیا تھا کوئی اس کے کمرے میں نہ جائے لیکن آج گل نے اس کے کمرے میں دربار سے لایا ہوا دھاگا رکھ دیا ہے،" سکینہ بولیں تھیں۔

"اوہ تبھی میں کہوں وہ کہاں گئی تھی ہمیں پڑھنے کا کہہ کر،" زمل نے ہونٹ سکیڑے۔

"اس میں بیچارے ملازموں کا کیا قصور ہے وہ تو ہمیں کچھ نہیں سمجھتیں پھر ملازم کیا ہیں ان کے سامنے،" زرش بولی۔

"ہمم! اگر وہ ہماری بھابھی بن گئی تو ہمیں پھانسی چڑھا دیں گی،" زمل نے منہ بنایا۔

"اللہ نہ کرے منہ سے اچابات نکالا کرو،" مورے نے اسے دھپ لگائی۔

"جی نہیں لالے خود بہت سمجھدار ہیں، انشاءاللہ بھابھی بھی ویسی ہوں گی ڈیسینٹ سی،" زرش نے جواباً کہا۔

انشاءاللہ تینوں نے یک زبان ہو کر کہا۔ ان کی بھابھی کتنی ڈیسینٹ ہونی تھی یہ تو قدرت نے طے کر رکھا تھا۔

اصفی باہر آیا۔

"ٹھیک ہے مورے میں چلتا ہوں!" وہ جھکا تھا۔

"بچے ابھی تو طبیعت ٹھیک ہوئی ہے اور تم چل پڑا،" انھوں نے ماتھا چوما۔

"مورے پڑھائی کا کافی حرج ہو گیا ہے اور آپ پریشان نہ ہوں میں بالکل ٹھیک ہوں،" اس نے ماں کو دلاسا دیا۔

"اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے تمارا،" انھوں نے دعا دی تھی۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اتنے میں سراج آفریدی فون پر بات کرتے آتے دکھائی دیے ان کے خوش گوار انداز سے ہی اصفی نے اندازہ لگا لیا تھا وہ کس سے باتیں کر رہے ہیں جس سے اس کا موڈ خراب ہوا۔

اس نے دونوں بہنوں کے سر پر ہاتھ رکھا اور چل دیا۔ زمل اور زرش نے مایوسی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

وہ تینوں اچھل کود کرتے سڑک کے ایک طرف چل رہے تھے جب زوی کی جیب میں رکھا موبائل فون بجا۔ اس نے جلدی سے نکالا اور نمبر دیکھتے ہی چہک اٹھا۔

"گائزززز_____بڑی کی کال ہے۔"

"کیاااا___ادھر دو۔" ودی نے لینا چاہا۔

"کیوں کس خوشی میں؟ سیل فون میں لایا ہوں اٹھا کر تو میں ہی سنوں گا۔" زوی نے تیکھے لہجے میں کہا۔

وہ دونوں لڑنے میں مصروف تھے اور ان کو دیکھتی مینو نے فون اچک لیا تھا۔

"پہلے میں بات کروں گی سمجھے!" وہ دونوں منہ بسور کر رہ گئے۔

"اچھا سپیکر پہ کرنا پلیز!" ودی نے التجا کی۔

اس نے کال اٹینڈ کی تو تینوں نے مل کر سلام کیا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ! کیسا اے بچہ تم سب تمارا والدین؟" سراج صاحب نے پرجوش لہجے میں پوچھا۔

"الحمدللہ ہم سب ٹھیک ہیں بڑی! آپ اور باقی سب کیسے ہیں؟" مینو بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اللہ کا شکر اے بچے سب ٹیک اے، تم یہ بتاؤ تمارا والد مانا آنے کے لیے یا نئیں،" انھوں نے دریافت کیا جس پر ان کے منہ لٹک گئے۔

"نہیں مانے وہ تایا سرکار اب تو مم بھی کہتی ہیں لیکن پتہ نہیں کیوں وہ تلخ ہو جاتے ہیں؟" زوی نے بتایا جس پر دوسری طرف کچھ دیر خاموشی چھا گئی۔

"ہمم___ میرا پاس ایک زبردست منصوبہ اے جس سے تمارا باپ دوڑا چلا آئے گا پاکستان،" انھوں نے سسپینس ڈالا۔

"وہ کیا؟؟؟" تینوں چلائے۔

"تم لوگ ساتھ دو تو___" انھوں نے مزید کہا۔

"ہم آپ کے ساتھ ہیں، بتائیں تو جلدی___" وہ عجلت میں بولے۔

"وہ یہ کہ۔۔۔۔

شدید سردی میں سڑک پر کھڑے وہ تایا سرکار کے منصوبے پر بحث کر رہے تھے تبھی پارکر آ گیا۔

"موسم بوت اچا اے آج میچ کیلیں،" وہ بولا۔

وہ جو کچھ پریشان تھے پارکر کی اردو ہمیشہ ان کا موڈ فریش کر دیا کرتی تھی۔ اب بھی کھلکھلا دیے۔

"پارکی میرے یار تیری اردو پہ قربان جاؤں،" زوی نے اس کے گلے میں ہاتھ ڈالا۔

"I'm just tryin' to match my level with you guys,"

(میں بس کوشش کر رہا ہوں کہ اپنے لیول کو آپ لوگوں کے ساتھ ملاؤں)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پارکر نے جھینپ کر کہا۔

وہ زوی اور ودی کا کلاس فیلو تھا۔ ان کا کرائم پارٹنر اور بہترین دوست بھی۔ وہ ان سے پچھلی سٹریٹ میں رہتا تھا۔

I heard of Mr. Darson's dog

then I found out that your plan was successful.

(او میں نے سنا مسٹر ڈارسن کے کتے کا

پھر مجھے پتا چل گیا تھا کہ تم لوگوں کا منصوبہ کامیاب رہا)

وہ ہنسا۔

"ہمم بس ہم پھنسیں نا،" مینو نے دعا کی۔

"Don't worry guys,"

پارکر نے تسلی دی۔

"ٹھیک ہے تم سب کو اکٹھا کرو پھر ملتے ہیں فٹبال کلب میں،" ودی نے کہا

"ٹیک ہے،" پارکر ہاتھ مارتا بھاگا تھا۔

وہ لوگ بھی گھر کی طرف چل پڑے۔

وہ لوگ گھر واپس آئے تو لاؤنج خالی تھا ماریہ بیگم اور داؤد صاحب شاید بیک یارڈ سے برف ہٹانے گئے تھے۔ مینو کچن میں چلی گئی اس نے سوچا وہ لنچ کے لیے کچھ بنا لے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسے بچپن سے ہی کوکنگ کا شوق تھا۔ ماریہ بیگم اسے کچن میں ساتھ ہی رکھتی تھیں اور وہ ان کا پکاتے ہوئے بغور جائزہ لیتی۔ وہ آٹھ سال کی عمر سے ہی نوڈلز بنانے لگی تھی۔

منہل نے تب اپنے مم ڈیڈ کو حیران کر دیا تھا جب ماریہ بیگم بیمار تھیں اور داؤد صاحب اپنے کسی پروجیکٹ میں الجھے تھے اس نے اپنی مم کے لیے سوپ بنایا تھا جو اتنا پرفیکٹ تو نہیں تھا لیکن اس کے والدین کو نہایت لذیذ لگا تھا چونکہ اس وقت اس کی عمر بارہ سال تھی۔ اس کے بعد سے ہی اس نے کچھ نہ کچھ بنانا شروع کر دیا تھا جس پر اس کے مم ڈیڈ اس کو سراہتے تھے وہ بیکنگ بھی کرتی تھی اور کافی ممالک کی ڈشز بناتی رہتی تھی لیکن پاکستانی کھانے اس کی پہلی ترجیح تھی۔ اب تو وہ ماہر ہو گئی تھی اور نخرے بھی کرنے لگی تھی کیونکہ دو نمونے جو تھے اب منتیں کرنے کے لیے۔ وہ دونوں بھی یقینی طور پر مم ڈیڈ کے پاس تھے ورنہ شور مچا دیتے بھوک کا۔ بھوک تو اسے خود کو بھی لگی تھی۔

اس نے فریزر سے چکن نکالا اور گرل کرنے لگی۔ پھر نان بیک کرنے لگی اتنے میں ہی دونوں نے دھاوا بول دیا۔

"واہ ودی کیا خوشبو ہے! آج لگ ہی رہا تھا بڑے لوگ کھانا بنائیں گے اور یہ شرف حاصل ہو ہی گیا،" زوی نے بتیسی نکالی۔

" آہا مزے! دل کر رہا ہے ہاتھ چوم لوں بنانے والی کے،" ودی نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔

مینو نے کوفت سے ان کی اوور ایکٹنگ ملاحظہ کی۔

"اب اگر چخ چخ سے جی بھر گیا ہو تو دونوں کام میں لگو جلدی سے سلاد بناؤ،" مینو نے دونوں کو حکم صادر کیا۔

"ہم معصوم بچوں کو نہ کبھی ویلا چھوڑنا ہر وقت کا کام،" زوی نے سر جھٹکا۔

"ٹھیک ہے پھر برتن بھی دھونا،" مینو نے مزید کام سونپا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں___ہم بناتے ہیں ناسلاد،"ودی نے زوی کو کہنی ماری جبکہ برتن کا سن کر توزوی بھی گڑبڑا گیا تھا۔

"ٹھیک ہے اچھے بچے بن کر کام شروع کرو،"مینو استہزائیہ ہنسی۔

"مینو___پلان پر عمل کب کرنا ہے؟"ودی نے گاجر کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"ہمم___ابھی کھانا کھا کر،"مینو نے برتن صاف کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے باس!"دونوں نے تائید کی۔

"ارے ماشاءاللہ میرے بچے تو لگے ہوئے ہیں کام پر، داؤد آپ بھی آکر دیکھ لیں جو ہر وقت ان کی برائی کرتے ہیں،"ماریہ بیگم نے وہاں آتے ہی ان کو دیکھ کر نظر اتاری۔

داؤد صاحب نے آکر دیکھا اور تعریفی انداز میں انھیں دیکھا

"آپ کے لاڈلوں کو کبھی کبھی جوش چڑھ جاتا ہے ورنہ محنت ساری میرا بچہ کرتا ہے،"داؤد صاحب نے نان اوون سے نکالتی ہوئی مینو کو گلے لگایا جس پر اس نے چڑانے والے انداز میں زوی اور ودی کو دیکھا۔

"خیر میرے بیٹے بھی کم نہیں ہیں آپ کو تو یہی شرارتی لگتے ہیں،"ماریہ بیگم نے منہ لٹکا کر بیٹھے دونوں کو ساتھ لگایا۔ جس پر دونوں کھکھلا دیے۔

"ٹھیک ہے یہ فیملی پولیٹکس بعد میں ہو گی پہلے کھانا کھاتے ہیں،"مینو نے سب کی توجہ کھانے کی طرف دلائی۔

"ٹھیک ہے میں نے جو

Baklava

بنا کر رکھا تھا وہ بھی لے آنا،"ماریہ بیگم پلیٹیں لے کر باہر چلی گئیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کھانے کے بعد وہ سب آتش دان کے قریب بیٹھے تھے تبھی مینو نے فون اٹھایا تھا۔

"بڑی میرا مطلب تھا تایا سرکار سے بات کرتے ہیں،"اس نے داؤد صاحب کی گھوری پر درستگی کی۔

اس نے فون کان سے لگایا۔

"ان کا نمبر تو بند ہے،"اس نے حیرت کا اظہار کیا۔

"کیا___ ایسے کیسے ہو سکتا ہے ان کا نمبر تو کبھی بند نہیں رہا، میں کوشش کرتا ہوں" داؤد صاحب بولے اور نمبر ملایا۔وہ بار بار کرتے رہے لیکن نمبر بند تھا پھر انھوں نے قاسم خان کا نمبر ملایا جو سراج آفریدی کا خاص ملازم تھا۔ اس سے بھی جواب موصول نہ ہوا تو ان کی تشویش بڑھی جس کو دیکھتے ماریہ بیگم نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"آپ پریشان نہ ہوں ہو سکتا ہے کہ نیٹ ورک کا مسئلہ ہو،"

"اللہ کرے ایسا ہی ہو کوئی دن ایسا نہیں گزرا جب انھوں نے مجھ سے بات نہ کی ہو اور آج کوئی کال نہیں آئی،" انھوں نے ماتھا مسلا۔

وہ تینوں خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے اور ایک دوسرے کو آنکھوں سے تسلیاں دے رہے تھے ان کو اپنے ڈیڈ کو پریشان دیکھ کر اچھا نہیں لگ رہا تھا لیکن وہ بھی مجبور تھے۔ماحول ایک دم سنجیدہ ہو گیا تھا۔جو ان تینوں کے ہوتا ناممکن تھا۔

"ڈیڈی میرے کیوٹ ڈیڈی مم از رائٹ نیٹ ورک ایشو ہو سکتا ہے ڈونٹ وری، آپ کے کان دیکھیں کیسے سفید سے لال ہو گئے ہیں اف کیا ہینڈسم لگ رہے ہیں، آپ مم کے ساتھ ساتھ ہزاروں لڑکیوں کا کرش رہے ہوں گے بلکہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ابھی بھی مس کیوری____"

مینو اپنے دل پر ہاتھ رکھے بولتے بولتے لب دبا گئی تھی۔

جھینپتی ہوئیں ماریہ ٹھٹکی تھیں جبکہ پریشان بیٹھے داؤد صاحب ایک دم الرٹ ہوئے تھے۔ زوی اور ودی نے ہنسی دبائی۔

"کیا مس کیوری____" ماریہ بیگم نے استفسار کیا۔

"وہ___" مینو بری پھنسی تھی۔ داؤد صاحب نے اسے گھورا۔

"اب آئے گا مزہ اب پتا چلے گا مینو بی کو جب ڈیڈی سے درگت بنے گی،" زوی اور ودی نے شیطانیت سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"ہاں کیا بولو بھی؟" داؤد صاحب نے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔

"وہ کہہ رہی تھیں کہ تم لگتی نہیں ہو مسٹر داؤد کی بیٹی وہ تو اتنے ہینڈ سم اور ینگ ہیں تو میں نے کہا یہ میری مم سے بولیے گا، وہ اچھی طرح بتائیں گی" مینو کہتی ہوئی بھاگی تھی اور اس کے پیچھے دونوں نمونے بھی جو بازی پلٹتے دیکھ کر ہی تیار تھے۔

ان کے جاتے ہی داؤد صاحب نے بیچارگی سے ماریہ بیگم کو دیکھا تھا جو انھیں گھور رہی تھیں۔

وہ تینوں روڈ پر آتے ہی لمبے لمبے سانس لینے لگے تھے جو بھاگنے کی وجہ سے پھول گئی تھی۔

"آپ آگ لگا کر بھاگ آئیں ہیں مینو،" ودی بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا___وہ تو جلدی میں نکل گیا میرے منہ سے بلکہ میں نے پورا نہیں بتایا وہ تو ڈیڈ کا نمبر مانگ رہی تھیں،" وہ اس کا کان مروڑتے ہوئے بولی تھی۔

"کیا_____آر یو سیریس؟" وہ دونوں چلائے تھے۔

"تو کیا میں جھوٹ بول رہی ہوں؟" اس نے تیکھے لہجے میں کہا۔

"لو جی ہمیں اپنے اعمال کی سزا ملنے لگی ہے،" زوی سامنے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

ان دونوں نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو سانس اٹک گئی۔

"اب تو بھاگ بھی نہیں سکتے لیکن ان کے چہرے کے زاویے بتا رہے ہیں موصوف کو ہم پر ہی شک ہے،" ودی نے مسٹر ڈارسن کے غضب ناک تاثرات کو دیکھتے لاچارگی سے کہا۔

"ویسے یہ ڈیڈ کے پاس جائیں اس سے پہلے ہی ہم بھگت لیں وہ پہلے ہی بڈی کی وجہ سے پریشان ہیں، یہ ہمیں کھا تھوڑی نہ جائیں گے،" مینو نے عزم سے کہا۔

"شرارتی بچو! تم لوگ سیدھی طرح سے بتاؤ کیا کیا تھا جیک کے ساتھ ورنہ میں تمہارے والد کو بتاؤں گا۔ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ وہ بالکل ٹھیک ہے لیکن وہ کچھ کھا کیوں نہیں رہا،" وہ اپنے انگریزی لب و لہجے میں چلائے۔

"غصہ کیوں کر رہے ہیں، ہم نے تو اس کو صحت مند رکھنے کے لئے مفید غذا دی تھی،" ودی ہر بار کی طرح ڈر کر پول کھول گیا جس پر باقی دو نے سر پیٹ لیا۔

"صرف ہڈیاں دی تھی اس کو ہم نے وہ کتنا کمزور ہو گیا ہے آپ کو اسے رافوڈ کی بجائے اچھی خوراک دینی چاہیے،" زوی نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ارے کول ڈاؤن مسٹر ڈارسن !ڈیڈی کو انوالو کیوں کر رہے ہیں پہلے بھی ہمارا آپ سے کوئی لینا دینا نہیں تھا لیکن آپ ہم بچوں میں کود پڑے تھے اور اب بھی ایسا کر رہے ہیں،" مینو نے انھیں ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی جس پر ان کے تاثرات تھوڑے ڈھیلے پڑے۔

وہ تینوں مسٹر ڈارسن سے نبٹنے کے بعد گھر سے تیار ہوتے فٹبال کلب چلے گئے تھے۔ مسٹر ڈارسن نے بھی ان سے مزید الجھنا ضروری نہ سمجھا وہ جانتے تھے یہ بچے باز آنے والے نہیں ہیں بچپن سے اب تک ویسے ہی تھے یہ لوگ ہر معاملے میں اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔ اس لیے خاموش رہنے میں ہی بھلائی تھی۔

داؤد صاحب بار بار کوشش کرتے رہے لیکن نمبر بند ہی ملا۔

"آپ اصفی کو کال کریں نا،" ماریہ بیگم نے مشورہ دیا۔

داؤد صاحب نے ان کو دیکھا اور پھر ان کے ذہن میں وہ پل گونجا جب انھوں نے سراج آفریدی سے نمبر لے کر اصفی کو کال کی تھی اور اس نے ان کی آواز سنتے ہی کہا تھا کہ وہ بات نہیں کرنا چاہتا ان سے اور کھٹاک سے فون بند کر دیا تھا۔ اس کے بعد ان کی ہمت نہیں ہوئی تھی اس کو کال کرنے کی۔

انھوں نے کچھ دیر سوچا پھر نمبر ڈائل کیا اور کچھ دیر بیل جانے کے بعد فون اٹھا لیا گیا۔

اس کی آواز سنتے ہی ان کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں۔

اصفہان آفریدی اپنے فلیٹ سے گاڑی لے کر نکل رہا تھا جب اس کا فون بجا۔ اس نے سکرین پر نمودار ہوتے نمبر کو دیکھتے ہی اندازہ لگا لیا تھا کون ہو گا۔ آج اتنے سالوں بعد وہ فون کر رہے تھے کوئی اہم کام بھی ہو سکتا تھا۔ اب وہ عمر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے ساتھ ساتھ سمجھدار ہو گیا تھا اس نے جوش کے بجائے ہوش سے کام لینا سیکھ لیا تھا۔

"سلام!" اس نے کال اٹھاتے ہی کہا۔

"وعلیکم السلام بچے! کیسے ہو؟" کچھ توقف کے بعد انھوں نے پوچھا۔

"میں الحمداللہ ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں؟" اس نے مروت سے پوچھا۔

"میں بھی اللہ کا شکر ہے بالکل ٹھیک ہوں،" انھوں نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"جی خیریت سے کال کی آپ نے؟" وہ اصل مدعے کی جانب آیا۔

"ہاں وہ بچے آپ کے بابا سرکار کا نمبر نہیں لگ رہا وہ ٹھیک تو ہیں، میں پریشان تھا،" داؤد صاحب جلدی سے بولے مبادہ اس کا موڈ نہ بدل جائے۔

"جی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے وہ ٹھیک ہیں پتا نہیں کیوں انھوں نے نمبر بند کر رکھا ہے میں نے بھی گھر کال کی تھی موڈ خراب تھا ان کا،" اصفہان آفریدی بولا۔

"خیریت کیا ہوا ہے،" انھوں نے تشویش کا اظہار کیا۔

"جی وہاں تو خیریت ہے سب، پتا نہیں پھر کیا ہوا ہے ان کو کبھی ایسا نہیں کیا اگر آپ سے بھی بات نہیں کر رہے تو آپ سے ہی ناراض ہوں گے" وہ بولا تھا۔

اصفہان کی بات پر ان کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا تھا۔ وہ ان سے ایک دن پہلے پاکستان آنے کا دباؤ ڈال رہے تھے کہہ رہے تھے اب تو مینو کی بھی پڑھائی ختم ہو رہی ہے تو ان کو اب پاکستان سیٹل ہونا چاہیے جبکہ داؤد صاحب نہیں مانے تھے جس پر انھوں نے ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔ انھیں نہیں معلوم تھا اس بار سخت ناراض ہو جائیں گے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا تم ان کو میرا پیغام دینا کہ مجھ سے بات تو کریں،" انھوں نے کہا۔

"جی ٹھیک ہے میں بولتا ہوں، خدا حافظ،" اس نے فون بند کر دیا تھا ان کا جواب سننے سے پہلے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں ۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)
Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ----

دوسری طرف داؤد صاحب اپنا سامنہ لے کر رہ گئے ان کے لیے پھر بھی اتنا کافی تھا اجنبی لہجے میں ہی سہی کم از کم اس نے بات تو کی یہ وقت بھی گزر ہی جائے گا انھوں نے خود کو تسلی دی۔

"ہو گئی بات، سب ٹھیک ہے نا؟" ماریہ بیگم نے کافی کا کپ انھیں پکڑاتے پوچھا۔

"ہمم ہو گئی ہے، وہ بس پاکستان نہ آنے والی بات پر ناراض ہیں شاید،" انھوں نے کافی کا گھونٹ بھرا۔

"اصفی کا رویہ کیسا تھا؟" انھوں نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"ٹھیک تھا جب ملوں گا تو پھر اچھا ہو جائے گا،" انھوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب آپ ______،" وہ ابھی بات مکمل کرتیں تبھی وہ تینوں جھگڑتے ہوئے داخل ہوئے تھے۔

"کیا ہو گیا بھئی کیوں لڑ رہے ہو؟" داؤد صاحب نے استفسار کیا۔

"ڈیڈی مینو نے میچ ہروادیا اگر آخری گول کر لیتیں تو جیت ہماری تھی،" زوی نے ناک پھلائی۔

"شٹ اپ یو ایڈیٹ! اس لمبوزک نے ٹانگ اڑائی تھی ورنہ میں گول کرنے والی تھی تم لوگوں کی آنکھیں ہیں یا بٹن نظر نہیں آیا تھا کیا؟" مینو نے اسے گھورا تھا۔

"وہ بہت اچھا کھلاڑی ہے،" ودی نے باور کروایا تھا۔

"اچھے کھلاڑی کی تو ایسی کی تیسی بے ایمانی کر کے تو کوئی بھی جیت سکتا ہے میں نے بھی اس سے بدلہ نہ لیا تو مینو نام نہیں میرا،" مینو نے عزم کیا۔

"کیا کرو گی تم؟" ماریہ بیگم نے تیکھے لہجے میں پوچھا۔

"میں ں ں ں ____ کچھ بھی نہیں وہ تو بس ایسے ہی بول دیا،" مینو نے ان کی موجودگی کا احساس کرتے سر کھجایا۔

"باز آجاؤ تم، کیوں چین نہیں ہے تم لوگوں کو،" داؤد صاحب نے ڈانٹا حالانکہ وہ جانتے تھے ہمیشہ کی طرح اثر نہیں ہونے والا۔

"ہم معصوم ہیں آپ کیوں نہیں سمجھتے یہ؟" ودی نے التجا کی۔

"یہ سب نوٹنکی ان کے سامنے کیا کرو بیٹا جی جو تمھیں جانتے نہ ہوں،" انھوں نے لتاڑا۔

ان کی اس بحث میں فون کی آواز نے خلل ڈالا۔

داؤد صاحب نے دیکھا تو سراج آفریدی کا نمبر جگمگا رہا تھا انھوں نے عجلت میں کال اٹھائی اور بات کا آغاز کیا۔

"السلام علیکم لالا جان،"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وعلیکم السلام! ہاں بولو کیا بات کرنا اے؟" انھوں نے ناراض لہجے میں پوچھا۔

"لالا جان آپ ناراض ہیں مجھ سے؟" داؤد صاحب نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا جبکہ وہ تینوں اور ماریہ بیگم ہونقوں کی طرح دیکھ رہے تھے۔

"نئیں ام بوت خوش اے، زور زور سے قہقہے لگا را اے کہ امارا بائی اماری بات کو کوئی ویلیو نئیں دیتا،" سراج آفریدی نے میٹھے میٹھے طنز کیے۔

"معزرت چاہتا ہوں لالا جان میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں میرا مقصد آپ کا دل دکھانا نہیں تھا بس میں سب کچھ اب تک بھول نہیں پایا ہوں اپنے لوگوں کو چھوڑنا اور ملک سے دربدر ہونا آسان نہیں تھا میرے لیے بہت مشکل سے سنبھلا ہوں دوبارہ وہ سب اپنے بیوی بچوں کے ساتھ برداشت نہیں کر پاؤں گا میں، آپ سمجھ رہے ہیں نا میری بات،"

ان کا لہجہ بھاری ہو گیا تھا۔ ماریہ بیگم اور تینوں بچوں نے ان کو اپنے حصار میں لے لیا تھا جس پر انھوں نے خود پر قابو پایا تھا۔

بچے کچھ نہیں جانتے تھے لیکن وہ سمجھتے تھے بات گھمبیر ہے تبھی ان کے ڈیڈ وہاں نہیں پلٹنا چاہتے لیکن وہ بھی کیا کرتے وطن کی محبت بھی تو ڈیڈی نے خود ڈالی تھی دل میں اور اداس بھی رہتے تھے اس لیے وہ لوگ جا کر سب دیکھنا چاہتے تھے۔

ماحول ایک دم سنجیدہ ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے اپنے بائی کو کمزور سمجا اے کیا تب تم جانتا اے ام واں نئیں تا ورنہ تمہارے سات ویسا نئیں او نے دیتا اب بی ام تمہیں ایسے ای نئیں بلارا کسی میں ہمت نئیں اے تم پر انگلی اٹھائے تمارا یہ بائی اپنی جان لگا دے گا، یہ تمھاری زمین اے،" سراج آفریدی ایک دم جزباتی ہوئے تھے۔

"میں جانتا ہوں آپ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں اس میں تو کوئی مضائقہ نہیں، اگر آپ کی خوشی اسی میں ہے تو ٹھیک میں تیار ہوں پاکستان سیٹل ہونے کے لیے اس ہفتے مینو کی آخری کلاس ہے پھر دو ہفتے بعد کی فلائٹ سے ہم آ جائیں گے،"

ان کے اعلان کے ساتھ ہی وہ تینوں چیخے تھے اور مینو نے خوشی سے پاگل ہوتے داؤد آفریدی کا ہاتھ پکڑا اور فون میں چلائی

""یاہوووو______بڑی آپ کا منصوبہ کامیاب رہا،"

"کون سا منصوبہ؟" داؤد صاحب نے ترچھی نگاہوں سے دیکھا۔

"گائز بھاگووووو،" ودی نے ہمیشہ کی طرح خطرہ کا سائرن بجایا اور وہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے۔

"لالا یہ______،" انھوں نے سراج آفریدی سے پوچھنا چاہا تبھی ٹوں ٹوں کی آواز آئی وہ بھی رفو چکر ہو گئے تھے۔

داؤد صاحب نے فون کو دیکھا تبھی ماریہ بیگم کا قہقہ گونجا تھا جس پر وہ بھی ہنس دیے۔

دن تیزی سے گزر رہے تھے اور سردی بھی کچھ کم ہو گئی تھی سب تیاریوں میں مشغول تھے لیکن وہ تینوں کچھ زیادہ ہی پرجوش تھے ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اڑ کر پہنچ جائیں۔ سب کو خبر ہو گئی تھی ان کے جانے کا سن کر جہاں کچھ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لوگوں نے شکر ادا کیا تھا وہیں بہت سے لوگ بہت اداس تھے جن میں سب سے اول پار کر تھا اس کو تو لگ رہا تھا اس کی زندگی ہی رک جائے گی۔ ان تینوں نے دلاسے دیے تھے کہ وہ اس سے روز بات کیا کریں گے اور ملنے بھی آتے رہیں گے لیکن وہ جانتا تھا وہ بات نہیں رہے گی۔

کچھ اداسی انھیں بھی تھی جہاں پیدا ہوئے پلے بڑھے اور دوست بنائے اب وہ جگہ چھوڑ جانا آسان نہیں تھا لیکن وہ کہتے ہیں نا "کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑتا ہے" تو یہاں بھی یہی حساب تھا۔

اب بھی وہ تینوں پوری سٹریٹ کا چکر لگانے کے لیے سائیکل لے کر نکلے تھے کہ تھوڑی دور جاتے ہی زک نے ان کا راستہ روکا تھا جسے دیکھتے مینو نے آنکھیں گھمائیں تھی۔

"جی_____فرمائیے!" اس نے دونوں ہاتھ باندھتے استفسار کیا۔

"تم تو ایسے بول رہی ہو جیسے بہت معصوم ہو،" زک نے ابرو اچکائی۔

"اب اس انگلستانی سنڈی کا کیوں دماغ گھوم گیا ہے،" زوی چڑ کر بولا۔

"سپیک ان انگلش،" زک نے زوی کو گھورا۔

"سوری میرے کو انگریزی نئیں آتی،" زوی نے مزید تپایا۔

"یو____" زک کی بات ان کے چلانے پر درمیان میں رہ گئی۔

"اے ے ے ے ے ے، گالی نہیں" وہ تینوں انگریزی میں دھاڑے۔

"اب آئے نا لائن پر،" زک نے ان کو دانت دکھائے۔

"ہٹو اب راستے سے ہمیں جانا ہے،" ودی نے اس کو ہٹنے کا کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پہلے یہ بتاؤ تم نے کیٹ کو کیا کہا تھا؟" اس نے مینو سے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔

"کون کیٹ؟ میں کسی کیٹ کو نہیں جانتی نا ہی میرے پاس کوئی کیٹ ہے کیوں برادرز؟" مینو نے معصومیت کی انتہا کی۔

"ہاہاہاہا___ بالکل فضول جوک تھا اب سیدھی طرح بتاؤ تم نے اپنی دوست کیٹ کو کیا کہا ہے میرے بارے میں؟ تم اچھی طرح جانتی ہو وہ میری گرل فرینڈ ہے،" زک نے اپنے فون سے کیٹ کی تصویر دکھائی جہاں ایک خوبصورت لڑکی کی مسکراتی ہوئی تصویر تھی۔

"تم نے بے ایمانی کی اور میں نے اس کو تمھارے تمام افیئرز کا بتایا بس حساب برابر وہ جانتی ہے کہ تم میری ہی سٹریٹ میں رہتے ہو اور میں تمھیں اچھی طرح جانتی ہوں،" مینو نے مسکراہٹ دبائی۔

زوی اور ودی ہونقوں کی طرح بات سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"تم سے تو نہیں چلایا نا افیئر پھر تمھیں کیا مسئلہ ہے خود تو کسی کو گھاس ڈالتی نہیں ہو،" اس نے تیوری چڑھائی۔

"تمھیں گھاس چاہیے تو یہاں بہت اگی ہوئی ہے چاروں طرف جتنی دل کرے لے لو،" ودی کے ساتھ باقی دونوں نے بھی قہقہہ لگایا۔

"دیکھو مجھے تم سے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن وہ میری پیاری دوست ہے بہت حساس بھی ہے میں نہیں چاہتی باقی لڑکیوں کی طرح تم اسے بھی یوز کرو اس لیے میرا فرض ہے اس کو سب بتانا،" مینو نے اسے سمجھانا چاہا۔

"اس بار میں سنجیدہ ہوں وہ واقع میں بہت اچھی لڑکی ہے اس لیے میں اسے کھونا نہیں چاہتا تھا لیکن تم نے جب سے اس کا دماغ خراب کیا ہے وہ میری شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی،" زک تھوڑا مایوس ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہممم___" مینو نے کچھ دیر اسے جانچا پھر بولی

"اگر ایسی بات ہے تو میں اس کا دماغ درست کر دوں گی لیکن تم وعدہ کرو اسے ہمیشہ خوش رکھو گے کبھی دھوکا نہیں دو گے اور_____"

"اور اپنے شادی میں ہمیں لازمی بلاؤ گے،" زوی نے اپنی ٹانگ اڑائی جس پر زک ہنس دیا اور تینوں سے ہاتھ ملا کر ڈن کیا۔

"میں نے سنا ہے تم لوگ جا رہے ہو ہمیشہ کے لیے پاکستان،" زک نے ان سے پوچھا۔

"ہاں بالکل،" وہ افسردگی سے بولے۔

"سب لوگ اداس ہیں تمھیں یاد کریں گے سب، ویسے کب جا رہے ہو؟" اس نے سوال کیا۔

"اس اتوار کو،" ودی بولا۔

"Oh, two days later"

(اوہ، دو دن بعد)

اس نے پر سوچ انداز میں کہا۔

"چلو پھر شام کو

Domino's Café

میں ملتے ہیں میں کیٹی کو لاؤں گی ساتھ،" مینو کے ہنسنے پر زک بھی مسکراتے ہوئے بائے بولتے چلا گیا تھا۔

"واہ جی بڑی نیکی کے کام ہو رہے ہیں،" زوی نے بتیسی دکھائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بکواس کرنے کی بجائے سائیکل چلاؤ جاکر پار کر، ڈین اور لینا کو بلاؤ سائیکل پر ریس لگاتے ہیں،" مینو نے اسے گھوری سے نوازا۔

داؤد صاحب نے کراچی کے ریسرچ سینٹر میں میل کی تھی جاب کے لیے اور ان کا مثبت جواب آنے پر وہ مطمئن تھے وہ اپنے آبائی علاقے میں نہیں رہ سکتے تھے کیونکہ انھیں معلوم تھا لوگ ان کے بھائی کے ڈر سے چپ بھی ہو جائیں لیکن ان کے خاندان والے ان کے بچوں سے اچھا سلوک نہیں کریں گے جو وہ بالکل برداشت نہیں کر پائیں گے۔ انھوں نے اپنے بچوں کو خوشیوں سے بھرپور، اعتماد والی زندگی دی تھی اور وہ نہیں چاہتے تھے کوئی ان کے خوابوں میں خلل ڈالے۔ اس لیے وہ سب سے دور ہی رہنا چاہتے تھے لیکن اپنی مٹی کی خوشبو انھیں کھینچتی تھی۔ نوکری کے بارے میں وہ لالا جان کو فلحال نہیں بتانا چاہتے تھے۔

سراج آفریدی نے سارے خاندان کو دعوت پر مدعو کیا تھا وہ ضروری بات کرنا چاہتے تھے اصفہان بھی عجلت میں پہنچا تھا وہ پریشان تھا کیا بات ہو سکتی ہے بابا سرکار آج کل اسے بہت مشکوک لگ رہے تھے پھر داؤد صاحب کا فون آنا وہ الجھ کر رہ گیا تھا۔ اس نے سوچا ہو سکتا ہے آج سب سامنے آ ہی جائے۔

سارے خاندان والے حویلی کے مردان خانے میں جمع تھے کھانا لگ گیا تھا وہ سب سراج آفریدی کا انتظار کر رہے تھے۔ اپنے والد کے بعد گاؤں کے سردار وہی تھے اور خاندان میں بھی ان کی ہی چلتی تھی۔ انھوں نے ہمیشہ انصاف قائم کیا تھا اور گاؤں میں تعلیم، صحت اور دیگر معاملات بھی وہ خود دیکھتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسی لیے سب لوگ ان کی بے حد عزت کرتے تھے اس کے ساتھ ساتھ ان کے دشمنوں کی تعداد بھی بہت تھی جن میں سرفہرست قادر آفریدی تھا جو سراج آفریدی کا کزن تھا اور ہمیشہ سے اس کی خواہش رہی تھی کہ وہ گاؤں پر حکومت کرے۔

"آہمم!" سراج آفریدی داخل ہوئے تھے ان کے پیچھے اصفہان آفریدی اور ان کے خاص ملازم تھے۔

"سلام سرکار!" سب نے کھڑے ہوتے انھیں سلام کیا تھا وہیں قادر آفریدی نے دانت پیسے تھے۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ! بیٹھ جاؤ سب،" انھوں نے حکم دیا اور اپنی نشست سنبھالی۔ اصفہان بھی ان کے ساتھ براجمان ہوا تھا۔

"میں جانتا ہوں تم سب حیران اے کہ میں نے سب کو کیوں بلایا اے، زنان خانے میں سے بھی سب میرا بات غور سے سنے گا اور ام کسی کا مداخلت برداشت نئیں کرے گا، سمجا سب" انھوں نے جالی کے دوسری طرف موجود خواتین کو بھی شاملِ گفتگو کیا۔

"جی سرکار،" سب یک زبان بولے تھے انھوں نے کبھی ان کو اتنا سنجیدہ نہیں دیکھا تھا قادر آفریدی بھی چونکا تھا۔

"داؤد میرا بائی اتنے سالوں سے غیر ملک میں زندگی گزار را اے، اس کا بچہ واں پیدا اوا، پلا بڑا لیکن اب ام چاہتا اے وہ یاں واپس آئے اپنا مٹی میں اور ام نے اس کو منا لیا اے سالوں پہلے جو اوا ام سب بھلا کر نیا آغاز کرنا چاہتا اے اور ام امید کرتا اے کسی کو____" ان کی بات کو قادر آفریدی نے کاٹا تھا۔

"ایسا کیسا او سکتا اے تم اچی طرح جانتا اے کہ اس نے روایات کو توڑا تا____"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"قادر بس____ابی امارا بات پورا نئیں اوا،" سراج آفریدی دھاڑے تھے سب کو سانپ سونگھ گیا تھا ان کو بہت کم غصہ آتا تھا اور پھر وہ کسی کو بولنے نہیں دیتے تھے۔ ان کو معلوم تھا قادر آفریدی ان کے لیے اپنے دل میں بغض رکھتا ہے وہ وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ کرتا رہتا تھا۔ اور وہ ہر بار اس کا لحاظ کر جاتے تھے۔

"اس نے بوت سزا کاٹ لیا اے اور ام نے مشورہ نئیں مانگا اے فیصلہ سنایا اے، اگر ان کے آنے پر کسی نے کوئی تلخ بات کیا تو ان کو چھوڑے گا نئیں ام، اپنا دماغ میں ڈالو سب یہ بات،" انھوں نے ہاتھ اٹھا کر سب کو باور کروایا۔

"جی سرکار!" سب نے سر جھکایا۔

"اب کھانا شروع کرو،" انھوں نے اپنی پلیٹ اٹھاتے ہوئے کہا۔

سب خاموشی سے کھانا کھانے لگے تھے جبکہ وہاں دو لوگوں سے کھانا نگلنا مشکل ہو گیا تھا۔

اصفہان کے تو وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ ایسے اچانک بابا سرکار داؤد چچا کے آنے کا اعلان کریں گے۔ اسے معلوم تھا کہ گھر کا ماحول پھر خراب ہو جائے گا اور پھپھو پتا نہیں کیسے سب برداشت کر پائیں گی۔ اسے بابا سرکار سے یہ امید ہرگز نہیں تھی کہ وہ کسی سے مشورہ بھی نہیں کریں گے حالانکہ وہ جانتا تھا بابا سرکار کو اپنے بھائی سے بے انتہا محبت تھی اب تو ان کے ساتھ ان کے بیوی بچے بھی ہوں گے۔ وہ انھیں سوچوں میں گم تھا جبکہ قادر آفریدی اپنی اتنی تذلیل پر پیچ و تاب کھا رہا تھا۔

زنان خانے میں جہاں زمل اور زرش کا خوشی سے برا حال تھا وہیں شیریں پھپھو کا بی پی ہائی ہو گیا تھا اس لیے وہ کھل کر خوشی کا اظہار نہیں کر پا رہی تھیں۔ شیریں پھپھو کی حالت دیکھتے سب کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔ گل کو اپنے ماموں سرکار پر غصہ آ رہا تھا جو سب جانتے بوجھتے یہ سب کر رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اماں جانہ لالا ایسے کیسے کر سکتا اے وہ پھر بلارا اے ان کو اور چاہتا اے کوئی کچھ بولے بھی نا،" شیریں پھپھو چلائیں۔

"شیریں تم کیوں تماشا بنارا بعد میں بات کرے گا ام اس بارے میں،" دادی جو خود پریشان تھیں انھوں نے شیریں پھپھو کے واویلے پر دانت پیستے ہوئے انھیں چپ کروایا۔

سکینہ بی بی اس عجیب و غریب صورت حال میں گھبرا رہی تھیں۔ انھیں معلوم تھا کہ گھر میں پھر طوفان آنے والا تھا جس طرح سالوں پہلے ہوا تھا۔

صبح سے سٹریٹ میں کوئی دکھائی نہیں دیا تھا وہ تینوں پریشان تھے کل وہ جا رہے ہیں اور پار کر بھی غائب تھا۔ داؤد صاحب زوی، ودی اور ماریہ بیگم کو لے کر شاپنگ کرنے گئے تھے جبکہ مینو گھر پر تھی اس کا موڈ سخت خراب تھا وجہ اس کا برتھڈے تھا تایا سرکار نے اسے رات ہی وش کیا تھا لیکن دونوں نمونوں اور مم ڈیڈ نے ذرا سی بھی پرواہ نہیں کی تھی۔

ڈور بیل بجی تھی مینو نے منہ بنائے دروازہ کھولا تو سامنے کیٹ، لینا اور زک کھڑے دانت نکال رہے تھے۔

"کیا ہے؟" مینو نے پھاڑ کھانے والے انداز میں پوچھا۔

"مینو بے بی ہماری ساتھ چلیں" انھوں نے اسے کھینچا۔

"چھوڑو کیا پاگل پن ہے یہ؟" وہ جھنجلائی لیکن انھوں نے اس کی بات ان سنی کر دی دونے اسے دبوچا اور زک نے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اسے لیے پتا نہیں کہاں جا رہے تھے جس پر اسے سخت غصہ آ رہا تھا۔

"سرپرائز!" وہ سب چلائے تھے اور ساتھ ہی پٹی ہٹائی تھی اس نے دیکھا تو سامنے ہی مم، ڈیڈ، زوی، ودی اور ساری سٹریٹ کے لوگوں کے ساتھ اس کے فرینڈز بھی تھے۔ یہ سب دیکھتے اس کی آنکھیں جھلملا گئی تھیں اور پہلی بار سب لوگوں نے مینو کو جزباتی ہوتے دیکھا تھا جو ہر بات کو ہنسی مذاق میں اڑا دیتی تھی۔ بات بھی تو ایسی تھی اپنے سب لوگوں کو چھوڑنا تھا وہاں موجود سب لوگ ہی نم آنکھوں سے ملے تھے اور سب نے اسے تحائف پیش کیے تھے۔ سب سے زیادہ حیرت کی بات یہ تھی کہ مسٹر ڈارسن نے بھی اس سے ملتے اسے گفٹ دیا تھا۔

اس نے سب کی تالیوں کی گونج میں کیک کاٹا تھا اور رات دیر تک سب نے خوب ہنگامہ کیا تھا اور اپنی سب یادیں تازہ کی تھیں۔ کیٹ نے تو باقاعدہ رونا شروع کر دیا تھا جس کو بمشکل چپ کروایا گیا تھا۔ اسے یہ ڈر بھی تھا کہ پاکستان میں دہشت گردی بھی ہے جس پر مینو نے سر پیٹ لیا۔

یہ سب کی طرف سے ان کے لیے فیئرویل پارٹی تھی ان کے لیے۔

گھر واپس آتے وہ سب تھکن کی وجہ سے سونے چلے گئے تھے۔

مینو نے بیڈ پر لیٹتے ہی بے اختیار سوچا تھا کہ یہ اس کی زندگی کا سب سے لاجواب برتھڈے تھا۔

"سراج تم ایسا کیسے کر سکتا اے، تم اچی طرح جانتا اے کہ شیریں یہ سب برداشت نئیں کرے گا،" دادی جان نے سراج آفریدی سے استفسار کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"او اماں جانہ! تم جانتا اے اس کا بات بے بنیاد اے، نا پہلے داؤد کا قصور تھا نا اب اے میں پہلے ہی بلا لیتا اسے لیکن منہل بچے کا پڑھائی چل راتھا، تم شیریں کو سمجاؤ وہ داؤد کے بیوی بچوں سے تمیز سے پیش آئے،" سراج آفریدی نے ماں کو دیکھتے اپنا غصہ دباتے تحمل سے جواب دیا۔

"اور سب سے اہم بات جس کو نئیں پسند وہ لوگ بے شک وہ نہ آئے حویلی، بات ختم،" سراج آفریدی نے اپنی چادر جھاڑی تھی اور اٹھ کر چل دیے جبکہ اصفہان آفریدی نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی وہ اچھی طرح جانتا تھا یہ طنز کس پر کیا گیا ہے۔

"دیکھا اماں جانہ! کیسے کہہ گئے ہیں میں تو سوتیلی اوں نا ہمیشہ اپنی اکلوتی بہن سے زیادہ اس سے پیار را اے لالا کو،" شیریں پھپھو جن کو بمشکل دادی جان نے اندر بھیجا تھا کہ وہ سراج آفریدی سے الجھ نا پڑیں وہ تن کر باہر آئیں تھیں۔

"نہ جانے ایسا کیا جادو کیا اے، اب تو اس کے بیوی بچے بی ایں،" شیریں پھپھو نے رونا شروع کر دیا تھا۔

"ارے بس کر دے شیریں کیوں بات کو بڑھاتا اے،" دادی جان نے چڑ کر کہا۔

"اب تمہارے دل میں بی سوئی ہوئی محبت جاگ را اے اماں جانہ، اصفی بچے تمہارا پھپھو کے ساتھ تو ہمیشہ ایسے نا انصافی اوتا اے،" شیریں پھپھو نے اصفہان کو شاملِ گفتگو کرنا ضروری سمجھا جو تب سے سر جھکائے نہ جانے کیا سوچ رہا تھا۔

"پھپھو جانہ! بے فکر رہیں آپ کے ساتھ اب برا نہیں ہونے دوں گا میں اب بچہ نہیں رہا جس کو سمجھ نہ ہو کوئی،" اصفی نے ان کو ساتھ لگایا تھا جس پر انھوں نے پر سکون سانس خارج کی تھی۔ دور کھڑی سکینہ بی بی نے لب بھینچ لیے تھے ہمیشہ سے ان کی اہمیت اپنے بیٹے کی زندگی میں شیریں سے کم ہی رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ کیا ہے تم لوگ کیوں سارا شہر اپنے بیگ میں بھر رہے ہو؟" مینو نے زوی اور ودی کے کمرے میں آتے ہی کہا جو سب کچھ سوٹ کیس میں گھسا رہے تھے۔

"ہم تو اپنا ضروری سامان رکھ رہے ہیں،" ودی نے آنکھیں گھمائیں۔

"یہ ضروری ہے، ہیں بتاؤ؟" اس نے چاکلیٹ اور سنیکس کے ڈھیر کو دیکھا۔

"بے حد ضروری ہیں جانے وہاں ملیں نا ملیں،" زوی نے جلدی جلدی پیکنگ کرتے اطلاع دی۔

"یا میرے خدایا! اٹھالے اٹھالے مجھے نہیں ان کی فالتو سوچوں کو اٹھالے، ہم جنگل میں نہیں بلکہ پاکستان جارہے ہیں مم، ڈیڈ اور تایا سرکار نے ہزار بار بتایا ہے جیسا پاکستان کو یہ ویسٹرن میڈیا دکھاتا ہے ویسا بالکل نہیں ہے،" اس نے دونوں کو تھپڑ لگائے۔

"اچھا بابا، اب یہ تو لے جانے دو،" وہ کہتے بھاگے تھے جس پر مینو ہنس دی تھی کہ یہ سدھرنے والے نہیں تھے۔

داؤد آفریدی نے جیسے ہی پاکستان کی سرزمین پر قدم رکھا ان کی آنکھیں جھلملا گئی تھیں انھیں بے ساختہ وہ دن یاد آیا جب وہ یہاں سے روتے ہوئے اپنے سب رشتوں کو ناچاہتے ہوئے بھی پیچھے چھوڑ گئے تھے اور آج سالوں بعد وہاں آ کھڑے ہوئے تھے پشاور ائیر پورٹ بھی کافی بدل چکا تھا اس کے باہر کی دنیا کیسی ہونے والی تھی؟

"ارے واہ! یہ تو ایک دم کڑک اے رے بابا،" مینو نے توصیفی انداز میں اردگرد دیکھتے ہوئے کہا۔ زوی اور ودی بھی کافی خوش دکھائی دے رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں بھئی !اب آگے بھی چلو،"ماریہ بیگم نے کہا۔

"تھکن بھی ہورہی ہے ہمیں کون لینے آیا ہو گا ڈیڈی؟"ودی نے بازو اکڑائے۔

تینوں نے ہیڈ فونز لگا رکھے تھے اور سفر کا کوئی ہوش نہیں تھا۔اب تھکن کا احساس ہوا تھا۔

"تایا سرکار ہی ہوں گے،تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے سارا پاکستان ہمارا دیوانہ ہے،"مینو نے ابرو اٹھائی۔

"اونہہ____،"داؤد صاحب نے گھورا۔

"نہیں ہے تو ہو جائے گا کیوں ڈیڈی___؟"زوی نے کہا تو داؤد صاحب کو تھا جبکہ دیکھا کرائم پارٹنرز کو تھا۔

"ہاں بالکل اگر انسان بن کر رہو گے تو ضرور،"داؤد صاحب ان کی معنی خیز باتیں نہیں سمجھ پائے تھے اور نصیحت کر ڈالی جس پر ان تینوں نے مسکراہٹ دبائی۔

"کیوں نہیں ڈیڈا!"ان تینوں نے زور و شور سے سر ہلایا۔

"چلیں بھی اب یا یہیں پر سارا دن گزارنا ہے،"ماریہ بیگم نے زچ ہو کر کہا۔

"اچھا جی چلیں بیگم صاحبہ،"داؤد صاحب نے بیگ گھسیٹتے ان سب کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا تھا۔

وہ لوگ جب ائیر پورٹ سے باہر آئے تو سامنے ہی تایا سرکار نظر آئے جو اپنے ملازموں کے ساتھ کھڑے تھے انھیں دیکھتے ہی وہ تینوں بھاگے تھے داؤد صاحب روکتے رہ گئے لیکن وہ جا کر سراج آفریدی کے گلے لگنے کی بجائے پڑے تھے جس پر وہ کھلکھلا دیے جبکہ ملازم ہونقوں کی طرح اپنے سردار کو ہنستے دیکھ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بڑی____کیسے ہیں آپ؟ دیکھنے میں تو بہت ہینڈ سم لگ رہے ہیں،" مینو نے سراج آفریدی کے گلے میں بانہیں ڈالے کہا۔

پاس کھڑے اصفہان آفریدی نے کھا جانے والی نظروں سے اپنے بابا سرکار کے گلے لٹکے اس عجوبے کو دیکھا تھا جس نے سیاہ جینز کے اوپر سفید کرتا پہنا تھا اور دوپٹے کے نام پر گلے میں رسی کی طرح مفلر تھا۔

اس نے صرف سنا تھا داؤد چچا کی ایک بیٹی اور دو جڑواں بیٹے ہیں لیکن دیکھنے کا اتفاق پہلی بار ہوا تھا۔ وہ لڑکی تیکھے نقوش اور سنہری رنگت کی حامل تھی ماریہ چچی جیسی جبکہ بیٹے دونوں داؤد چچا جیسے گورے چٹے تھے اس نے ان کا سرکاری سا جائزہ لیا۔

اس کی بہنیں تو کیا اس کی خود کی بھی ہمت نہیں ہوتی تھی اپنے بابا سرکار سے ایسے لاڈ کرنے کی ان کو ہمیشہ بڑوں کی عزت کرنا سکھائی گئی تھی لیکن یہ لڑکی بہت سر چڑھ رہی تھی۔

"لگتا ہے چچا اور چچی نے اسے تمیز بالکل نہیں سکھائی،" اس نے کوفت سے سوچا۔ وہ مارے باندھے وہاں کھڑا تھا اگر بابا سرکار کا ڈر نہ ہوتا تو کبھی نہ آتا۔ انھوں نے حکم دیا تھا کہ وہ ساتھ چلے گا بس۔

اس لڑکی کی ہنسی نے اسے سوچوں سے باہر لا پٹخا تھا اس نے تیوری چڑھائے اسے دیکھا جو ہنستی ہوئی بابا سرکار کے کندھے پر سر رکھے کھڑی تھی۔ وہ تو حیران تھا کہ وہ محض تیرہ سال کی تھی جب ان سے ملی تھی اس کے بعد تو بس فون پر بات چیت ہوتی تھی اور اتنی فری ہو رہی تھی جیسے ان کی گود میں ہی پلی بڑھی ہو۔

"مجھے بھی ملنے دو گے لالا جان سے یا نہیں،" داؤد صاحب نے انھیں گھورا وہ کب سے ساکت کھڑے اپنے بھائی کو دیکھ رہے تھے آخر دخل اندازہ کرنی پڑی ورنہ ان کی آل اولاد نے موقع فراہم نہیں کرنا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کون؟" مینو نے انجان نظروں سے انھیں دیکھا۔

جس پر سراج آفریدی نے زور سے قہقہہ لگایا اور اصفہان نے بے زاری سے اس کی اوور ایکٹنگ دیکھی۔

"رکو بتاتا ہوں تمھیں میں، اب کہاں بھاگو گے؟" داؤد صاحب نے دانت پیستے چیلنج کیا۔

"اب ہمیں بھاگنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہمارے پاس ما____تایا سرکار ہیں،" مینو نے داؤد صاحب کی گھوری پر درستگی کی اور وہ تینوں پھر سے سراج آفریدی سے چپک گئے۔

"ہاہاہاہا____خبردار داؤد اگر تم نے ان کو ہاتھ بھی لگایا تو____چل آجا اس طرف سے گلے لگ جا،" داؤد صاحب کو دوسرا بازو وا کر کے بلایا۔

داؤد صاحب ان کے گلے لگے تو مینو خود بخود پیچھے ہو گئی وہ جانتی تھی اس کے ڈیڈ کتنا یاد کرتے تھے اپنے بھائی کو۔

دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کے گلے لگے ہوئے تھے لیکن آنکھیں نم تھیں۔ سب بالکل چپ چاپ ان کو دیکھ رہے تھے۔

"میرا بائی! میں نے تجھے بوت یاد کیا،" سراج آفریدی کی آواز کانپ گئی تھی۔ جس پر اصفہان نے سر جھکا لیا تھا وہ خود اس بات کا گواہ تھا اس کے بابا سرکار کی ہر بات میں داؤد آفریدی کا ذکر ہوتا تھا۔

سب کی آنکھیں جھلملا گئی تھیں جبکہ مینو تو زور و شور سے رونے لگی تھی۔

"ارے میرا بچہ کیوں روتا اے،" سراج آفریدی نے اس کو اپنی طرف کر کے ساتھ لگایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ بھی تو رو رہے تھے نا اس لیے مجھے رونا آگیا،" اس نے سوں سوں کرتے بتایا جس پر اصفہان آفریدی نے چونک کر اسے دیکھا جو اپنے ناک کو رگڑ رہی تھی اور رونے سے سنہری رنگت سرخ پڑ گئی تھی پھر اس نے ہونہہ کرتے سر کو جھٹکا "میلوڈرامہ"۔

"اب ہمیں بھی تو دیکھ لیں تایا سرکار،" زوی اور ودی نے منہ بسورا۔

"ارے میرا شیر بچہ!" سراج آفریدی نے ان دونوں کو جھک کر اپنی آغوش میں لیا۔

"السلام علیکم لالا جی،" ماریہ بھی آگے بڑھی تھیں جس پر سراج آفریدی نے ان کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

"تایا سرکار! یہ ان کے ہاتھ میں پستول کیوں ہے؟ ہم جنگ پہ جا رہے ہیں،" زوی ہنسا تھا۔

"مجھے تو یہ نقلی لگ رہی ہیں،" ودی نے قیاس آرائی کی۔

"ہاں ویسے ان کی صحت دیکھ کر لگتا نہیں ہے کہ یہ اصلی اٹھا بھی سکتے ہیں،" مینو نے بھی حصہ ڈالا اور تینوں ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہنس دیے۔

ان کی باتوں پر ملازموں کے بے عزتی کی وجہ سے ضبط سے چہرے لال ہو گئے تھے۔

اصفہان آفریدی نے بھی دانت پیسے تھے اسے بابا سرکار پر حیرت ہو رہی تھی جو ان کے بچپنے میں خود بھی ملے ہوئے تھے یہاں تک کہ وہ بھی یاد نہیں تھا اس نے شکوہ کناں نظروں سے ان کی پشت کو دیکھا تھا جو اس سے کچھ فاصلے پر موجود تھے۔

"نہیں بچے یہ بالکل اصلی ہیں ام چلا کر دکھائے گا،" سراج آفریدی نے انھیں جتایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

داؤد آفریدی کی ایک دم سے نظر اصفہان پر پڑی تھی اور انکی آنکھیں چمکیں تھیں وہ ہو بہو سراج آفریدی جیسا تھا لمبا چوڑا اور وجاہت سے بھرپور۔ بال اور مونچھیں ہلکی بھوری تھیں اور آنکھوں کا رنگ نیلا تھا اپنی ماں جیسا اس کے سیاہ گلاسس کے باوجود انھیں اچھی طرح یاد تھا۔ سفید شلوار قمیض کے ساتھ چادر کندھوں پر ڈالے وہ انتہائی خوبرو لگ رہا تھا انھوں نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہا تھا۔

سب ان کی توجہ پیچھے دیکھتے اصفہان کی جانب متوجہ ہوئے تھے جو آتے جاتے لوگوں کا مشاہدہ کر رہا تھا جیسے اس سے ضروری کوئی کام نہ ہو۔

سراج آفریدی کو بھی ایک دم اس کی یاد آئی تھی۔

"اصفی ادھر آؤ بچے! سب سے ملو" انھوں نے بلایا تو وہ ذرا آگے آیا تھا۔ اس کا نام سنتے ہی ان تینوں نے آنکھیں گھمائیں تھیں اور بغور اسے دیکھا تھا۔ زوی اور ودی تو اس کی پرسنلٹی سے کافی امپریس ہوئے تھے۔

داؤد آفریدی نے اس کے لیے اپنی بانہیں وا کی تھیں جس پر وہ ان سے گلے ملا تھا انھوں نے اسے خود میں بھینچ لیا تھا اور آبدیدہ ہو گئے تھے۔

اصفہان کچھ شرمندہ ہوا تھا ان کی اتنی محبت پر اور اپنے چہرے کے زاویے ڈھیلے کیے تھے پھر وہ ماریہ بیگم کے سامنے جھکا تھا اور ودی، زوی سے ہاتھ ملایا تھا۔

" چلیں آجائیں گاڑی سٹارٹ کرتا ہوں میں اور سب سامان رکھو تم لوگ، " مینو کو وہ سرے سے ہی اگنور کر گیا تھا جس پر وہ ہقابقارہ گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"چلو بچے، آجاؤ سب،" سراج آفریدی نے سب کو گاڑیوں میں بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا اور خود مینو کے کندھے کے گرد ہاتھ پھیلائے چل پڑے تھے۔

"بڑی! آپ کے بیٹے نے مجھ سے سلام تک نہیں کیا،" اس نے منہ بنایا۔ اسے یہ اپنی بے عزتی لگی تھی۔

"نئیں بچے وہ لڑکیوں سے دور باگتا اے اس لیے تم سے بات نئیں کی،" انھوں نے اس کا سر تھپتھپایا۔

"ہمم____،" اس نے محض سر ہلایا۔

"اس کی تو ایسی کی تیسی آیا بڑا، جان کر اگنور کر گیا ہے کریکن،" اگلی گاڑی میں بیٹھتے اصفہان کی چوڑی پشت کو دیکھ کر اس نے دانت پیستے سوچا۔

وہ سب گاڑیوں میں بیٹھتے حویلی کی طرف رواں دواں تھے راستے میں سبزہ زار اور بچوں کو کھیلتے دیکھ کر وہ تینوں پرجوش ہوئے۔

داؤد آفریدی اصفہان کے ساتھ اس کی گاڑی میں موجود تھے۔ اجنبیت کی دیوار جو ان کے درمیان حائل تھی اس کو داؤد آفریدی نے ہی توڑا تھا۔ وہ اس سے ادھر اُدھر کی باتیں کرتے رہے اور پڑھائی کا پوچھا جن کے وہ عام لہجے میں جواب دیتا رہا۔ اس نے بھی اپنا رویہ مناسب رکھا۔

جیسے ہی ان کی گاڑیاں ڈیرے کی حدود میں داخل ہوئی تھیں وہ لوگ مبہوت رہ گئے تھے اس سے کچھ فاصلے پر واقع حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ سارا گاؤں جمع تھا سب لوگ چھوٹے سرکار سے ملنے آئے تھے جو ہمیشہ ان کی مدد کے لیے تیار رہتے تھے۔

خیبر پختونخوا کا لوکل ڈانس عطان پیش کیا جا رہا تھا۔ روایتی کھانوں کی اشتہا انگیز خوشبو ہر سو پھیلی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہاں اصفہان کی گاڑی رکی تھی جس میں داؤد آفریدی موجود تھے جبکہ باقی گاڑیاں حویلی کی طرف بڑھ گئی تھیں۔

داؤد آفریدی سب لوگوں سے ملے تھے کچھ لوگ انھیں اچھی طرح یاد تھے۔ان کے بچپن کے دوست ان سے رابطہ نہ رکھنے کا شکوہ کر رہے تھے جس پر وہ مسکراتے سب سے بات چیت کرتے رہے۔

اصفہان ان کو لے کر اندر کی طرف بڑھ گیا جہاں دعوت کا انتظام کیا گیا تھا۔

زرش اور زمل اچھل اچھل کر خوشی کا اظہار کرتیں اگر انھیں شیریں پھپھو اور گل کا ڈر نہ ہوتا شیریں پھپھو جیسے اس دن غصے میں نکلی تھیں انھیں امید نہیں تھی کہ وہ داؤد چچا کی آمد پر آموجود ہوں گی۔

وہ دونوں بہنیں سب خاندان کی خواتین کے ساتھ حویلی کے بیرونی دروازے پر بے صبری سے ان کے آنے کا انتظار کر رہیں تھیں اور ساتھ ساتھ گل کی گھوریوں کا بھی سامنا کر رہی تھیں۔

اتنے میں گاڑیاں آکر رکی تھیں سراج آفریدی مینو اور ماریہ بیگم کو اندر تک چھوڑنے آئے تھے انھیں اپنی بہن سے خطرہ لاحق تھا جو اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتی تھی۔

مینو جلدی سے باہر نکلی تھی اور سکینہ بی بی جو روایتی مٹھائی لیے ان کے استقبال کے لیے کھڑی تھیں گرمجوشی سے ان کے گلے لگی تھی جس پر وہ ساکت ہوگئی تھیں وہ بچی ان سے پہلی بار مل رہی تھی لیکن ایسا لگا تھا جیسے برسوں سے ان کے ساتھ رہی ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ تائی جان ہیں نا؟ میں نے ڈیڈی کے البم میں آپ کو دیکھا تھا آپ آج بھی ویسی ہی ہیں،" وہ چہکتی ہوئی مخاطب تھی ان سے جس پر سکینہ بی بی نے پیار سے اس کا گال سہلایا اور مٹھائی اس کے منہ میں ڈالی تھی پھر وہ ماریہ اور دونوں بچوں سے ملنے لگی تھیں۔

"دادی جان اور پھپھو جان اسلام علیکم!" مینو نے ان سے تھوڑا جھجکتے سلام کیا تھا جو کھڑی اس کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"وعلیکم السلام بچے،" دادی جان نے مروت دکھاتے اس کے سلام کا جواب دیا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا تھا جبکہ شیریں بیگم نے اس کی پھپھو کہنے پر دانت پیستے محض مسکرانے پر اکتفا کیا کیونکہ سراج آفریدی وہیں کھڑے تھے۔

"زرش اور زمل کہاں ہیں؟" اس نے دونوں کو ڈھونڈنا چاہا جس پر وہ دونوں جھجکتی ہوئی آگے آئیں تھیں۔

"ہاہاہا ارے شرما کیوں رہی ہو؟" اس نے دونوں کو ساتھ گلے لگایا تھا۔

سراج آفریدی پر سکون ماحول دیکھتے مسکراتے ہوئے ڈیرے کی طرف بڑھ گئے تھے۔

وہ سب سے ملیں تھیں گل نے صرف ہاتھ ملایا تھا اور منہ پھیر لیا تھا۔

جس پر اس نے زمل اور زرش سے اشارے سے پوچھا انھوں نے کندھے اچکا دیے۔

"مطلب گل کا راز گل ہی جانے،" اس کی سرگوشی پر زمل، زرش اور ماہ کے قہقہے پڑتے لیکن گل کے گھورنے پر بمشکل دبائے۔

انھیں اپنے کزنز بہت پسند آئے تھے جن میں ذرا بھی غرور نہیں تھا اور سب سے گھل مل گئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

داؤد آفریدی کے دوست اور خاندان کے بزرگ ان کے بچوں سے ملنا چاہتے تھے۔ جس پر وہ ان تینوں کو مردان خانے کے ایک کمرے میں بلا کر لائے تھے۔ انھوں نے شکر ادا کیا تھا کہ وہ مینو کو ڈھنگ کا لباس پہنا لائے تھے ورنہ وہ تو جینز اور شرٹ ہی پہنتی۔

انھوں نے سب کو سلام کیا تھا اور ایک طرف شرافت سے بیٹھ گئے تھے سب ان سے مختلف سوالات کرتے رہے جن کے وہ نہایت نفیس انداز میں جوابات دیتے رہے۔

"ارے ماشاءاللہ بوت ای شریف بچے ہیں تمہارے داؤد،" ان کے بچپن کے دوست اور کزن بختیار آفریدی نے کہا۔

جس پر پانی پیتے داؤد آفریدی کے گلے میں پانی اٹکا تھا اور ان کو کھانسی کا دورا پڑا تھا اور معصومیت کا ریکارڈ قائم کرتے وہ تینوں بھی گھبرا گئے تھے۔

"ارے کیا ہوا تم ٹیک تو او،" کچھ بزرگ کھڑے ہوئے تھے۔

"جی میں ٹھیک ہوں بالکل اب تو،" ان کی ذومعنی بات باقی کوئی تو نہ سمجھ پایا لیکن سراج آفریدی بخوبی سمجھتے مسکراہٹ دبا گئے۔

شام کا وقت تھا سب قہوہ پی رہے تھے۔ مینو نے سب بچوں کے ساتھ محفل جمائی تھی۔

خاندان کے سب بڑے بھی وہاں موجود تھے۔ جن میں مرد ایک طرف تھے اور خواتین دوسری طرف اور سردی سے بچنے کے لیے آگ جلائی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مینو کو ابھی ابھی پتا چلا تھا کہ یہاں گھومتے اکلوتے مرد ملازم کا نام دریا خان ہے جس پر اس کے ذہن میں جھما کہ ہوا اس نے ڈرامہ دیکھا تھا پاکستانی جس میں دو بھائیوں کے نام دریا خان اور سمندر خان تھا اس نے یہاں بھی یہی فارمولا اپنایا۔

اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ فارمولا کام کر جائے گا۔

اصفہان آفریدی کو وہ لڑکی بچوں میں گھری ایسے زور زور سے قہقہے لگاتی سخت زہر لگ رہی تھی۔ ان کے خاندان میں لڑکیوں کو تہذیب سکھائی جاتی تھی جبکہ اس لڑکی کو تہذیب کا مطلب بھی نہیں پتا تھا۔

"تم لوگ لکھوالو مجھ سے دریا خان کے بھائی کا نام سمندر خان ہو گا،" وہ سب بچوں سے بولی تھی۔

"مینووو! آپ کو کیسے پتا آپ تو کبھی اس سے ملی بھی نہیں ہیں،" زوی نے نقطہ اٹھایا۔

"میں نے تکا لگایا ہے،" اس نے بڑے ہونے کا رعب دکھایا۔

"اگر ایسا نہ ہوا تو وووو_____،" زمل بولی تھی۔

"تو ووو____ میری طرف سے آج تم لوگوں کا زبردست لنچ ہو گا،" منہل نے اس سب کو خوشخبری سنائی۔

"ارے واہ! پھر تو مزے ہو گئے۔ تم لوگوں کو پتا بھی ہے مینو کے ہاتھ میں کیا ذائقہ ہے،" ودی بھی پیچھے نہیں رہا تھا۔

"اس کو دیکھ کر لگتا ہے صرف منہ بنانا جانتی اے،"

گل نے کڑھ کر سوچا۔ اس سے یہ لڑکی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

"اچھا______ کھاؤ گے تب جب میں ہاروں گی۔ اب دریا خان کو بلاؤ اور اس سے پوچھو۔" مینو بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"دریاخان______ادھر آؤ،" زر نے اس کو بلایا۔

دریاخان جو مردوں کو چائے پیش کر رہا تھا ایک دم گھبرا گیا تھا۔ اس کے ہاتھ سے چائے چھوٹ گئی تھی۔ سب مرد اور خواتین ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ وہ بیچارہ جلدی سے گرا ہوا کپ اٹھانے لگا تھا شکر تھا کہ کسی کے اوپر چائے نہیں گری تھی۔

"دریاخان_____یہ بعد میں کرنا پہلے اپنے بھائی کا نام بتاؤ،" ودی زور سے بولا تھا۔

جہاں سب حیران ہوئے تھے۔ وہیں داؤد صاحب نے اپنا سر پکڑ لیا تھا۔ یہ تینوں مانچسٹر سے یہاں آکر بھی باز نہیں آئے تھے۔ ماریہ الگ پریشان ہو گئی تھیں کہ اب کیا گل کھلائیں گے ان کے تینوں نمونے۔

"صااب امارااا سمندر خان تو ابی بوت چوٹا اے ے، اس نے کیا کر دیاااا،" دریاخان مزید گھبرا گیا تھا جبکہ خوشی سے مینو زور سے چیخ رہی تھی باقی سب بچے ہونقوں کی طرح دیکھ رہے تھے۔

داؤد صاحب اور ماریہ کا دل کیا اپنا سر پیٹ لیں جبکہ اصفہان کا ضبط جواب دے گیا تھا۔

ماریہ بظاہر تو خاندان کی خواتین سے باتوں میں مصروف تھیں لیکن وہ شیریں کی نظریں خود کے آر پار محسوس کر رہی تھیں۔

"پیسے سے تو انسان کا رنگ ڈھنگ بدل ای جاتا اے لیکن ماریہ پر تو خاص اثر نئیں پڑا،" ان کے کاٹدار لہجے پر ماریہ کی مسکراہٹ پھیکی پڑی تھی۔

"ارے شیریں! ماریہ آج بھی ویسی ہی خوبصورت اے یہ سنہری رنگت تو تب بی اس پہ جچتا تا اب بی جچتا اے،" ماہ کی والدہ بولی تھیں جبکہ سکینہ بی بی نے بھی ماریہ بیگم کا ہاتھ دبایا تھا جس پر وہ ہولے سے مسکرا دیں۔

دادی جان نے شیریں کو گھورا تھا وہ سب کے سامنے تماشا نہیں چاہتی تھیں۔

"ہاں میں تو ایسے ای ایک بات کر راتا باہر ملک کا توسب کام ای الگ اوتا اے،" انھوں بات سنبھالی تھی۔

اصفہان ایک دم سے اٹھا تھا اور پاؤں پٹختا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا کیونکہ چاہ کر بھی وہ اپنا غصہ اس لڑکی پر نہیں نکال سکتا تھا۔

داؤد صاحب نے حسرت سے اسے جاتے دیکھا تھا وہ جانتے تھے وہ ان کے آنے سے خوش نہیں ہے اور اب مینو کی حرکتوں سے بھی زچ ہو رہا ہے۔ وہ جلد از جلد سراج آفریدی سے کراچی شفٹ ہونے کی بات کرنا چاہتے تھے جو پہاڑ سر کرنے کے برابر تھی۔

"ارے انھیں کیا ہوا؟ یہ کیوں بیچاری زمین کے دشمن بنے ہیں؟"

مینو نے اصفی کو جاتے دیکھ کر زمل کے کان میں پوچھا وہ اپنے ڈیڈی کی ترسی ہوئی نگاہوں کو بھی نوٹ کر چکی تھی۔

"نہیں یہ ایسے ہی ہیں،" زمل نے محبت سے اپنے بھائی کی پشت کو دیکھا۔

"تمہارا مطلب ہر وقت بنا پر کے اڑتے پھرتے ہیں،" مینو نے پر سوچ انداز میں کہا۔

"میییرا یہ مطلب نہیں تھا،" وہ ہکلا گئی۔

"پھر تمہارا مطلب تھا کہ وہ ڈائناسور کی طرح منہ سے آگ نکالتے ہیں،" مینو نے مزید قیاس آرائی کی۔

داؤد صاحب نے ان کو پتا نہیں لگنے دیا تھا لیکن اس نے انھیں ماریہ بیگم سے بات کرتے ہوئے سنا تھا اصفی کے رویے کے بارے میں۔ اس لیے وہ اس کی خوبیاں گنوانے لگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں ں ں ں ___ آپ کیا بول رہی ہیں؟" زمل تو باقاعدہ گھبرا گئی تھی وہ اس کے لالے کا یہ کیسا نقشہ کھینچ رہی تھی کہ اس کی روح کانپ گئی تھی تصور کر کے۔

"تو پھر کیا مطلب تھا تمہارا؟" مینو نے معصومیت سے پوچھا۔

"لالے تو بہت اچھے ہیں بلکہ دنیا کے سب سے اچھے بھائی ہیں ہمیں پڑھنے کے لیے ہمیشہ گائیڈ کرتے ہیں اور ہماری خوشی کا خیال رکھتے ہیں،" وہ بہت محبت سے اپنے بھائی کا ذکر کر رہی تھی۔

اس کے چہرے کو دیکھتی مینو نے تنفر سے سوچا "ہونہہ صرف بہنوں کے لیے ہی سارے لاڈ ہیں باقی دنیا جائے بھاڑ میں،"

گل کافی دیر سے ان کی کھسر پھسر برداشت کر رہی تھی اب مزید اس سے رہا نہ گیا۔

"یہ کیا کان میں پھس پھس کرتا اے سب کے سامنے بات کرونا،"

اس کی بات پر سب کے چہروں پر دبی دبی ہنسی تھی۔

"گل با__ میرا مطلب آپی کوئی بات نہیں بس ایسے ہی،" زمل نے جلدی سے کہا۔

"اور یہ مینو صاحبہ تم کو سلیقہ نئیں اے لڑکی ذات او کچھ شرم کرو ایسے ہنستے ایں سب کے سامنے،" گل نے مینو کو جھاڑنا فرض سمجھا۔

"گل باجی تم ام کو ہنسنا سکا دو نا سب کے سامنے کیسے ہنسنا چاہیے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مینو نے اس کے لہجے میں ہی نصیحت مانگی جس پر سب نے بمشکل اپنے قہقہے دبائے۔گل کے سامنے سب کی ہی جان جاتی تھی آج پہلی بار کسی کو جواب دیتے دیکھ کر ان کے سینوں میں ٹھنڈ پڑ گئی تھی وہیں زوی اور ودی گل پر افسوس کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے تھے وہ نہیں جانتی تھی اس نے کس سے پنگا لے لیا ہے۔

"ام تم سے ایک مہینہ بڑا اے بس تو تمہارا باجی کیسے اوا؟ تمہیں بات کرنے کا بی تمیز نئیں اے کم از کم بندے کا شکل اچھا نہ او تو بات تو اچا کرے،"

گل سے جب کوئی بات نہ بن پائی تو اس نے استہزائیہ مسکراتے ہوئے مینو کی رنگت پر چوٹ کی۔

اس کی بات پر سب نے غصے سے گل کو دیکھا تھا سوائے زوی اور ودی کے کیونکہ وہ جانتے تھے اب ایسا وار ہو گا جس سے گل بلبلاتی رہ جائے گی۔

"گل با__ سوری سوری گل بدن تمہیں تو مجھ سے اتنی محبت ہے کہ میری عمر بھی یاد ہے ہائے ہائے نا جانے میں نے آنے میں اتنی دیر کیوں کر دی خربوزے جیسے خوبصورت لوگوں سے کلاس ہی لے لیتی تاکہ شکل نہ سہی باتیں ہی اچھی کر لیتی،"

اس نے گل کی میدے جیسی سفید رنگت کو خربوزے سے تشبیہ دیتے پرانی فلموں کی ہیروئن کی طرح ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دہائی دی جس پر سب لوگ جو پہلے ساکت تھے انھوں نے ہنسی پر قابو رکھنا ضروری نہ سمجھا ان کے چھت پھاڑ قہقہے گونجے تھے مرد و خواتین بھی ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

اتنی تذلیل پر گل کا چہرہ پھیکا پڑ گیا تھا وہ تن فن کرتی وہاں سے نکل گئی تھی۔

اس کے جانے کے بعد وہ سب ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہنس دیے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مینو بہت دیر سے خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کر رہی تھی اس نے ڈھونڈنا چاہا جب اس کی سامنے مردوں میں موجود شخص پر نظر پڑی جو دلچسپی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے سوالیہ انداز میں ابرو اٹھائی جس پر سامنے موجود شخص نے کندھے اچکاتے لاعلمی کا اظہار کرتے مینو کو سخت تاؤ دلایا تھا۔

یہ کون ہے جو اتنی دیر سے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہا ہے؟ مینو نے زرش سے پوچھا۔

"یہ تو قادر چچا کے بیٹے ہیں بہرام لالا اور ___" زرش نے گڑبڑاتے ہوئے بتایا۔

اور کیا؟ اس نے بے تابی پوچھا۔

"یہ بہت ہی بگڑے ہوئے بھی ہیں لالے کی ان سے ذرا بھی نہیں بنتی،" زمل نے بتایا۔

"بابا سرکار بھی کچھ خاص پسند نہیں کرتے،" زرش نے منہ بنایا۔

اوہ ایسا ہے کیا ____ پھر یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟

اس نے پوچھا۔

"خاندانی مصلحت کے تحت کرنا پڑتا ہے سب ورنہ قادر چچا طوفان برپا کر دیں،" زمل نے اسے تفصیل بتائی۔

"اوئے ہوئے زمل بچے تم تو بوت سمجھدار اے،" مینو نے گل کے لہجے میں اس کو سراہا جس پر وہ ہنس دی۔

سراج آفریدی نے خاندان والوں کو رخصت کیا تا کہ سب لوگ آرام کر سکیں۔

"چلو بھئی اب ہمیں بھی کمرہ دکھاؤ کوئی تھکن سے برا حال ہے،" ودی نے انگڑائی لیتے کہا۔

"اور ہاں ہم حویلی کل دیکھیں گے ساری،" زوی نے شاہی حکم نامہ جاری کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں تم لوگوں کے ساتھ رہوں گی تم لوگوں کے کمرے میں،" مینو نے زمل اور زرش کو اپنی مرضی بتائی۔

جبکہ ان کے اس حاکمانہ انداز پر ماریہ بیگم سوائے خجالت سے مسکرانے کے اور کچھ نہیں کر سکتی تھیں۔

"ارے بچہ تھک گیا اے جاؤ زمل سب کو لے جاؤ،" سکینہ بی بی نے پیار سے ودی کے سر پر ہاتھ پھیرتے زمل کو کہا۔

زمل ان کو کمرہ دکھانے لے گئی تھی اور زرش باورچی خانے میں چلی گئی تھی وہ جو فون میں کیٹ وغیرہ کو اپنے پہنچنے کا بتا رہی تھی پیچھے رہ گئی تھی۔

اس نے جب سب کو غائب پایا تو خود ہی سمت کا تعین کرتے ایک طرف چل پڑی۔ وہ جو ادھر اُدھر جھولتی ساری حویلی کا معائنہ کرتی جا رہی تھی ایک دم جیسے پتھر کی دیوار سے ٹکرا گئی تھی۔

جب اس نے سامنے دیکھا تو وہ دیوار نہیں بلکہ پتھر نما انسان تھا جو اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔ مینو نے کڑوا سا منہ بنایا تھا۔

"محترمہ یہ آپ کے لیے پارک نہیں ہے جہاں آپ ٹہل رہی ہیں،"

اصفہان نے دانت پیستے ہوئے اسے باور کروایا۔ اسے اپنی بھڑاس نکالنے کا موقع مل گیا تھا لیکن اس کی محض خام خیالی ہی تھی کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھا پائے گا۔

مینو خاموشی سے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

اصفہان نے ناسمجھی سے اسے دیکھا "کہیں بہری تو نہیں ہو گئی ایسے کیوں ٹکر ٹکر دیکھ رہی ہے" اس نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھ کر سوچا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لڑکی سنائی دے رہا ہے تمہیں؟" اس نے تھوڑی زور سے اس کی طرف جھک کر پوچھا اور ادھر اُدھر کا جائزہ لیا کہ کہیں کوئی آنہ جائے۔

"کیا کہا سنائی نہیں دیا؟" مینو نے چلا کر پوچھا۔

"اف___کان کے پردے پھاڑو گی کیا ایڈیٹ؟" اس نے جلدی سے پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا مینو بچے ادھر کیوں کھڑا اے؟" سراج آفریدی نے وہاں آتے پوچھا۔

"تایا سرکار میں آپ کے بیٹے کو بتا رہی تھی کہ میرا نام لڑکی نہیں بلکہ منہل داؤد آفریدی ہے اگر یہ نام لینے میں انھیں مشکل پیش آتی ہے تو پھر مینو بھی بلا سکتے ہیں یہ مجھے میں بالکل مائینڈ نہیں کروں گی،" مینو نے بتیسی دکھاتے اس کی عزت افزائی کی تھی۔

اصفہان نے اس کی چالاکی پر دانت پیسے تھے۔

"بالکل ماشاءاللہ سے میرے بچے کا نام بوت ای پیارا اے،" انھوں نے اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلاتے اس کے سر پر بوسہ دیا تھا جبکہ اصفی نے اس پیار بھرے مظاہرے کو کوفت سے دیکھا تھا۔

"اوکے بڈی گڈ نائٹ صبح ملتے ہیں،" وہ سامنے والے کمرے سے زمل کو نکلتے دیکھ کر سراج آفریدی سے ملتی اور اصفہان کو آنکھیں پٹپٹاتی وہاں سے چلی گئی تھی جس پر اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔

گل جب سے آئی تھی بے چینی سے چکر کاٹ رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس مینو کا کچھ کر ڈالتی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے ام کو وہاں کیوں نئیں بتایا کہ اس لڑکی نے تم کو ایسے بولا اے۔ ام اس لڑکی کا طبیعت صاف کرتا،" شیریں غصے سے بولی تھیں۔

"ہاں جیسے ماموں سرکار تو تم کو بولنے دیتا نا جیسے واں چپ کر کے بیٹھی تھی تم،" گل نے جاہلانہ انداز میں کہا۔

"ہاں ں ں___ وہ تو ام ویسے ہی چپ تھا، کچھ تم نے واپس آنے کا شور ڈال دیا تھا، ہر وقت لالا جان نے واں تھوڑی بیٹھنا تھا،" شیریں شرمندگی سے بولیں۔

"امارا اس لڑکی کو دیکھ کر خون کھول را تھا ام تم کو بتارا اے اس کو چھوڑے گا نئیں وہ جانتی نئیں اے گل سے پنگا بوت مہنگا پڑے گا اس کو،"

اس نے غصے سے لال چہرہ لیے کہا۔

"میرا بچہ تم آرام کرو تمہاری ماں ہے نا، فکر کیوں کرتا اے،" شیریں نے اسے رام کرنا چاہا۔

"اگر اس لڑکی نے اصفی پر ڈورے ڈالنے چاہے تو_، مجھے وہ بوت شاطر لگی اے اور پھر ہے بی تو ماریہ بیگم کی بیٹی،"

اس نے خدشہ ظاہر کیا۔

"ایسا سوچنا بی مت اصفہان ذرا سا بی داؤ پر نئیں اے جو کسی کے جال میں پھنس جائے وہ پوری طرح سے میرے قابو میں اے اپنی ماں سے بی زیادہ مجھ سے پیار کرتا اے تو پھر دوسروں کا تو سوال ہی پیدا نئیں ہوتا،"

انھوں نے فخریہ انداز میں بتایا۔

"ہمم،" گل کے تاثرات ڈھیلے پڑے تھے وہ جانتی تھی اس کی ماں اپنی اکلوتی بیٹی کی خوشیوں کے لیے ہر حد تک جائے گی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَّلامُ عَلَيْكُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں ۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ----

صبح صبح مرغوں کی بانگ سے ودی کی آنکھ کھلی تھی جبکہ زوی کافی دیر پہلے سے جاگا ہوا تھا۔

"یہ میں کہاں ہوں؟ ایسالگ رہاہے جنت میں ہوں لیکن ____ تمہاری شکل دیکھ کرلگ رہاہے جہنم میں بھی میں تمہاری ساتھ آگیاہوں ہائے اور باجڑواں ہونے کی اتنی بڑی سزا ملی میں تو ایک معصوم سابچہ تھا یہ سوچا تھا جنت میں جاؤں گا اتنے نیک کام کیے،"اس نے زوی کی شکل دیکھ کر دہائیاں دیناشروع کر دی تھیں جس پر وہ بھی بوکھلا گیا تھا۔

"مروائے گا کیا یہ کونسا ستانشہ کرلیاہے ہم تیری بارات میں نہیں آئے،"زوی نے اس کا منہ دبوچا تھا جو چلا چلا کر سب کو اکٹھا کررہا تھا۔

اتنے میں دروازہ بجنے لگا تھا۔

"دیکھو! پاگلوں کی طرح جو دھاڑیں مار رہے تھے لگتاہے کوئی تمہاری آواز سن کے آیاہے،"

زوی نے دانت پیستے اسے گھوراجو جمائیاں لینے میں مصروف تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دروازہ کھولتے ہی کوئی اندر گرتے گرتے بچا تھا اور غور کرنے پر پتا چلا وہ جو کوئی مینو صاحبہ تھیں جو کان لگا کر باتیں سننے کی کوششیں کر رہی تھیں۔

"بدتمیز ابھی گر جاتی میں____،" مینو نے زوی کو دھپ لگائی تھی۔

"تو آپ کو کس نے کہا تھا کان لگانے کو آپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ یہ بات آداب کے خلاف ہے،" اس نے بڑے بوڑھوں کی طرح نصیحت کی جس پر مینو نے اس کا کان مروڑا۔

"تمہیں بڑے آداب یاد آرہے ہیں جو خود مس روزی کی باتیں چھپ چھپ کے سنتا تھا،"

"اوئی ماں اب میں نے توبہ کرلی ہے "ملک بدلا زویزان بدلا" کی پالیسی پر عمل پیرا ہوں اب میں،" اس نے درد سے چلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا اب یہ بتائیں آپ کیوں آتماؤں کی طرح گھوم رہی ہیں؟" ودی جو اتنی دیر سے ان کی کارروائی دیکھ رہا تھا اس نے استفسار کیا۔

"جیسے تم لوگ بوڑھی روحوں کی طرح جاگ رہے ہو ویسے مجھے بھی نیند نہیں آرہی۔ زمل اور زرش بیچاری کب سے مجھ سے باتیں کرتی رہی تھیں اب جاکر سوئی ہیں ان کا تو نیند سے برا حال تھا،" اس نے جواباً کہا۔

"ہاں یار! ٹائم کا فرق ہے اس لیے ہمیں عادی ہوتے دیر لگے گی،" زوی بولا۔

"ابھی تو صبح ہونے میں دو گھنٹے باقی ہیں تو کیا کریں اب؟" ودی نے منہ بناتے پوچھا۔

"آئیڈیا ہے میرے پاس گائززززز___ جلدی سے ٹیبلیٹ نکالو اور چلو باہر لیکن خاموشی سے،" مینو نے چٹکی بجاتے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان دونوں نے ٹیب نکالتے نا سمجھی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر کندھے اچکاتے باہر نکل گئے۔

"مینو اچھی طرح سے چادر لپیٹ لیں یار آپ نے ٹراوزر شرٹ پہن لی ہے یہاں ڈیڈ نے منع کیا تھانا،" زوی نے اسے یاد دلایا۔

"اوہو تمہیں پتا بھی ہے کتنی مشکل ہو رہی تھی اس ڈریس میں مجھے ڈیڈ نے تو کہا تھا وہیں آگ لگاؤ ان کپڑوں کو لیکن میں نے پہن لیے ہیں جو ہو گا دیکھا جائے گا تم میرے ابا مت بنو،" اس نے چڑ کر کہا۔

"اوکے ایزیو وش،" ودی نے کندھے اچکائے۔

چلو اب گروپ میں وڈیو کال کرو سب کو، انھیں حویلی دکھاتے ہیں باہر سے، ہلکی روشنی نکلی ہوئی ہے،" اس نے انھیں حکم دیا۔

وہ لوگ مدھم سی جلتی بتیوں میں دبے قدموں سے قطار میں بنے کمروں کے پاس موجود سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہے تھے جب ودی نے کال ملائی سب کے کال اٹھا لینے کے بعد اس نے آہستہ سے مینو کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے متوجہ کرنا چاہا مینو جو ادھر اُدھر دیکھ کر خاموشی سے چل رہی تھی اس نے ڈر سے زوردار چیخ ماری۔ اس کے گمان سے یہ بات نکل ہی گئی تھی کہ ودی اور زوی بھی اس کے پیچھے ہیں یا اسے یوں مخاطب کر سکتے ہیں۔

اس کی چیخ پر زوی اور ودی بھی گھبرا گئے تھے اور انھوں نے بھی زوردار چیخیں مارنی شروع کر دی تھیں جس کے نتیجے میں دھڑا دھڑ حویلی کی بتیاں جلنا شروع ہوئی تھیں اور پوری حویلی روشن ہو گئی تھی۔ سب لوگ باہر نکل آئے تھے حویلی میں بھگ دڑ مچ گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سراج آفریدی اور اصفہان بھی ہاتھ میں پستول لیے بھاگے آئے تھے انھیں لگا کسی دشمن نے اندر گھسنے کی جرات کی ہے جب سب نے سامنے دیکھا تو صورت حال سمجھنے کی کوشش کرنے لگے کیونکہ وہ تینوں گڑبڑا کر سب کو دیکھ رہے تھے۔

"کیا ہوا بچے سب ٹیک اے نا تم لوگ کو کسی نے کچھ کہا تو نئیں بولو؟" تایا سرکار نے پوچھا۔

"وہ تایا سرکار دراصل ہم وہ ہم نابس نیچے جا رہے تھے پھر ہم ڈر گئے اور چیخ پڑے بس اور تو کچھ نہیں،" مینو نے کان کھجاتے خجالت سے کہا۔

اس کی بات پر سب نے ہونقوں کی طرح ان کو دیکھا تھا وہیں داؤد صاحب اور ماریہ بیگم کا دل کیا اپنے بال نوچ لیں۔ ان کی اولاد نے ایک رات بھی یہاں سکون سے نہیں گزاری تھی اب آگے نہ جانے انھوں نے کیسے رہنا تھا۔

"اوہ کوئی بات نئیں بچے ہو جاتا اے، اگر تم لوگ نے نیچے جانا تھا کسی کو بول دیتے یا پھر آرام سے جاتے ناڈرنے کا کیا بات تھا،"

سراج آفریدی نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا جبکہ اصفی کا دل کیا پستول کی ساری گولیاں اس کے اندر اتار دے جو اس حویلی کو میوزیم سمجھ کر سب کی نیندیں حرام کر رہی تھی۔ حلیہ بھی عجیب انگریزوں والا بنا رکھا تھا۔ اسے چچا چچی پہ افسوس ہو رہا تھا جنھوں نے اس لڑکی کو سر چڑھا رکھا تھا۔ بچوں کے ساتھ بچی بنی پھر رہی تھی۔

"ارے نہیں تایا سرکار ہم سب کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہ رہے تھے،" ودی نے سمجھداری دکھائی۔

"واہ ماشاءاللہ بوت نیک بچہ اے بھئی،" سراج آفریدی نے اسے ساتھ لگایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لالا جان اتنا بھی لاڈ نہ لگائیں کہیں ان کی نیکیاں آپ کے گلے پڑ جائیں،" داؤد صاحب نے بظاہر مسکراتے ہوئے سوچا۔

"اچھا جاؤ اب سب جا کر سو جاؤ اور بچے تم لوگ جیسے جی کرتا اے گو موبھرو تمہارا اپنا حویلی اے،" سراج آفریدی نے سب کو حکم دیا۔

سب جو نیند سے بھری آنکھیں لیے کھڑے تھے سونے چل دیے جبکہ وہ تینوں جو داؤد آفریدی اور ماریہ کو اپنی طرف آتے دیکھ رہے تھے وہ نیچے بھاگ گئے اس سے پہلے کہ اچھی طرح جھاڑ پٹی ہوتی۔

ان تینوں نے نیچے لان میں آتے ہی قابو کی ہوئی ہنسی کو بریک نہیں لگائے تھے وہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے تھے جبکہ وڈیو کال پر موجود حضرات جو اتنی دیر سے نا سمجھی سے سب دیکھ رہے تھے انہوں نے بھی پوچھنا شروع کر دیا یہ کیا ماجرا تھا؟

"میں نے کہا تھا ناوہاں مت جاؤ لیکن میری بات نہیں مانی،" سب سے پہلے کیٹ نے اپنی بات درست ثابت کرنا چاہی۔

"یہ سب کیا تھا بھئی جو اتنی دیر سے ہماری آنکھیں دیکھ رہی تھی؟" زک نے پوچھا۔

"میں تو ابھی سے سب کو مس کر رہا ہوں کاش ساتھ جا پاتا تمھارے،" پارکر مایوسی سے بولا۔

"یہ سب______،" زوی نے پوری کہانی بتائی تو سب ہنس دیے۔

"اچھا ویسے ان کزن کا کیا حال ہے جس پہ تم تپی ہوئی تھی، دکھنے میں کیسا ہے؟" لینا نے دلچسپی سے پوچھا۔

"بس کر یکن جیسا ہے اس کا تو بس نہیں چل رہا ہمیں اٹھا کر گھر سے باہر کر دے وہ_____"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"السلام علیکم اصفی لالا!"

بولتے بولتے وہ ایک دم چپ کر گئی تھی جب ودی اور زوی چلائے۔ اسے لگا سچ میں وہاں آ گیا لیکن جب اس نے پیچھے دیکھا تو کوئی نہیں تھا وہ بری طرح تپی تھی ان پر۔ انھوں نے اس کی جان نکال دی تھی۔ وہ جوتا اٹھا کر ان کے پیچھے بھاگی تھی لان میں وہ آگے آگے بھاگ رہے تھے اور مینو ان کے پیچھے۔ پورے لان میں صبح صبح طوفان مچا تھا اپنے کمرے کی کھڑکی سے اصفہان نے کوفت سے سب دیکھا تھا پہلے ہی دن ان لوگوں نے جینا حرام کر دیا تھا اب آگے جانے کیا گل کھلانے والے تھے یہ افلاطون اس نے بے زاری سے سوچا۔

ملازمین بھی پہلی بار یہ عجیب و غریب صورت حال دیکھ رہے تھے اور ان کا اپنی آنکھوں پر یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

سب ناشتے کے لیے دستر خوان پر جمع تھے ان تینوں کو ایسے نیچے بیٹھ کر کھانا بہت زبردست لگ رہا تھا اور پھر پکوان بھی تو ایسے لذیذ تھے جن کے بارے میں انھوں نے صرف اپنے ڈیڈی سے سنا تھا اور آج ذائقے چکھ کر پتا چلا کہ واقعے وہ لاجواب تھے۔ وہاں کے روایتی پراٹھوں اور مسالہ چائے تو انھیں بے انتہا پسند آئی تھی۔ وہ ندیدوں کی طرح کھانے میں مگن تھے نہ ہی انھیں ارد گرد کا ہوش تھا۔

"دادی جانہ! آپ کے گھٹنوں کا درد کیسا ہے اب،" اصفہان نے پوچھا۔

"اللہ کا شکر اے بچے ام بالکل ٹھیک اے،" دادی جان قہوہ پیتے ہوئے بولی تھیں۔

"تائی جانہ! آپ کے ہاتھ میں بہت ذائقہ ہے،"

مینو نے اصفہان کے ہی لہجے میں ان کی تعریف کی تھی جس کو اور کوئی تو نہیں لیکن اصفی بخوبی سمجھ گیا تھا جس پر اس نے مینو کو گھورا تھا لیکن وہ سرعت سے نگاہیں پھیر گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بوت شکریہ بچے،" سکینہ بی بی نے پیار سے اس کا گال سہلایا۔ پہلی بار کسی نے یوں ان کی سب کے سامنے تعریف کی تھی جس پر ان کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی چمکی تھی۔

داؤد صاحب کافی دیر سے دادی جان کو مخاطب کرنا چاہ رہے تھے لیکن انھیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کیسے مخاطب کریں۔

"اماں جان! آپ پ پ ___ ناراض ہیں ابھی تک مجھ سے؟" وہ ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولے تھے۔

جذبات کی شدت سے ان کی آواز لرزنے لگی تھی جس پر وہ تینوں جو چائے کی کیتلی ایک دوسرے سے جھپٹنے کے چکر میں تھے وہیں ساکت رہ گئے۔

"میاں ام کیوں ناراض اونے لگا ام تمہارا کیا لگتا اوں، تم بڑا آدمی اے بڑے ملکوں میں پر تا اے امارا پرواہ کیوں کرنے لگا،"

ان کے اس طرح بیٹھنے پر پہلے تو وہ بوکھلائیں پھر مصنوعی غصہ دکھانے کی کوشش کی کیونکہ دل تو اتنے سالوں بعد انھیں اپنے سامنے تندرست دیکھتے ہی پگھل گیا تھا۔

"میں بس ہمت نہیں پا رہا تھا آپ کا سامنے کرنے کی دلبرداشتہ ہو گیا تھا جب یہاں سے گیا تھا تو آپ نے ہی کہا تھا میری شکل نہیں دیکھنا چاہتیں میری،"

انھوں نے بے تابی سے کہا۔ سب لوگ ہونقوں کی طرح دیکھ رہے تھے جبکہ سراج آفریدی مسکرا رہے تھے۔

انھیں یہ منظر بچپن کی یاد دلا گیا جب داؤد ضد کیا کرتا تھا اماں جان سے اور وہ اور ابا جان اس کی طرف داری کرتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آہ! وقت کیا سے کیا کر گیا، "انھوں نے سرد آہ بھرتے سوچا۔

"ہاں! ام نے بول دیا تو تم نے شکل ہی نئیں دکھایا، ماں باپ کی یہ عزت اے تمہارا نظر میں کہ ان کی بات پر منہ پھلا کر بیٹھ جاؤ، "

انھوں نے غصے سے گھورا جس پر داؤد صاحب نے اپنے شیطانوں کے سامنے اس عزت افزائی پر خجالت سے سر کھجایا کیونکہ وہ تینوں اب دلچسپی سے دیکھ رہے تھے ان کو۔

"ارے واہ میری پیاری دادی جانہ! آپ نے کمال کر دیا ہے۔ اتنی آسانی سے معاف مت کریے گا۔ آپ کو پتا ہے آپ کے یہ صاحب زادے ہمیں کتنا ٹارچر کرتے ہیں، "

مینو جو پہلے پہل دادی جان سے تھوڑی جھجھک رہی تھی اب سب دیکھ کر اسے پتا چل گیا تھا وہ انتہائی بے ضرر سی خاتون ہیں ویسے بھی انھوں نے کوئی نفرت نہیں جتائی تھی اس لیے اس نے موقع سے فائدہ اٹھانا ضروری سمجھا۔ وہ ان کے گلے میں بانہیں ڈالتی ہوئی بولی تھی۔

اصفی نے بے زاری سے محترمہ کو دیکھا جو ہر جگہ "ملکہ جذبات" بن کر پہنچ جاتی تھی۔

"یہ مواٹارچر کیا ہے؟" دادی جان نے نا سمجھی سے دیکھا۔

"تشدد دادی جانہ تشدد، "زوی اور ودی بھی بولتے ہوئے ان کی دوسری طرف آکر بیٹھے تھے جبکہ داؤد صاحب نے ان فسادیوں کو دیکھا جو کام بگاڑ رہے تھے انھوں نے آج تک ہاتھ نہیں لگایا تھا۔

"کاش! ان کی بچپن سے ہی چھترپریٹ کی ہوتی تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا، "انھوں نے دانت پیستے ہوئے سوچا۔

"ہاہائے تم اتنے چوٹے بچوں کو مارتا اے، تم کو ذرا شرم نئیں اے، "دادی جان نے غصے سے انھیں گھورا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اماں جان! ایسا کچھ نئیں اے یہ جھوٹ بول رہے ہیں،" انھوں نے بیچارگی سے کہا۔

"ام کو مت سکاؤ، ام اچی طرح جانتا اے کون جوٹ بول رااے، تم کو بچپن والا ہی سزا ملے گا اب،" دادی جان نے انھیں جھاڑا تھا۔

"کیاااا____ نہیں اماں جان بچوں کے سامنے نہیں پلیز میں کہہ رہاہوں نا یہ جھوٹ بول رہے ہیں میں بس ڈانٹتا ہوں ان کو ذراسا۔ آپ بے شک ماریہ سے پوچھ لیں،" داؤد صاحب نے بوکھلاتے ہوئے مسکراہٹ دباتی ماریہ کو گھورا جو تب سے اس صورتحال سے لطف اندوز ہورہی تھیں۔

"ذراسا تو نئیں ڈانٹتا او گا تم، ادھر آؤ ماریہ بچے ام تم کو بتاتا اے بچپن میں ام کیسے سزا دیتا تا اس کو،"

دادی جان نے ان کے روتے چہروں کو دیکھتے ہوئے ماریہ بیگم کو بھی بلایا جو مسکراتے ہوئے ان کے پاس آ بیٹھی تھیں۔

"لالا جان آپ ہی کچھ کریں پلیز____،"

انھوں نے التجائیہ نظروں سے سراج آفریدی کو دیکھا جو کندھے اچکاتے سارے معاملے سے ہی الگ بیٹھے تھے۔ اصفہان، زمل اور زرش بھی مسکراہٹ دبائے بیٹھے تھے جبکہ سکینہ بی بی چمکتی آنکھوں سے سب دیکھ رہی تھیں ان بچوں کے آنے سے کیسے کھلاہٹیں گونجی ہیں۔ ان کی خواہش رہی تھی کہ ان کے بچے بھی گھلتے ملتے ایسے لیکن ان میں ہمیشہ ایک جھجک کی دیوار حائل رہی تھی۔

داؤد صاحب اچھی طرح سے سمجھ گئے تھے آخر ان کے باپ تھے ان تینوں نے رات والی حرکت سے بچنے کے لیے ان کو پھنسایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"چلو شروع کر دیا بول گئے یہ بی____،" دادی جان نے بارعب انداز میں کہا۔

"یاد ہے اماں جان____،" آخر کار سوچ بچار کے بعد انھوں نے ہمت کرتے کان پکڑ لیے تھے اور اس کے ساتھ ہی سب کے قابو کرنے کے باوجود قہقہے گونجے تھے جس پر داؤد صاحب بھی قہقہ لگا گئے۔

اصفہان آفریدی فون سننے باہر گیا تھا۔ اس کے کچھ دوست اسے ڈیرے پر بلا رہے تھے۔

داؤد صاحب اور سراج آفریدی بھی ڈیرے پر چلے گئے تھے۔

وہ تینوں دادی جان کے ساتھ محفل جمائے بیٹھے تھے ساتھ میں زمل اور زرش کو بھی کھینچ لیا تھا۔ وہ کبھی دادی جان سے ایسے فرینک نہیں ہوئی تھیں۔

سب کچھ کتنا مکمل لگ رہا تھا۔

ساری کثافتیں دھل گئی تھیں لیکن کب تک......

وہ سب تایا سرکار سے اجازت لے کر کھیتوں میں گھومنے آئے تھے۔ سراج آفریدی تو اصفہان کو ساتھ بھیجنا چاہتے تھے لیکن وہ دوستوں کو لے کر غائب ہو گیا تھا اور اس نے ماننا بھی نہیں تھا وہ کبھی لڑکیوں کے گاؤں میں گھومنے کے حق میں نہیں تھا۔

ان کے ساتھ ماہ کا بھائی زرخان آیا تھا جو مینو کا ہم عمر تھا۔ اس سے بات چیت کرنے کے بعد انھیں وہ بہت پسند آیا تھا۔ وہ انھیں معلومات دے رہا تھا سب فصلوں کے بارے میں جبکہ مینو تو وہاں چہچہاتی پھر رہی تھی۔ ماریہ بیگم نے زبردستی اسے سیاہ کڑھائی والی شلوار قمیض اور دوپٹہ دیا تھا جو اس سے سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔ اس نے پہلی بار دوپٹہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اوڑھا تھا اور سخت کوفت ہو رہی تھی۔ زوی اور ودی کو تو وہ بہت پیاری لگ رہی تھی لیکن انھوں نے بتانے سے گریز کیا تھا۔

وہ لوگ کافی دور نکل آئے تھے زرخان پانی لینے گیا تھا جب سامنے سے آتے شخص کو دیکھتے ہی مینو نے منہ بنا لیا۔

اپنے دوستوں کے درمیان کھڑے اصفہان آفریدی کی جیسے ہی سامنے نظر پڑی تو اس نے غصے سے لب بھینچ لیے۔

"یہ لڑکی مجھے بلڈ پریشر کا مریض بنا کر چھوڑے گی،" اس نے ضبط سے سوچا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو،" اپنے دوستوں سے معزرت کرتا کھیتوں میں اچھل کود کرتی مینو کے پاس پہنچتے وہ چنگھاڑا۔

"میں ____ فصلوں میں پانی دینی آئی ہوں،" مینو نے زوی کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہنستے ہوئے کہا۔

اس کی فضول گوئی پر اصفہان نے کھا جانے والی نظروں سے مینو اور اس کے دو نمونوں کو دیکھا تھا جو اس کی ہر بے تکی بات پر منہ پھاڑ کر ہنستے تھے۔

زمل، زرش اور ماہ پرا بھی اس کی نظر نہیں پڑی تھی۔ ان کا تو اپنے بھائی کو وہاں دیکھتے ہی رنگ اڑ گیا تھا اوپر سے مینو بی بی کا جواب۔ ان کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے تھے۔

"دیکھو!" اصفہان نے ہاتھ اٹھا کر کہنا چاہا۔

"ہاں دیکھ ہی تو رہی ہوں،" مینو نے مسکراہٹ دباتے اس کی بات کاٹی تھی۔ اپنے اس سڑو کزن کو تپانے میں اسے بہت مزے آتا تھا جو غصے سے لال پیلا ہو جاتا تھا۔

"تم حویلی جاؤ تمہیں یہاں دیکھ کر اچھا نہیں لگ رہا،" اصفہان نے غصہ قابو کرتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"توتم آنکھوں پر پردہ ڈال لو،" مینو نے پھر اسے جلایا۔وہ اتنی زور سے بولی تھی کہ اس کے دوستوں کا بھی قہقہ گونجا تھا۔

اپنی اس بے عزتی پر اصفہان آفریدی کا ضبط جواب دے گیا تھا۔

"تم___تمھیں تمیز نہیں ہے جو ہر جگہ فضول بولتی ہو،" اصفی نے بامشکل غصہ دباتے آہستہ آواز میں کہا تھا۔

"افففففف___ایک تو میں تنگ آگئی ہوں یہاں ہر کوئی دوسروں کو تمیز پر لیکچر دے رہا ہے بھئی اگر اتنی ہی تمیز ہے خود کو تو اپنا ادارہ بنالو اور سب کو سکھاؤ۔اس طرح گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں نام بھی آئے گا کہ اپنی طرز کا انوکھا ادارہ،ہے نا بھائی لوگ،"

اس نے زور و شور سے تقریر کرتے اپنے دونوں حمایتیوں سے تائید چاہی جنھوں نے تیزی سے اثبات میں سر ہلایا جیسے اس سے اہم بات کوئی نہ ہو۔

مینو جو اتنی دیر سے دوپٹے سے زچ ہو رہی تھی اس کو گلے میں ڈال لیا تھا جس پر اصفی مزید تپ گیا تھا۔

زرخان پانی لے کر آیا تو صورتحال گھمبیر نظر آئی۔

زمل،زرش اور ماہ اسے وہاں سے لیتے آہستہ سے کھسک لیے تھے کیونکہ ان کی درگت لازمی بنی تھی۔

اصفی نے اردگرد دیکھا تو سب ان کی طرف متوجہ تھے۔اس نے سب کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا۔

"تم اتنا بول کیسے لیتی ہو زبان کی جگہ قینچی فٹ ہے کیا جو ہر وقت چلتی ہے تھکتی بھی نہیں ہے؟" اصفی نے پھر سے پیچھے ہاتھ باندھتے استفسار کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہیں___،"اپنا اتنا خطرناک نقشہ کھینچے جانے پر مینو کی آنکھیں پھیل گئی تھیں جبکہ زوی اور ودی نے غصے سے اصفی کو دیکھا تھا۔

"تتت تم___خود کیا ہو ہاں ہر وقت منہ سے آگ نکالتے رہتے ہو اور سمجھتے ہو سب تمہاری طرح ہو جائیں،"وہ جواباً چلائی تھی۔

اس نے غصے سے لال ہوتے اس کا بازو دبوچا تھا اور اسے لیے گاڑی کی طرف چل پڑا تھا۔زوی اور ودی بھی بوکھلاتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگے تھے۔

"چھوڑو مجھے کریکن کہیں کے۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے گھسیٹنے کی،میں تایا سرکار کو بتاؤں گی۔"

وہ مسلسل اس سے بازو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔آج اسے افسوس ہو رہا تھا کاش ناخن رکھے ہوتے تو آج اسے نوچ کر اپنا بازو چھڑوا لیتی۔اسے ہمیشہ سے ہی بڑے ناخنوں سے الجھن ہوتی تھی کچھ مم اور ڈیڈ کو بھی پسند نہیں تھے۔

"شوق سے بتانا،جس کو دل کرے بتانا،"

اس نے اسے گاڑی کی بیک سیٹ پر پٹختے ہوئے کہا۔زوی اور ودی گھبرائے ہوئے تھے اس لیے اصفی کی ایک گھوری پر ہی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئے تھے۔انھوں نے کبھی ایسی صورتحال کا سامنا نہیں کیا تھا اور جو کچھ اصفہان نے اب مینو کے ساتھ کیا تھا اس پر تو مینو جانے کون سا طوفان اٹھانے والی تھی ان کو سوچ کر ہی ہول اٹھ رہے تھے۔

اصفہان نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہی اسے حویلی والے راستے پر ڈال دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم کم از کم میرا اپنے سے دو سال بڑے ہونے کا ہی لحاظ کر لیا کرو،" اس نے بیک ویو مرر سے بڑبڑاتی ہوئی مینو کو بغور دیکھتے ہوئے کہا جو لازماً اسے ہی شاہی القابات سے نواز رہی تھی۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے دوسروں سے الجھنے کا جب دوسرے ہی اپنے بڑے ہونے کا لحاظ نہ کریں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں،" اس نے تڑخ کر کہا اور اپنی بازو سہلانے لگی۔

اصفی نے اس بدتمیز لڑکی سے نہ بات کرنا ہی مناسب سمجھا اور ان دونوں کی طرف متوجہ ہوا جو منہ پھلائے اس کی طرف دیکھ رہے تھے اسے بے ساختہ ہنسی آئی جس کو بامشکل چھپا کر اس نے مصنوعی غصہ دکھانے کے لیے ایک ابرو اچکا کر ان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا جس پر وہ سر جھٹکتے باہر دیکھنے لگے۔ اصفی کھل کر مسکرایا وہ جانتا تھا ٹڈے تھے لیکن تھے تو آفریدی خاندان کا خون اور اپنی بہن کے ساتھ برے طریقے سے پیش آنے کی وجہ سے اس کی گاڑی میں اس کی بغل میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر اسے ہی نخرے دکھا رہے تھے۔

اس کا موڈ ایک دم سے فریش ہو گیا تھا۔ وہ بہت کم ہنستا تھا لیکن اب اس کا دل کیا زور سے قہقہے لگائے۔ وہ جانتا تھا جب سے یہ لوگ آئے تھے ہر جگہ خوشی کا ماحول تھا مگر وہ کچھ بھی فراموش نہیں کر سکتا تھا نہ روایات نہ اپنی پھپھو کے آنسو۔

شیریں اور گل تو حویلی آتے ہی سب کے تیور دیکھ کر حیران تھیں جہاں ماریہ اور سکینہ بی بی دادی جان کے ساتھ قہوہ پیتے ہوئے خوش گپیوں میں مصروف تھیں۔ ماریہ بیگم مینو وغیرہ کی شرارتوں کا بتا رہی تھیں جس پر دادی جان اور سکینہ بی بی ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو جاتیں۔

سب بچے بھی غائب تھے۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گل نے ماں کو دیکھتے آنکھیں گھمائیں تھیں کہ دیکھ لیں اب۔شیریں خود حیران تھیں ایک دن میں ہی کایا پلٹ گئی۔

ایسا تو کبھی نہیں ہوا تھا کہ سکینہ بی بی کبھی بلا جھجک دادی جان کے ساتھ گپیں لگائیں لیکن وہ نہیں جانتی تھیں نرم لہجہ کبھی نہ کبھی پگھلا ہی دیتا ہے انسان کو اور جہاں مینو اور اس کے دونوں نمونے ہوں وہاں لوگ ایک دوسرے سے الگ رہ ہی نہیں سکتے۔

داؤد صاحب اور ماریہ بیگم نے انھیں ہمیشہ محبت بانٹنا سکھائی تھی۔ایک شخص کی تھوڑے پیار سے بات کرنے کی دیر ہوتی تھی وہ تینوں اس کے لیے بچھے جاتے تھے۔

"اماں جان!سب بچے کدھر ایں؟"شیریں نے ماں سے پوچھا۔

"بچے!وہ سب یہیں گومنے گیا اے،"دادی جان نے بتایا۔

"اوہو!اب روایات بدل گئیں پہلے تو کبھی لڑکی ذات کو کہیں جانے نئیں دیا جاتا تا اور اب____،"شیریں پھپھو نے استہزائیہ انداز میں کہا جس پر سکینہ بی بی اور ماریہ بیگم نے لب بھینچ لیے۔

"فالتو بات مت کرو شیریں،وہ کوئی مرد لوگ کے بیچ میں نئیں گیا اے سمجا،"دادی جان نے انھیں جھاڑا۔

گل نے اپنی ماں کو اشارہ کیا۔

"ہونہہ____کس کے سات گیا اے؟"شیریں پھپھو نے پوچھا۔

"زرخان لے گیا اے،"ان کے بتانے پر گل اور اس کی ماں کی جان میں جان آئی۔

"ویسے ایک ہی دن میں ماحول بدلا بدلا لگ راا اے واہئ ماریہ بی بی کیا جادو کیا اے آتے ای،وہ منتر ہمیں بی بتا دو جو سالوں پہلے بی کیا تا اور اب بی"

ان کا لہجہ کاٹ دار تھا جس پر ماریہ بیگم کا چہرہ شدید اہانت کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔ گل نے داد دیتی نظروں سے ماں کو دیکھا۔

دادی جان کچھ بولتیں تبھی زمل اور زرش آتی دکھائی دیں۔ ان کو زرخان حویلی چھوڑ گیا تھا جبکہ ماہ کو گھر لے گیا تھا وہ سب اصفہان کے غصے سے ڈرتے تھے اور اب بھی انھیں اپنی جان کے لالے پڑ گئے تھے۔

ان کو اکیلے آتے دیکھ کر گل کا ماتھا ٹھنکا۔ اس کی مشکل سکینہ بی بی نے آسان کی۔

"باقی سب کہاں ہیں بچے؟"

وہ دونوں جیسے ہی اندر آئیں تھیں سامنے پھپھو اور گل کو دیکھتے ان کا رنگ اڑ گیا تھا۔ انھیں پہلے ہی مینو کی ٹینشن تھی کہ وہ نہ ناراض ہو جائے لیکن آگے نیا مسئلہ کھڑا ہو گیا تھا ابھی سب کچھ بھول بھال کر سب خوش تھے لیکن وہ جانتی تھیں پھپھو وہ یادیں دوبارہ تازہ کر دیں گی۔

ایک منفی شخص سارے خوشگوار ماحول کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔

"وہ لالے کے ساتھ آرہے ہیں،"

جہاں سکینہ بی بی کو خوشگوار سی حیرت ہوئی تھی وہیں گل نے ضبط سے ماں کو دیکھا تھا۔ شیریں پھپھو حیران رہ گئی تھیں اتنی جلدی اصفی کیسے بھول سکتا تھا سب۔ جو زہر انھوں نے اس کے اندر بھرا تھا وہ اتنی آسانی سے نکلنے والا نہیں تھا۔

زمل اور زرش نے اپنے کمرے میں جانے کی غلطی نہیں کی تھی ورنہ گل نے انھیں جالینا تھا۔ وہ تو اس کی حالت سے حظ اٹھا رہی تھیں جو لالے کے ساتھ کسی اور کا سن کر ہی بے ہوش ہونے والی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سکینہ بی بی سب کے لیے کشمیری چائے اور کھانے کا بندوبست کروانے گئی تھیں۔

وہ سب چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ اصفی کے پیچھے ہی وہ تینوں منہ بناتے ہوئے آ گئے تھے۔

"یہ سب باہر کیا لینے گئے تھے اور ان کو اجازت کس نے دی تھی؟" وہ آتے ہی دھاڑا تھا اور شیریں پھپھو کے کلیجے میں ٹھنڈ پڑ گئی تھی۔

"ہیں تم کو کیا او گیا اے بچے ایں اگر چلے گئے تے تو۔ دوسرا بات یہ لوگ تمھارے بابا سرکار کی مرضی سے گئے تے زرخان، زمل، زرش کے ساتھ مل کر،" دادی جان نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا۔

"سب کی اجازت سے اور زمل، زرش بھی؟" اس نے دونوں بہنوں کو گھورا جن کی سانس پہلے سے ہی خشک تھی۔

"ہاں بچے! اچا اے خوش او گئے سب،" سکینہ بی بی نے ان کی طرف داری کی۔

"ٹھیک اے مورے لیکن آئندہ جہاں جانا ہو میرے ساتھ ہی جائیں گے یہ بچے،" اس نے بچے کو چباتے ہوئے کہا۔

"تم چلے گئے تھے نا اس لیے تمھارے بابا سرکار نے زرخان کو بلایا تھا،" دادی جان نے بتایا۔

اس کا دل کیا کہہ دے مر تو نہیں گیا تھا لیکن ضبط کر گیا بدتمیزی کرنا اس کی سرشت میں نہیں تھا۔

وہ جانے کے لیے مڑا تو گل کو دیکھ کر لب بھینچ لیے جو یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔ اس نے بامشکل ناگواری چھپائی تھی اور مسکراتے ہوئے پھپھو کے سامنے جھکا تھا جنھوں نے پیار سے اس کا ماتھا چوم لیا آخر کو ان کی امیدوں پر پورا جو اترا تھا۔

"تم لوگ انتہائی بے مروت ہو دم دبا کر بھاگ آئے میں بات نہیں کروں گی تم لوگوں سے،"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مینو نے زمل اور زرش کو لتاڑا تھا جو پہلے ہی شرمندہ سی بیٹھی تھیں۔

"اور ہم دونوں بھی نہیں بولیں گے ہو نہہ،" زوی اور ودی نے بھی منہ بنایا۔

"سوری نا ہم ڈر گئے تھے لالے کو دیکھ کر،" زمل منمنائی۔

"ہاں جیسے وہ کھا جاتا نا اور تم لوگوں نے ہی سر چڑھا رکھا ہے اسے تبھی ہیرو بنا پھرتا ہے وہ،"

مینو کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا اصفہان سے۔ جس طرح سے جارہانہ انداز میں اس نے کھینچا تھا ابھی تک بازو دکھ رہا تھا وہ چھوڑنے والوں میں سے تو ہرگز نہیں تھی۔

"مان جاؤ پلیز! اچھے بہن بھائی او نا،" زرش بولی۔

وہ لوگ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر جا رہے تھے منہ ہنوز پھلا رکھے تھے۔

زمل اور زرش نے بیچارگی سے دیکھا تو مینو کو ترس آ گیا۔

"چلو ٹھیک ہے کیا یاد کرو گے تم لوگ کس سخی سے پالا پڑا ہے

حویلی کی راہ میں مجھ کو یوں چھوڑنے والے

جا تجھے معاف کیا"

مینو کے گردن اکڑا کر گنگنانے پر ان کے قہقہے گونجے۔

"میرے گولو مولوی بھی مان گئے نا،" زمل نے دونوں کو ساتھ لگایا کر پوچھا۔

"ٹھیک ہے معاف کیا،" دونوں نے شاہانہ انداز میں کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ ایک کمرے کے سامنے سے گزرے جو بالکونی میں اکیلا تھا۔

"یہ کمرہ کس کا ہے بھئی؟" زوی نے پوچھا۔

"یہاں سے تو ویو بھی اچھا آتا ہے،" ودی بولا۔

"یہ لالے کا ہے انھیں الگ تھلگ رہنا پسند ہے۔ وہ کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتے،" زرش نے جواب دیا۔

"ہمممم______،" ان تینوں نے چمکتی آنکھوں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

مینو کے اشارے پر زوی اور ودی خفیہ سرگرمی کی تیاری کے لیے وہیں سے پلٹ گئے تھے جبکہ وہ تینوں آگے بڑھ گئی تھیں۔

"یہ بتاؤ گل کو کیوں گھور کے گیا تھا تمہارا بھائی؟" مینو نے ان دونوں بہنوں سے پوچھا۔

"یہ بھی لمبی کہانی ہے!" زرش نے سرد آہ بھری۔

"تو تم مختصر بتا دو،" مینو نے پر تجسس لہجے میں کہا۔

"وہ لالے کو پسند کرتی ہے،" زمل نے بتایا۔

"اووووو! تو یہ بات ہے اور تمھارے لالے؟" اس نے جاننا چاہا۔

"لالے کو اس کا بے باک انداز نہیں پسند،" زرش نے بتایا۔

"ہممم____ویری سیڈ بیچاری گل، تمہارے لالے کسی اور کو پسند کرتے ہیں کیا؟" مینو نے پر سوچ انداز میں پوچھا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"استغفر اللہ ایسا بالکل نئیں اے، لالے کو ایسی خرافات بالکل نہیں پسند وہ شادی کے بعد کی محبت کے قائل ہیں،"

زرش نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔

مینو اس کے انداز پر ہنس دی۔

"پھر تو گل سے ہی کر لیں نا شادی دونوں ایک جیسے ہیں ایک دوسرے کو ہی سکھا لیں گے تمیز، خوب جمے گی جب مل بیٹھیں گے دو ادب و احترام سے پر لوگ،"

اس نے قہقہہ لگاتے دونوں کو چڑایا جو اس کی بات پر دہل گئی تھیں۔

"اللہ نہ کرے کبھی گل ہماری بھابھی بنے، ہماری تو سویٹ سی بھابھی ہو گی جو لالے کے ساتھ خوب جچے گی،"

زمل نے پسندیدہ نظروں سے اس کو دیکھتے زرش کو دیکھا تھا لیکن وہ ان کی نظروں سے بے پروا اپنی ہانکنے میں مصروف تھی۔ اس کا تو حلق ہی کڑوا ہو گیا تھا اصفہان کے لیے سویٹ سن کر۔

"کہاں کا سویٹ؟ جب سے ہم آئیں ہیں ہمیں تو کوئی سویٹنس نظر نہیں آئی۔ ہمارے پیچھے تو جناب بارود لے کر ہی گھوم رہے ہیں،" اسے پھر سے اپنا بازو یاد آ گیا تھا۔

زمل اور زرش کوئی صفائی پیش کرتیں اتنے میں ہی گل وہاں آتی دکھائی دی۔ اسے دیکھ کر دونوں نے سختی سے لب بھینچ لیے۔

"مزہ آیا پھر طبیعت صاف او گیا نا،" وہ مزے سے بولی۔

"کس کا امارا یا تمہارا؟" مینو نے بھی مزے سے پوچھا۔

"کیا مطلب؟" گل نے تیکھے لہجے میں کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں ام نے بی تمہارا طبیعت صاف او تا دیکھ لیا تھا،"

مینو نے بھی اس کے لہجے میں آنکھیں پٹپٹاتے جواب دیا جس پر وہ گڑبڑا گئی۔

زمل اور زرش کو گل نے جانے کا اشارہ کیا جس پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی چل پڑیں۔

"ام تم سے فالتو کا بحث کرنے نئیں آیا بس یہ بتانا تا اصفی سے دور رہو،" اس نے غصے سے کہا۔

"ہیییں کیا؟ سنو گل بدن تم اس کو اپنے پاس ہی سنبھال کر رکھو پلیز! ویسے بھی وہ ہر جگہ ٹانگ اڑانے پہنچ جاتا ہے،"

مینو استہزائیہ ہنسی تھی جس سے وہ سخت عاجز آئی ہوئی تھی یہ میڈم اس سے دور رہنے کی بات کر رہی تھیں۔

"ڈرامے مت کرو امارا سامنے تم بھی اپنی ماں___،"

"شٹ اپ! اگر میں پیار سے بات کر رہی ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے تم میرے سر چڑھو۔ آئندہ اگر میری ماں تک پہنچنے کی کوشش بھی کی نا تو بولنے کے قابل نہیں چھوڑوں گی سمجھی،"

گل کی بات کو مینو کی دھاڑ نے کاٹا تھا۔ وہ اس کو وارن کرتے وہاں سے چلی گئی تھی۔

گل پیچھے گنگ کھڑی رہ گئے تھی۔

سب رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ گل اور شیریں بھی کھانا کھا کر جانے والی تھیں۔

شیریں بیگم کی موجودگی کی وجہ سے داؤد صاحب تھوڑے ہچکچا رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کل کے کھانے پر قادر نے سب کو مدعو کیا اے،" سراج آفریدی نے اطلاع دی۔

"اچی بات اے بچے دیکھ لیں گے سب،" دادی جان نے ہنکارا ابھرا۔

ان کی بات پر سب نے تینوں کو دیکھا لیکن وہ چپ کر کے کھانے میں مگن تھے جیسے آس پاس کوئی موجود نہ ہو۔

"وہ دراصل میں ان کو کھانے کے دوران بولنے نہیں دیتا اس لیے ان کی عادت ہو گئی ہے،"

داؤد صاحب نے مسکراتے ہوئے سب کو بتایا۔

"ارے ماشاءاللہ بوت نیک بچے ایں یہ تو،" دادی جان نے ان کی بلائیں لیں جس پر ماریہ اور داؤد صاحب نے مسکراہٹ دبائی۔

اصفہان نے بے یقینی سے دیکھا تھا آیا یہ عادت ان میں واقع پائی جاتی ہے یا سب ڈرامہ تھا۔

شیریں بیگم اور گل کو ان لوگوں پر تاؤ آرہا تھا جنھوں نے آتے ہی سب کو قابو کر لیا تھا۔

وہ تینوں اپنے دوستوں سے وڈیو کال کر رہے تھے تبھی زمل اور زرش کو موقع مل گیا تھا اپنی دل کی بات کرنے کا۔

"زر میرا دل کر رہا ہے مینو ہماری بھابی بنیں،" زمل بولی تھی۔

"ہاں کتنا مزا آئے گا نا اگر ایسا ہو جائے،" زرش نے حسرت سے کہا۔

"لیکن لالے کبھی نہیں مانیں گے وہ تو خاموشی پسند کرتے ہیں مگر مینو تو کہیں آرام سے نہیں بیٹھ سکتی،" زمل نے منہ بنایا۔

"ہمم____ مورے کو بھی بوت پسند آئی ہے مینو۔ وہ ہیں ہی ایسی ہر کسی کے دل میں گھر کر لیا اتنی جلدی۔ کیا پتا لالے بھی____،" اس نے بات اُدھوری چھوڑی۔

"ہو ہی نہیں سکتا لیکن اگر بابا سرکار بولیں تو پھر ہو سکتا ہے،" زمل نے پر سوچ انداز میں کہا۔

"تم بابا سرکار کو ایسا بولو گی کیا؟" زرش نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا۔

"وقت آنے پر بابا سرکار کو بھی بول دوں گی لیکن ابھی مورے کو،" زمل نے گردن اکڑا کر کہا۔

زرش نے داد دیتی نظروں سے اسے دیکھا وہ خود ہمیشہ سے ڈرپوک رہی تھی لیکن زمل ہمت والی تھی۔

"جلدی چلو سب سیٹ کر کے آتے ہیں اس سے پہلے کہ وہ کریکن واپس آجائے،" مینو نے انھیں اٹھنے کا اشارہ کیا۔

وہ تینوں ادھر اُدھر دیکھتے آگے بڑھے۔

ودی ہمیشہ کی طرح پہرہ دینے لگا تھا۔ وہ دونوں کام ختم کر کے واپس آگئے تھے۔

"کمرہ زبردست تھا ویسے اصفی بھیاکا،" زوی نے بتیسی دکھائی۔

"ظاہر ہے جب اتنے نخرے کرتا ہے تو کمرہ بھی پرفیکٹ ہی ہونا تھا،" مینو نے چڑ کر کہا۔

"اتنا ریلیکس تو میں کبھی نہیں کھڑا ہوا جتنا آج تھا برو،" ودی نے خوشی ظاہر کی۔

"اب نتائج بھی پرفیکٹ آئیں تو مزا آجائے گا،" مینو نے ہاتھ مسلتے ہوئے کہا۔

رات کے گیارہ بجے تھے سب سو گئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گاڑیاں رکنے کی آواز آئی تو انھیں اندازہ ہوگیا تھا کون آیا ہے؟ وہ ایک دوسرے کو بیسٹ وشز دیتے سونے بھاگے تھے ورنہ پھنسنے کا خدشہ تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَيُکم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں ۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ----

اصفی تھکاہاراا پنے کمرے میں داخل ہوا تھا۔ آج اس نے ساری زمینوں کا چکر لگایا تھا کیونکہ کل وہ واپس کراچی جارہا تھا۔

فریش ہو کر وہ واپس آیا تو گردن کو سہلاتے ہوئے بیڈ پر ڈھے گیا۔ تھکن کی وجہ سے کچھ دیر بعد ہی وہ نیند کی وادیوں میں اتر گیا تھا۔

اسے سوئے ہوئے بامشکل آدھا گھنٹہ ہی گزرا تھا کہ خوفناک آوازوں سے اس کی آنکھ کھلی۔اس نے ادھر اُدھر دیکھا لیکن کچھ نہیں تھا اس نے اپنا وہم سمجھتے سر جھٹکا اور پھر سے سو گیا۔ آدھے گھنٹے بعد پھر سے اس کی آنکھ خوفناک آوازوں سے کھلی تھی۔ تیسری بار وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"یہ خواب تو نہیں ہے پھر یہ آوازیں کیسی ہیں؟" اس نے سوچا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ ڈرنے والوں میں سے نہیں تھا لیکن اسے تشویش ہوئی تھی تین بار وہم نہیں ہو سکتا۔ آنکھیں نیند سے بوجھل تھیں وہ بامشکل انھیں کھولے آدھا گھنٹہ گزرنے کا انتظار کرنے لگا۔ ابھی اس کی آنکھ بند ہونے ہی لگی تھی کہ خوفناک آوازوں سے وہ ایک دم اٹھا۔

ساری جگہ چیک کیا لیکن کچھ نظر نہ آیا اب آوازیں بھی بند ہو گئی تھیں۔

"یہ ہو کیا رہا ہے؟ ایسا تو کبھی نہیں ہوا؟" وہ صوفے پر بیٹھتے بڑبڑایا۔ سخت نیند آرہی تھی اور صبح جلدی بھی اٹھنا تھا۔ پھر سے آوازیں سنائی دیں تو اس کی ہمت جواب دے گئی تھی۔ اس نے پھر سے ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔

پہلے اس نے سوچا اسی وقت سب ملازموں کی طبیعت صاف کرے لیکن داؤد چچا اور ان کی فیملی کی موجودگی کا خیال کرتے اس نے خود کو بامشکل پر سکون کیا اور صبح نمٹنے کا سوچا۔

وہ بالکونی میں پڑے جھولے پر کمبل اوڑھ کر لیٹ گیا یہ شکر ادا کیا تھا اس نے کہ آج زیادہ سردی نہیں تھی۔ وہ جانتا تھا کہ یہ کس کا کام ہو سکتا ہے۔ کیسے معصوم بنے گھوم رہے تھے میں بھی کہوں کوئی رد عمل کیوں نہیں دیا لیکن

وہ_____سوچتے سوچتے وہ نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔

صبح صبح حویلی میں چہل پہل تھی۔ ناشتے کے لیے سب موجود تھے۔ وہ تینوں بھی براجمان تھے تاکہ ان پر کوئی شک نہ کر سکے۔

"جا کر اصفی کے کمرے کا دروازہ بجاؤ آج ابی تک اٹھائیں، اس نے شہر بھی جانا اے"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سکینہ بی بی نے ناشتہ لگواتے ملازمہ کو حکم دیا۔وہ جانے کے لیے مڑی ہی تھی تبھی وہاں خوشبوئیں بکھیر تا اصفہان آ گیا۔وہ سب کو سلام کر تا بیٹھ گیا۔

"وعلیکم السلام بچے!طبیعت توٹیک اے نا،" دادی جان نے اس کی آنکھیں دیکھ کر تشویش ناک تاثرات لیے پوچھا۔

"جی دادی جانہ ٹھیک ہوں پریشان مت ہوں بس رات کو دیر سے آنکھ لگی تھی،" اصفہان نے انھیں پر سکون کرنا چاہا۔

"ارے کیوں خیر تو تھانا؟" سکینہ بی بی نے اسے دیکھا۔

"ہاں مورے!کچھ جنگلی جانوروں کی وجہ سے بس،"

اس کی بات پر مینو نے اسے دیکھا جو سرخ آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔وہ ایک دم گڑبڑاتے ہوئے کھانے پر جھک گئی۔زوی اور ودی تو پہلے ہی کھانے میں گھسنے والے ہو رہے تھے۔

"جنگلی جانوروں کا تو آواز آتا رہتا اے بچے اب تو عادی او جاؤ میرے لعل،" دادی جان نے چائے پیتے ہوئے کہا۔

"تم جارا اے بچے ابی؟ قادر کی طرف جانا تھا۔تم جانتا اے اس کا بیٹی کا شادی کا تاریخ بی رکھا جائے گا آج،" سراج آفریدی نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"بابا سرکار!بہت حرج ہو گیا ہے پڑھائی کا آپ چلے جائیں سب کو لے کر،میری طرف سے معزرت کر لیجیے گا" وہ سراج آفریدی کو جواب دیتے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اور ہاں آپ کہہ رہے تھے نا سب کو گھمانے لے جاؤں تو اگلے ہفتے واپس آ کر میں خود لے جاؤں گا،" وہ کہتے ہوئے چلا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کی بات پر جہاں سب ہقابقا تھے وہیں ان تینوں نے بیچارگی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔ وہ پھنس چکے تھے پہلی بار میں ہی اور یہ ان کے ساتھ پہلی بار ہی ہوا تھا۔

اسے ان پر ہی شک تھا تبھی تو طنز کے نشتر چلا رہا تھا اب گھمانے کی بات میں کیا راز چھپا تھا یہ تو اللہ ہی جانے یا پھر وہ خود۔۔۔

"آؤ بچے میں تم لوگوں کو لباس دکھاتا اے آج پہننے کے لیے، سب روایتی لباس پہنیں گے،" سکینہ بی بی کے کہنے پر مینو نے اڑے رنگ کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا جبکہ اس کا چہرہ دیکھتے ماریہ بیگم نے اپنی ہنسی قابو کی۔

"مورے! مینو کو فیروزی والا پہنانا آج۔ یہ بہت خوبصورت لگیں گی،" زمل نے جگمگاتی آنکھوں سے کہا۔

"اور ہم دونوں کونسا پہنیں گے،" زوی اور ودی جلدی سے آگے آئے۔

"میرے پیارے بچوں کے لیے بھی بوت اچھے لباس بنوائے ہیں میں نے،" سکینہ بی بی نے دونوں کے ماتھے چومے۔

"بانو جلدی سے لاؤ، رکھو یہاں،" زرش نے ملازماؤں کو سارے کپڑے رکھنے کا کہا۔

سکینہ بی بی نے ان کو سب لباس دکھائے۔

وہ یہ سن کر بہت پرجوش تھے کہ وہاں لینٹرنز فیسٹیول بھی ہوگا۔ انھیں جگمگ کرتی روشنیوں بہت پسند تھیں لیکن کبھی انھیں موقع نہیں ملا تھا۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اف___ دیکھا تھا مینو آپ نے وہ کیا کہہ کر گئے ہیں مجھے تو سوچ کے ہی ہول اٹھ رہے ہیں،" ودی نے لرزتے لہجے میں کہا۔

"تمھاری تو یونہی سانسیں خشک ہو جاتی ہیں حالانکہ تم نے صرف بولنا ہی دیکھا تھا اگر اس کی آنکھیں دیکھ لیتے تو تم نے کوچ کر جانا تھا،" مینو نے اسے گھورا۔

"ہائے مجھے تو لگ رہا ہے وہ ہمیں کسی کنویں میں ڈال دیں گے یا پھر ہمیں جلا کر ہماری راکھ کو ہوا میں اڑا دیں گے،" زوی کی بات پر دونوں نے دہل کر اسے دیکھا۔

"فٹے منہ تمہارے شکل اچھی نہ ہو تو بندہ بات تو اچھی کر لے، ویسے بھی زمل اور زرش ہمارے ساتھ ہی ہوں گی،" مینو نے اسے دھموکا جڑا۔

"ان کے ہونے سے کیا ہوتا ہے وہ تو اصفی لالا کے آتے ہی کھسک جاتی ہیں جیسے اس دن کیا تھا بھول گئیں کیا؟" زوی نے منہ بنایا۔

"مجھے لگتا ہے ہمیں تایا سرکار کو ساتھ لے جانا چاہیے،" ودی نے مشورہ دیا۔

"تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے ہم کوئی گلاب جامن ہیں جس کو وہ نگل لے گا اور ہڈی کو دیکھ کر اگل دے گا،" اس نے تیکھے لہجے میں کہا۔

"ویسے آپ تو لگتی بھی ہیں گلاب جامن جیسی، قسمے،" زوی نے بتیسی دکھائی۔

"تم___ شرم نہیں آتی اپنی بہن کو گلاب جامن کہتے ہوئے بد تمیز انسان،" مینو نے جوتا نکالا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"خوبصورتی کی تعریف کرنے میں کیسی شرم،" ودی بھی پیچھا نہ رہا۔ دونوں ایک دوسرے کو بچانے کی کوشش نہ کریں ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

"تو ایسے لوفرانہ انداز میں بہن کی تعریف کون احمق کرتا ہے نالائقو!" مینو جوتا مارنے بھاگی تھی۔

وہ دونوں بچتے بچاتے آگے آگے تھے جبکہ مینو پیچھے۔

ساری حویلی میں بھگ دڑ مچی تھی ملازمین سارے حیرت سے یہ منظر دیکھ رہے تھے جب سے یہ لوگ آئے تھے تب سے ایسا دیکھنے کو مل رہا تھا۔

سکینہ بی بی، زمل اور زرش جہاں حیران کھڑی تھیں اس صورتحال میں وہیں ماریہ بیگم کو سمجھ نہیں آرہی تھی کیا کریں؟

مینو نے جیسے ہی ان کو تاک کر نشانہ مارا وہ دونوں بروقت نیچے بیٹھ گئے تھے اور جوتا اڑتا ہوا سامنے سے آتے شخص کے منہ پر لگا تھا۔

ساری حویلی میں موجود لوگوں نے منہ چھپا لیے تھے۔ مینو نے درمیانی دو انگلیوں سے دیکھنا چاہا______

اسے جھری سے صرف دو لال آنکھیں دکھائی دی تھیں اور اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا ابھی صبح ہی تو بامشکل جان بچی تھی لیکن _____ اس کی سوچوں کو بریک اصفہان کی دھاڑ سے لگا تھا۔

"یہ کیا پاگل پن ہے؟ حویلی کو چڑیا گھر بنا رکھا ہے۔ تم بچی ہو کیا چھوٹی سی جسے کچھ سمجھ نہیں آتی ہاں____؟ اگر یہاں رہنا ہے تو تمیز سے رہو، سمجھی ____،"

وہ براہ راست مینو سے مخاطب تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سب لوگوں کے سامنے بے عزتی کے احساس سے مینو سرخ پڑ گئی تھی۔ وہ جانتی تھی اس کی غلطی تھی لیکن وہ اتنا غصہ کرے گا اس نے یہ نہیں سوچا تھا۔

سب دم سادھے کھڑے تھے سکینہ بی بی ہی ہمت کرتے آگے بڑھی تھیں۔

"اصفی یہ کیسی باتیں کرتا اے بچے؟ بچے ہیں او جاتا اے یہ ان کا بی گھر اے،" انھوں نے اصفی کو گھورا۔

زوی اور ودی جلدی سے مینو کے دونوں طرف آکر اس کے ہاتھ پکڑ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ وہ ایسے کسی کو بھی مینو کی بے عزتی کرنے نہیں دے سکتے تھے۔

"آپ جانتی بھی ہیں صرف یہی نہیں، رات بھی انھوں نے کیا کارنامہ کیا ہے؟" اصفہان نے دانت پیستے ہوئے انھیں گھورا جس پر وہ تینوں گڑبڑا گئے۔

"لو جی یہ بھی اگل دیا، اب مزید ہم معصوم نہیں رہیں گے یہاں بھی،" زوی منمنایا۔

"خیر ہے اس بندے سے ویسے بھی مجھے میڈلز ملنے کی امید نہیں تھی،" مینو نے منہ بنایا۔

"پھر بھی یاررر میری نیک نامی پر حرف آیا تو میں جی نہیں پاؤں گا،" ودی نے دہائی دی۔

"اف ایک تو یہ۔۔۔،" مینو نے اسے گھورا۔

ماریہ بیگم نے ان ڈھیٹوں کو دیکھا جو کسی صورت رعب میں نہیں آتے تھے۔ اب بھی کھسر پھسر میں مصروف تھے۔

"ہیں رات کو کیا کارنامہ کر دیا بئی؟" سکینہ بی بی نے حیرانی سے پوچھا۔

تبھی وہاں سراج آفریدی اور داؤد آفریدی آ گئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یاہو اللہ تعالیٰ نے دعاسن لی،" ودی پر جوش لہجے میں بولا اس کی بات پر ان دونوں نے بھی چہرہ اوپر اٹھایا۔ وہ ایک دوسرے کو اشارہ کرتے بھاگے۔

"ڈیڈا! ہم گھر کب جائیں گے؟" مینو داؤد صاحب کے گلے میں بانہیں ڈال کر بولی۔

"کیوں بئی یہ کس کا گھر ہے؟"

داؤد صاحب کے بولنے سے پہلے تایاسرکار نے اسے مصنوعی خفگی سے پوچھا۔

"کچھ لوگوں کا کہنا ہے ہم یہاں تمیز سے رہیں اس کا یہی مطلب ہوانا کہ ہم اپنے گھر میں ہی آزادی سے رہ سکتے ہیں،" مینو نے آنکھیں گھمائیں۔

"کس کا ہمت ہوا یہ سب کہنے کا؟" انھوں نے غصے سے سب کو گھورا۔

"جی ہاں! ہم اپنے گھر میں جو چاہے کرتے تھے سوچا تھا حویلی جائیں گے مزے کریں گے پر ہائے رے قسمت،"

زوی نے افسوس کا اظہار کرتے ودی کے کندھے پر سر رکھا جس پر سراج آفریدی کا غصہ مزید بڑھا۔

داؤد صاحب نے تیکھے چتونوں سے ان کی اوور ایکٹنگ ملاحظہ کی وہ اچھی طرح جانتے تھے قصوران کا ہی ہو گا لیکن وہ کسی سے دب جائیں ایسا ممکن نہیں تھا۔

"ام پوچھتا اے کون اے سب بولنے والا؟" وہ گرجدار آواز میں بولے۔

"وہ__ اصفی نے ایسے ہی بول دیا اس کا مطلب یہ نئیں تا،" سکینہ بی بی نے جلدی سے بات سنبھالنی چاہی۔

"اصفی___ تم یہ بات کیسے کر سکتا اے؟ ہمیں تم سے اس بچپنے کی امید نئیں تھا،" انھوں نے اس کو گھورا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بابا سرکار میں ____،" اصفہان ابھی بات پوری کرتا تبھی مینو نے اس کی بات کاٹی۔

"ارے جانے دیں بڑی! وہ مزاق کر رہے ہونگے۔ آپ یہ بتائیں شکار پر کب جائیں گے ____،" وہ انھیں باتوں میں لگاتی وہاں سے چل دی تھی جس پر وہ بھی بہل گئے تھے اور اس کے کندھے پر بازو پھیلاتے اندر چلے گئے۔

وہ جاتی ہوئی اصفہان کو وکٹری کا نشان بنا گئی تھی جس پر اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں۔ وہ ان کی چالاکی پر صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گیا تھا جو اس کی بازی اسی پر الٹ گئے تھے۔

باقی سب نے شکر کا سانس لیا بڑا ہنگامہ ہونے سے بچ گیا تھا اور سکینہ بی بی مزید مینو کی گرویدہ ہو گئی تھیں جس نے بروقت بات سنبھالی تھی۔

سب تیار ہو رہے تھے جبکہ اصفی ہمیشہ کی طرح اپنا پسندیدہ سفید رنگ پہنے ہوئے تھا ساتھ بھوری چادر کندھوں پر پھیلائے ہوئے سب کا انتظار کر رہا تھا۔ بابا سرکار اور داؤد چچا خود جلدی چلے گئے تھے مہمانوں کے استقبال کے لیے اور اسے سب کو لانے کی زمہ داری سونپ گئے تھے۔

"اصفی بچے تم تو شہر گیا تھا نا؟" دادی جان نے پوچھا۔

"جی دادی جانہ! جا رہا تھا لیکن راستے میں قادر چچا مل گئے تھے انھوں نے کہا آج کی تقریب کے بعد جاؤں پھر میں نے بھی سوچا سر میں بھی درد ہے تو کل چلا جاؤں گا،" اس نے پیشانی مسلتے ہوئے کہا۔

"ارے میرا بچہ! پھر آرام کرو نا تم کوئی دوا بھی لو،" دادی جان نے تسبیح کرتے ہوئے اس پر پھونک ماری۔

سب تیار ہو کر آ گئے تھے جبکہ ابھی مینو اور زمل رہتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں دادی جانہ اب اتنا بھی بیمار نہیں ہوں بس ہلکا پھلکا سادرد ہے ٹھیک ہو جا____،"اس کی بات درمیان میں ہی رہ گئی تھی جب اس کی نظر سامنے سے آتی مینو پر پڑی تھی۔

وہ روایتی لباس میں ملبوس بہت الگ لگ رہی تھی فیروزی فراک پر سفید کڑھائی کی گئی تھی زمل کے ساتھ باتیں کرتی ہوئی وہ ایک دم سب کی نظریں خود پر محسوس کرتے ہچکچا کر وہیں رک گئی تھی۔

اس نے زندگی میں پہلی بار زندگی میں ایسی صورتحال کا سامنا کیا تھا۔

"ماشاءاللہ بوت پیارا الگ راائے میرا بچہ!" دادی جان کی آواز پر اصفی ایک دم سے ہوش کی دنیا میں لوٹا تھا۔

"اف یہ کیا ہو گیا تھا تمہیں اصفہان!" اس نے خود کو ڈپٹا تھا۔وہ اس سحر سے بامشکل باہر آیا تھا پھر اس نے دوبارہ اس کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔

دادی جان کی تعریف پر وہ جو جھینپی ہوئی کھڑی تھی ایک دم سے اپنا اعتماد بحال کرتی آگے آئی تھی۔

سفید شلوار قمیض اور پشاوری چپل پہنے زوی اور ودی کی چھب بھی مرالی تھی۔

سب گاڑیوں میں بیٹھتے چل پڑے تھے۔

گاڑیاں قادر آفریدی کی حویلی کی حدود میں داخل ہوئی تھیں۔پوری حویلی کو برقی قمقموں سے سجایا گیا تھا۔سب کچھ بہت شاندار لگ رہا تھا۔

وہ گاڑی سے اترتے زنان خانے کی طرف بڑھ گئے تھے۔سب سے مل کر انھیں کافی اچھا لگا تھا۔ہر کوئی محبت سے پیش آیا تھا۔گل اور شیریں پھپھو بھی آپہنچی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ دوستوں کے ساتھ وڈیو کال پر تھے۔ان کو بھی تجسس تھا ہر چیز کے بارے میں۔

وہ تینوں اس حویلی کی عمارت سے بہت متاثر ہوئے تھے۔وہ لوگ ساری جگہ کا جائزہ لیتے آگے بڑھتے لیکن کوئی وجود سامنے ایستادہ تھا۔

"ہیلو جناب!خاکسار کو بہرام آفریدی کہتے ہیں،"

وہ سینے پر ہاتھ رکھتے جھکا تھا پھر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔اس کی پر شوق نظریں مینو پر تھیں۔

"ہیں____خاکسار یہ کیا بلا ہے؟تم مجھے اس سے ملتا جلتا لفظ بتاؤ کوئی جلدی ی ی ی،"زوی نے نا سمجھی سے ودی کو دیکھا۔

"اممممم____خاکسارررہاں دلدار یہ سوٹ کرے گا اس کے ساتھ،"ودی نے دماغ پر زور دیتے ہوئے بتایا۔

"ہائے!دلدار کو زویزان داؤد آفریدی کہتے ہیں،"

اس سے پہلے کہ مینو اس سے ہاتھ ملاتی زوی نے جھٹ سے دانت نکال کر اس سے ہاتھ ملاتے اپنا تعارف کروایا۔

"اور دلدار کو ودان داؤد آفریدی کہتے ہیں،"ودی نے بھی جھٹ سے اس سے ہاتھ ملایا۔

"ہیں____دلدار کیوں؟"بہرام آفریدی نے ہونق پن سے ان کی طرف دیکھا۔

"ہاہاہاہا____دلدار سیریسلی اومائی گاڈ ہاہاہا،"

مینو تو ان کی اردو پر عش عش کر اٹھی تھی اس کا تو قہقہ ہی بند نہیں ہو رہا تھا۔

بہرام آفریدی کی نگاہیں دلچسپی سے اس پر جم سی گئی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

اصفہان جو کسی کام سے اندر آیا تھا وہ سامنے کا منظر دیکھ کر تپ گیا۔

"کیا کر رہے ہو تم لوگ یہاں؟" وہ ان کے سر پر پہنچتے دھاڑا تھا۔

"وہ ہم م م تو بس ویسے ہی____"، وہ اپنا قصور نہ جانتے ہوئے بھی خوامخواہ میں ہکلا گئے تھے۔

"تمھیں کیا مسئلہ ہے؟"

اس کی بے جا مداخلت پر بہرام آفریدی نے اسے گھورا تھا۔

"تم لوگ جاؤ،" اس نے انھیں جانے کا اشارہ کیا۔

"اور تم ان سے دور ہی رہو تو بہتر ہے،" اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"اوہ تو تم یہ مت بھولو کہ جو تمہارا رشتہ ہے ان سے وہ میرا بھی ہے یا کوئی اور رشتہ بنانے کی خواہش ہے؟"

بہرام نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر استہزائیہ انداز میں کہا۔

"بکواس بند کرو اپنی تم_____ ہر کوئی تمہارے جیسا عیاش نہیں ہوتا سمجھے، تم اپنی یہ حرکتیں گھر سے باہر ہی رکھو تو بہتر ہے اگر گھر کی عورتوں پر بھی اپنی بری نظر ڈالی تو زندہ زمین میں گاڑ دوں گا،"

وہ اس کا گریبان پکڑتے چلایا تھا۔

قادر آفریدی کی ملازموں کو ہدایت کرتے ان پر نظر پڑی تھی جو خونخوار نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

"یہ لڑکا بنا بنایا کھیل بگاڑے گا اپنے طیش کو قابو میں نہیں رکھ سکتا،" وہ سوچتے ہوئے آگے بڑھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بہرام بچے! یہ کیا کرتا اے تم ہر وقت بھائی کے ساتھ لڑتا اے،" قادر آفریدی نے دونوں کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"بھائی، ہونہہ______،" بہرام نے سر جھٹکا اور وہاں سے چلا گیا۔

اصفی نے بھی ناگواری سے اسے دیکھا۔

"کیا بات ہوا اے اصفی بچے! تم دونوں کیوں جھگڑ رہا تھا؟" اس نے شیریں لہجے میں پوچھا۔

وہ داؤد آفریدی کے لیے اصفی کی ناپسندیدگی سے اچھی طرح آگاہ تھا اس لیے وہ اصفی سے بگاڑنا نہیں چاہتا تھا۔

"چچا آپ اس کو سمجھاؤ عورتوں کی عزت کرنا سیکھے،" اصفی نے انھیں کہا۔

"ضرور کیوں نئیں بچے! ام اس کے اچھی طرح کان کھینچے گا تم فکر نی کرو ٹھیک اے،" انھوں نے اسے پچکارا۔

"ٹھیک اے پھر میں باہر کا انتظام دیکھ لوں،" وہ ان سے بولتے ہوئے چل پڑا۔

"ماشاءاللہ بچے! جاؤ جاؤ شاباش،" اس کے جاتے ہی قادر آفریدی نے سرد آہ بھری۔ بہرام کو سمجھانا آسان کام نہیں تھا۔

ماضی:

پرویز آفریدی کا شمار خیبر پختونخوا کے با اثر لوگوں میں ہوتا تھا۔ وہ اپنے گاؤں میں بھی ہر کسی کی دلعزیز شخصیت تھے کیونکہ انھوں نے ہمیشہ انصاف کا پرچار کیا تھا۔ ان کی بیوی بھی دردمند دل رکھتی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان کے تین بیٹے تھے مہراج، نادر اور ابراہیم جو انتہائی فرمانبر دار تھے۔ وہ خوش و خرم زندگی گزار رہے تھے لیکن ان کی زندگی میں ہلچل تب ہوئی جب انھوں نے اپنے تینوں بیٹوں کی شادیاں کیں مہراج اور ابراہیم کی شادی اپنی بھتیجیوں سے کی جو انتہائی سلجھی ہوئی خاتون تھیں، نادر کی شادی اپنے دور پرے کے رشتہ داروں میں کی جو ان کی زندگی کا غلط فیصلہ ثابت ہوا وہ آتے ہی لڑائی جھگڑے کرنے لگی تھیں۔

پرویز آفریدی یوں اپنے گھر کا سکون برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتے تھے اس لیے ان کو الگ گھر بنوا دیا تھا جس پر نادر نے بہت شور مچایا لیکن انھوں نے بات نہ مانی۔ نادر آفریدی کے دو بیٹے تھے قادر آفریدی اور زوار آفریدی۔ قادر اپنی ماں جیسا تھا جبکہ زوار آفریدی باپ پر گیا تھا۔

مہراج اور ابراہیم کی بیویاں چونکے بہنیں تھیں اس لیے ان میں محبت بھی بہت تھی۔ انھوں نے حویلی کو سہی معنوں میں جنت بنا دیا تھا۔

مہراج آفریدی کے دو بچے تھے سراج آفریدی اور شیریں جبکہ ابراہیم آفریدی کا ایک ہی بیٹا تھا داؤد آفریدی جو گھر بھر کا لاڈلا تھا۔

داؤد آفریدی شیریں کا ہم عمر تھا اور اس کے ساتھ ہی کھیلتا تھا۔ سراج آفریدی کو اپنے بھائی سے بے انتہا محبت تھی۔

ان کے خاندان کے ساتھ سانحہ تب پیش آیا جب ابراہیم آفریدی اپنی بیوی کے ساتھ شہر گئے تھے اور تیز رفتار ٹرک کی ٹکر سے موقع پر ہی جان کی بازی ہار گئے۔ داؤد آفریدی کو وہ حویلی چھوڑ گئے تھے۔

پرویز آفریدی اور ان کی بیوی یہ غم نہ سہہ سکے اور کچھ مہینوں کے وقفے سے خالق حقیقی سے جا ملے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مہراج آفریدی اور ان کی بیوی نے داؤد کو سینے سے لگالیا تھا۔ انھوں نے اپنی اولاد سے بڑھ کر اسے اہمیت دی۔ سراج آفریدی کو بھی اپنے بھائی سے بڑھ کر کچھ نہ تھا۔

داؤد آفریدی نے بھی شیریں اور سراج آفریدی کو اپنے بہن بھائی سے بڑھ کر سمجھا تھا لیکن شیریں ان سے محبت کرنے لگی تھیں وہ اس بات سے بالکل انجان تھے۔

داؤد آفریدی کو ہمیشہ نئے تجربات کرنے کا شوق تھا اور وہ بہت ذہین بھی تھے۔ ان کا شوق دیکھتے ہوئے مہراج آفریدی نے انھیں مانچسٹر یونیورسٹی میں داخلہ دلوایا تھا۔ اپنے خاندان میں وہ پہلے شخص تھے جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے باہر گئے تھے۔ سراج آفریدی کی شادی مہراج آفریدی نے اپنے دوست کی بیٹی سکینہ سے بڑی دھوم دھام سے کی تھی۔ سکینہ بی بی خاموش طبیعت کی حامل تھیں۔ ان کی شادی کے ایک سال بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک خوبصورت بیٹے سے نوازا تھا جو داؤد آفریدی کے ساتھ بہت اٹیچ تھا۔ اس کا نام داؤد آفریدی نے ہی اصفہان رکھا تھا۔

یہ ان دنوں کی بات تھی جب وہ چھٹیوں میں حویلی آئے ہوئے تھے شیریں ان کی آؤ بھگت میں مصروف تھیں۔ گاؤں میں کوئی جھگڑا ہوا تھا مزارعوں میں۔ سراج آفریدی اور مہراج آفریدی کہیں گئے تھے کام کے سلسلے میں۔ داؤد آفریدی ان کا مسئلہ سلجھانے چلے گئے تھے وہیں انھوں نے سنہری رنگت والی ماریہ کو دیکھا تھا جو ڈری سہمی سی اپنے والد کے ساتھ چپکی کھڑی تھی۔ وہ ایک غریب مزارعے زار خان کی اکلوتی بیٹی تھی۔ اپنی ماں کی وفات کے بعد وہ باپ کے بہت قریب تھی اور ان کو کھونے سے ڈرنے لگی تھی۔

داؤد آفریدی گھر واپس تو آگئے تھے لیکن ان کی سوچیں ماریہ کے گرد ہی گھوم رہی تھیں۔ اگلے دن ہی پتا چلا کہ زار خان کو کسی نے گولی ماردی تھی۔ یہ سنتے ہی داؤد آفریدی بھاگے تھے ماریہ کے گھر کی طرف جہاں وہ بے حال سی اپنے باپ کی میت سے لپٹی ہوئی تھی۔ داؤد آفریدی کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

انھوں نے جو سوچا تھاوہ سراج آفریدی کو بتا دیا۔وہ تو حیران و پریشاں ہو گئے کیونکہ داؤد آفریدی جانے سے پہلے ماریہ سلے نکاح کرنا چاہتے تھے۔مہراج آفریدی بھی گھر نہیں لوٹے تھے اور داؤد آفریدی کو جلدی تھی۔انھوں نے دل ہر پتھر رکھ کر نکاح کر دیاوہ بس اپنے بھائی کو خوش دیکھنا چاہتے تھے ویسے بھی وہ بے سہارا لڑکی کہاں جاتی۔

آخر کب تک یہ بات چھپی رہتی جلد ہی یہ بات قادر آفریدی تک پہنچ گئی اس نے سب مہراج آفریدی کے گوش گزار کر دی۔انھوں نے اس لڑکی اور داؤد کو طلب کر لیا۔سارے گھر میں کہرام مچ گیا۔شیریں تو غم و غصّے پاگل ہو گئی تھی۔اس کی جگہ کوئی اور کیسے لے سکتا تھا؟

سراج آفریدی کراچی گئے تھے انھیں تمام واقعہ کا علم نہ ہو سکا۔

مہراج آفریدی نے ماریہ کو طلاق دینے کا کہا کیونکہ وہ داؤد کو ہمیشہ اپنے داماد کے روپ میں ہی دیکھتے تھے۔وہ کسی اور کو پھر بھی برداشت کر لیتے لیکن ایک مزارعے کی بیٹی کو قبول کرنا مشکل تھا۔

جب وہ نہ مانے تو انھوں نے اسے گھر سے نکل جانے کا کہا۔تب داؤد آفریدی ماریہ کو لے کر انگلینڈ چلے گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

''اَلسَلامُ عَلَیْکُم احباب۔۔۔۔

''ناولز کی دنیا'' کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ناولز کی دنیا" ویب سائٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ----

حال:

"اف یار میں تو ڈر گیا تھا قسمے کیسے چلا رہے تھے اصفی لالا؟" ودی نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دھڑکن چیک کی۔

"یہ بندہ تو ہمارا دشمن ہی بن گیا ہے بھئی، اس کا بس چلے تو سانسوں پر بھی پابندی لگا دے توبہ،" مینو نے منہ بنایا۔

"ہاں یہاں نہ جاؤ وہاں نہ جاؤ، یہ نہ کرو وہ نہ کرو،" زوی نے بھی اپنی بھڑاس نکالی۔

"ویسے سب کچھ فینٹسی ورلڈ جیسا لگ رہا ہے نا،" ودی نے مبہوت ہو کر سارے رنگ دیکھے۔

"ہمم کاش سارے فرینڈز ہوتے ہم مزے کرتے، پارکر تو سب دیکھ کر آنے کی ضد کر رہا ہے،" زوی بولا۔

"پلان بناتے ہیں پھر سب کو بلائیں گے، پہلے خود تو آزادی کی جنگ لڑ لیں اس کریکن سے،" مینو نے کریکن پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"کب سے ڈھونڈ رہی ہوں میں، آجاؤ دادی جان بلا رہی ہیں وہاں ابھی سب لالٹین جلائیں گے،" زمل ان کو ڈھونڈتی ہوئی آئی تھی۔

"لالٹین____واٹ؟" ودی نے ناسمجھی سے دیکھا۔

"لینٹرنز الو کہیں کے،" زوی نے اسے مکا مارا۔

"اوہ! واہ کیا زبردست سین ہے برو،" مینو نے وہاں جاتے ہی جگ مگ کرتی روشنیاں دیکھ کر کہا۔

"یہ لو آپ لوگ بھی اٹھاؤ،" ماہ نے انھیں کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ارے واہ زرخان لالا ہم وہاں جاتے ہیں،" زوی اور ودی زرخان کو دیکھتے وہاں بھاگ گئے۔

"اٹھا تو لیں پر جلاتے کیسے ہیں اس کو؟"

مینو نے ناسمجھی سے دیکھا لیکن سب اپنے اپنے کام میں مصروف تھے۔

وہ لینٹرنز اٹھائے سوچ ہی رہی تھی کہ تبھی کسی نے اس کے ہاتھ سے سامان پکڑا۔

اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ دنگ رہ گئی۔ جس سے وہ کوئی توقع نہیں رکھتی تھی وہی اس کی مدد کر رہا تھا۔ وہ جو اس کو حیرت سے دیکھ رہی تھی ایک دم اس کے ابرو اچکانے پر گڑبڑا گئی۔

"یہ دیکھو ایسے کرتے ہیں اور پھر ہوا میں اڑا دیتے ہیں،" اصفہان نے اس کو طریقہ سمجھایا۔

اس کے بتانے پر مینو نے ویسے ہی کیا اور ہوا میں چھوڑ دیا۔

کچھ لوگ ان کی طرف ہی متوجہ تھے جن میں کچھ کی آنکھوں میں حسد اور کچھ میں محبت تھی۔

"ییےےےے ہووو، زوی ودی کین یو بلیو دس؟ میں نے اڑا دیا،" وہ خوشی سے چلائی تھی۔

اصفہان نے ساکت ہو کر اس کے چہرے پر چمکتے ہوئے رنگوں کو دیکھا وہ اس سب سے بے نیاز زوی اور ودی کو بلانے میں مصروف تھی۔

"یاروو! آج تو پرنسز والی فیلنگ آرہی ہے،" وہ پر جوش تھی۔

اب سب ہی متوجہ ہو گئے تھے۔ اصفہان سر جھٹکتے وہاں سے چلا گیا تھا وہ تو صرف بہرام کو مینو کی طرف بڑھتے دیکھ کر وہاں آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ ایک پل کا سحر تھا جو اگلے ہی لمحے ٹوٹ گیا تھا۔

رات کو دیر سے آنے کی وجہ سے سب تھک ہار کر سو گئے تھے۔ گل اور شیریں پھپھو بھی حویلی میں رکی تھیں۔ گل کو کل سے ہی مینو زہر لگ رہی تھی۔

مینو اپنا فون ٹیبل پر رکھ کر بھول گئی تھی وہ رنگ ہوا تھا۔ گل کی انگریز لڑکے کی تصویر پر نظر پڑی تو اس کے ذہن میں شیطانی سوچ آئی اس نے جھٹ سے فون اٹھالیا۔

"ہیلو، میں زک ہوں،" وہ اپنے خالصتاً انگریزی لب ولہجے میں بولا جس پر گل کی آنکھیں ابل پڑیں۔

"توبہ، توبہ، اماں جان دیکھا اپنا لاڈلی کو فرنگی لڑکوں سے باتیں کرتا اے یہ جو ہر وقت فون اٹھائے پھرتا اے،"

اس نے دادی جان کو غصہ دلانا چاہا۔

"ہیں دکھاؤ تو تم کون اے،" دادی جان نے اس سے فون پکڑا۔

"ارے یہ ____، ہاہاہا،" دادی جان کا بھرپور قہقہ گونجا۔

"یہ تو اپنے دریا خان جیسا اے، بس اس کو ٹوپی پہنا دو اور شلوار قمیض پھر تو ہو بہو وہی لگے گا،"

وہ بولتی پھر سے قہقہہ لگا اٹھیں۔

وہ جو ان کو بھڑکانے کی خواہش دل میں لیے بیٹھی تھی ہونق پن سے انھیں دیکھنے لگی۔

تبھی وہاں مینو دوڑتی ہوئی آئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرا فون تھا یہاں؟" اس نے ادھر اُدھر ڈھونڈنا چاہا جب دادی جان کے ہاتھ میں نظر پڑی۔

"ارے دادی جانہ! یہ آپ کے پاس ہے، اووزک دس از مائی گرینڈ مدر اور دادی جانہ یہ زک ہے میرا دوست،"

دادی جان سے فون لیتے اس کی نظر جیسے ہی سکرین پر پڑی اس نے تعارف کروایا۔

"اسلام___ع ع علیکم!" زک نے انھیں سلام جھاڑا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ! ماشاءاللہ بوت نیک بچہ اے،" دادی جان جو دوست کہنے پر اس کی جھاڑ پٹی کرنے والی تھیں ایک دم سے زک کے سلام کرنے پر اس کی بلائیں لینے لگیں۔

زک جہاں نا سمجھی سے انھیں آنکھیں پھاڑے دیکھ رہا تھا وہیں اس کے لیے نیک بچہ سن کر مینو نے بمشکل قہقہ ضبط کیا۔

"زک یہ تمھیں نیک بچہ بول رہی ہیں،" مینو نے اس کی زبان میں بتایا۔

"ریئلی! شی از سو کیوٹ،" زک نے پرجوش انداز میں کہا۔

"دادی جانہ! یہ بول رہا ہے آپ بہت خوبصورت ہیں،"

مینو نے مسکراہٹ دباتے ہوئے انھیں کہا۔

اس کی بات پر دادی جان نے شرماتے ہوئے دوپٹے کا پلو منہ میں دبایا۔

مینو کو وہ اس لمحے واقع میں بہت خوبصورت لگیں۔ اس نے زور سے انھیں خود میں بھینچ لیا جو وہاں سے گزرتے اصفہان کو ٹھٹکا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اصفی بچے! ادھر آؤ ذرا یہ دیکھو____،" دادی جان نے اصفہان کو دیکھتے ہی پکارا۔

"جی دادی جانہ!" اس نے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا جس پر مینو دور سرک گئی۔

"یہ دیکھو اصفی یہ دریا خان جیسا لگتا اے نا؟" دادی جان نے اشتیاق سے پوچھا۔

اصفہان نے بغور ان کے چہرے پر پھیلے خوشی کے رنگ دیکھے۔ یہ بچپنا وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا۔ اسے معلوم تھا یہ سب کس کی بدولت تھا؟

"ہائے! ایم زک این یو؟" زک ان کی خوشی دیکھ کر یہی سمجھا کہ وہ اس کا تعارف کروا رہی ہیں۔

اصفی نے اس کا جائزہ لیا وہ سچ میں دریا خان جیسا لگ رہا تھا۔ اس نے بمشکل مسکراہٹ دبائی۔

زوی اور ودی جولان میں ملازموں کا دماغ کھا کھا کر تھک گئے تھے تبھی اندر داخل ہوئے جیسے ہی ان کی نظر دادی جان کے ہاتھ میں موجود مینو کے موبائل پر پڑی جو اصفی کو کچھ دکھا رہی تھیں وہ تیزی سے بھاگے آئے۔

"اووووویٹ ویٹ مینو ہی از کریکن اوپس آئی مین اصفاہن رائٹ؟"

زک کے منہ سے جو لفظ نکل گیا تھا اسے کور کرنے کی کوشش کی لیکن تیر کمان سے نکل چکا تھا۔ اس کی بات پر مینو نے دانتوں تلے انگلی دبائی۔

اصفی نے اسے دانت پیستے گھورا جو پہلے کچھ کہہ رہا تھا اور اب اس کے نام کا ستیاناس کر دیا تھا۔

"یس ایم اصفہان،" اصفی نے اپنے مزاج کے برخلاف مسکرانے کی کوشش کی۔

"واؤ فائنلی! کیٹ، لینا سب ادھر آؤ یہ وہی بندہ ہے،" زک نے چلا کر سب کو اکٹھا کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گل کو ان کی آدھی ادھوری باتیں ہی سمجھ آرہی تھیں اس لیے آج اسے اپنے نہ پڑھنے پر افسوس ہوا۔

"افففف___یہ مروائے گا آج ہمیں ساری خواہشات ابھی ابل ابل کر باہر آرہی ہیں اس کی۔" مینو نے کڑھ کر سوچا۔

پھر اس کی ذہن میں ترکیب آئی اس نے زوی کو اشارہ کیا جس نے بات کرنے کے بہانے سے فون ان سے لے لیا۔

وہ دونوں باتیں کرتے وہاں سے نکل گئے۔

مینو بھی دھیرے دھیرے وہاں سے کھسک لی۔

وہ جلدی جلدی سیڑھیاں پھلانگتی جارہی تھی کہ اصفی کی آواز پر رکنا پڑا۔

"رکو! کدھر بھاگی جارہی ہو؟ پہلے میری بات کا جواب دو۔"

جیسے ہی لب بھینچ کر وہ واپس مڑی وہ دونوں ہاتھ پشت پر باندھے اسے گھور رہا تھا۔

"جی جی___کیا کہنا تھا آپ کو؟" اس نے بمشکل نرمی سے پوچھا۔

اس کے آپ کہنے پر اصفہان نے اسے اچنبھے سے دیکھا جیسے اس کا دماغ ہل گیا ہو۔

"اہممم___تم نے کیا اول فول بولا ہے اپنے دوستوں کو میرے بارے میں؟" اس نے بکواس کو حذف کر کے جملہ مکمل کیا۔

"میں نے___؟ میں کیوں بولوں گی بھئی؟ تمہارے بارے میں کسی کو اتنا فالتو وقت نہیں ہے میرے پاس جو تمہارا راگ الاپتی رہوں سب کے سامنے۔" وہ اپنی جون میں لوٹتی اس پر تپتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم ____ تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے ایڈیٹ!" اس نے ہمیشہ والا ڈائیلاگ بولا۔ وہ جب بھی اس لڑکی سے بات کرنا چاہتا تھا وہ یونہی موڈ خراب کرتی تھی۔

"تو نہ کرو میں نے کونسا تمہیں پیغام بھجوایا تھا کہ آکر مجھ سے میٹھی میٹھی باتیں کرو،" اس نے استہزائیہ انداز میں کہا۔

اصفی کچھ بولتا تبھی کسی کے دھم سے گرنے کی آواز آئی تھی وہ جلدی سے اوپر بھاگی۔

سامنے ہی ودی نیچے اور زوی اس کے اوپر تھا دونوں ایک دوسرے سے موبائل جھپٹنے کے چکر میں گرے تھے۔ اب ان کے واویلے جاری تھے۔

"اوئی ماں ____ مار ڈالا ہائے ہائے میری ہڈیاں چیخ گئی ہیں، کوئی اس پہلوان کو مجھ نازک جان کے اوپر سے ہٹاؤ،" مینو کے پیچھے آتے اصفی نے ان کے ڈرامے دیکھتے کوفت سے سر جھٹکا اور واپس جانے لگا۔

"تم کہاں جا رہے ہو؟ بندہ مدد ہی کر دیتا ہے بچوں کی،" اس نے اصفی کو ٹوکا جس پر وہ ابرو اچکائے اس کی طرف مڑا۔

"میڈم! تم لوگوں کا یہ روز کا معمول ہے اب بندہ سارا دن تمہارا باڈی گارڈ بن کر گھومتا رہے،" اصفی نے فرصت سے اسے دیکھ کر جتایا کس پر وہ گڑبڑا کر خود ہی اٹھانے لگی۔

"آہ ____ تم لوگ انسانوں کی طرح بات نہیں کر سکتے کیا اگر میرے فون کو کچھ ہوا تو چھوڑوں گی نہیں،"

وہ زور لگا کر انھیں کھینچتی ہوئی اپنی بھڑاس نکال رہی تھی۔

"ہٹو تم! ہو گیا تم سے بس،" اصفی نے آگے آتے اسے ہٹا کر دونوں کو ایک ہی جھٹکے میں اٹھا کر کھڑا کیا۔

"شکریہ اصفی لالا!" وہ دونوں سر جھکا کر بولے تھے۔ مینو ان کی ایکٹنگ دیکھتے بے ہوش ہوتی بچی۔

اصفی نے مسکراتے ہوئے دونوں کے بال بگاڑے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آؤ چلتے ہیں ڈیرے پر، تم لوگ اب بڑے ہو رہے ہو مل جل لیا کرو لوگوں سے،"

اس نے دونوں کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا وہ شرافت سے اس کے پیچھے چل پڑے۔ یہ ان لوگوں کے آنے کے بعد باقاعدہ نارمل بات چیت کا آغاز تھا۔

"ہیں ہیں یہ میری نیک آنکھوں نے ابھی کیا منظر دیکھا ہے؟" مینو ان کے جانے کے بعد اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے بڑبڑائی۔

داؤد صاحب نے جب اصفی کو اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ باتوں میں مصروف دیکھا تو خوشی سے ان کی آنکھیں نم ہو گئیں تبھی وہ اپنے کندھے پر اپنائیت بھرا لمس محسوس کرتے مڑے جہاں سراج آفریدی مسکراتے ہوئے انھیں دیکھ رہے تھے۔

"لالا جان! دیکھیں تینوں بھائی کتنے اچھے لگ رہے ہیں نا۔ مجھے ہمارا بچپن یاد آ گیا ہم بھی تو دونوں یونہی بیٹھتے تھے یہاں اس درخت کے نیچے،" داؤد آفریدی نے انھیں بچپن یاد دلایا۔

"ہاں بوت اچا دور تھا ہر طرح کی سازشوں اور نفرتوں سے پاک،" سراج آفریدی نے سرد آہ بھری۔

"یہ مجھ سے کب بے تکلف ہو گا لالا جان؟" انھوں نے حسرت زدہ لہجے میں پوچھا۔

"بوت جلد انشاءاللہ وقت کے ساتھ ساتھ سب ٹیک او جائے گا،" سراج آفریدی نے انھیں دلاسا دیا۔

"انشاءاللہ،" انھوں نے دل سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سب لوگ قہوہ پینے میں مصروف تھے سوائے سراج آفریدی اور داؤد آفریدی کے۔زوی اور ودی کی اصفی سے کافی دوستی ہوگئی تھی وہ دونوں اسی کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔اصفی کو ان کی باتوں میں مزا آنے لگا تھا جو اپنی عمر سے زیادہ سمجھدار تھے اور وہ جانتا تھا یہ سب مینو صاحبہ کی کارستانی تھی۔

درمکئ حلوہ لے کر آئی تھی۔

درمکئ ان کی پرانی ملازمہ کی بیٹی تھی جو پندرہ سال کی تھی۔وہ گاؤں کے سکول میں زیر تعلیم تھی۔کبھی کبھی کام میں ہاتھ بٹانے ماں کے ساتھ آجاتی لیکن جب سے داؤد آفریدی کی فیملی آئی تھی تب سے تو زیادہ ہی پائی جاتی تھی حویلی میں کیونکہ اسے کچھ دوست مل گئے تھے۔حویلی کے دوسرے لوگ اچھے تو تھے لیکن وہ ملازموں سے زیادہ گھلنا ملنا پسند نہیں کرتے تھے۔

اس نے پہلی بار اخروٹ کا حلوہ بنایا تھا۔اسی خوشی میں سب کو چکھانے کے لیے وہ جلدی جلدی آرہی تھی کہ اس کا پاؤں پھسلا جس سے وہ حلوے سمیت گل کے قدموں میں گری تھی۔

درمکئ کو چوٹ تو کوئی بھی نہیں آئی تھی لیکن وہ گل کے ردعمل کا سوچ کر لرز گئی تھی۔وہ اچھی طرح جانتی تھی گل اپنے گھر کے ملازموں کو جوتے کی نوک پر رکھتی تھی۔

گل ایک دم غصے سے بپھر گئی تھی۔

"تم گنوار لڑکی تمہارا ہمت کیسے ہوا ہم سے ٹکرانے کا،"اس نے طیش میں درمکئ کو تھپڑ مارا جو پہلے ہی ڈر سے کانپ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زوی اور ودی نے سہم کر اصفی کا ہاتھ پکڑ لیا انھوں نے ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اصفی نے شیریں پھپھو کو دیکھا جو آرام سے سب ملاحظہ کر رہی تھیں جیسے ان کے لیے یہ معمول کی بات ہو۔ گل نے جب اسے دوسری بار تھپڑ مارنا چاہا اس سے پہلے کہ اصفہان کچھ بولتا تبھی مینو جلدی سے ان کے درمیان حائل ہو گئی۔

"تم ہٹو پیچھے جاہل لڑکی،" گل نے اسے غصے سے گھورا۔

"جاہل میں ہوں اور جہالت تم دکھا رہی ہو، سٹرینج،" مینو کی بات پر اہانت کے احساس سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"تم ___ اپنا تعلیم کا رعب ام پر جھاڑنے کی کوشش بھی مت کرنا ___ ،" گل کی بات کو مینو نے پھر سے کاٹا۔

"اصل تعلیم یافتہ وہی ہوتا ہے جو اپنے سے نچلے طبقے کے لوگوں سے اچھا برتاؤ کرے جس کو شعور ہو کہ بات کیسے کی جاتی ہے،" اس نے اسے باور کرایا۔

"مکی یاررر! میں ان محترمہ کے ایک مہینہ بڑے ہونے کا لحاظ کر رہی ہوں ورنہ ایک لگاتی،" اس نے درمکئی کو ساتھ لگاتے پیار سے اس کا گال سہلایا۔

وہ سب کو ہقا بقا چھوڑ کر اسے وہاں سے لے گئی۔

ماریہ مسکرا دی تھیں انھیں اپنی بیٹی پر فخر تھا جو حق بات کہنے سے کبھی نہیں گھبراتی تھی۔

"اس لڑکی کا ہمت دیکھا اماں جان؟" شیریں پھپھو غصے سے بولیں۔

"خیر پھپھو جانہ! اس نے کچھ غلط بھی نہیں کہا۔ اس بچی پر ہاتھ اٹھانے کی کیا ضرورت تھی حلوہ ہی گرا تھا نا۔ وہ بھی اس کے اوپر نہیں گرا پھر اتنا واویلا کرنے کی کیا تک بنتی تھی؟"

اصفی نے دانت پیستے گل کو گھورا تھا جس پر وہ نظریں جھکا گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اپنی بات مکمل کرتا زوی اور ودی کو وہاں سے لے کر چلا گیا۔

"اصفی بچے____"شیریں پھپھو اسے پکارتی رہ گئی تھیں لیکن آج وہ انتہائی غصے میں تھا تبھی ان کی بات اگنور کر گیا۔

ماریہ بھی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھیں جبکہ سکینہ بی بی انتہائی خوش تھیں وہ جان گئی تھیں کہ ان کا بیٹا صحیح غلط میں فرق کرنا جانتا ہے۔

زمل اور زرش کالج گئی تھیں اور یہ سب دیکھنے سے محروم رہ گئی تھیں جس کا انھیں ساری زندگی افسوس رہنے والا تھا۔

"ارے یاررر! اب تم نے رونا نہیں چھوڑا تو میں سچ میں جا کر اسے ایک لگا دوں گی پھر اس کا خربوزے جیسا منہ تربوز جیسا ہو جائے گا بالکل لال سرخ،" مینو نے درمکئی کو روتا دیکھ کر لمبی لمبی چھوڑی۔

جس پر درمکئی رونا چھوڑ کر حیرت سے اسے دیکھنے لگی پھر دونوں کھلکھلا کر ہنس دیں۔

"اب یہ مت کہنا کہ تم نے امیجن بھی کر لیا اس کا منہ،" مینو کے کہنے پر پھر سے ان کے چھت پھاڑ قہقہے گونجے تھے۔

وہ دونوں کسی کی نظروں کی تپش اپنی پشت پر محسوس کرتی مڑیں تو اصفہان، زوی اور ودی کو خود کو ہونقوں کی طرح دیکھتے پایا۔ جو اتنی سنگین صورتحال میں بھی ہنسنے میں مصروف تھیں۔

"مکی ہم تمھیں چاکلیٹ دیتے ہیں آجاؤ،"

زوی اور ودی اس کا ہاتھ پکڑتے لے گئے تھے اپنے ساتھ جو ان سے عمر میں دو تین سال ہی بڑی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان کے جانے کے بعد مینو نے نوٹ کیا اصفی ابھی بھی اسے کھڑا غور سے دیکھ رہا تھا۔پہلے تو مینو تھوڑا جھینپ گئی اس کی نظروں کا ارتکاز محسوس کرتے پھر یک دم اس کی طرف گھورا۔

"کیا ہے بھئی؟

کیا کبھی اتنی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی تم نے اپنی زندگی میں؟"

وہ اپنے بال کان کے پیچھے اڑستی ہوئی بولی جس پر اصفی کے لبوں پر مسکراہٹ ہلکی سی چھب دکھا کر غائب ہو گئی۔

"ہونہہ____خوش فہمی!" اصفی نے سنجیدگی سے کہتے ابرو اٹھائی۔

"خوش فہمی نہیں ہے یہ جو تم دیدے پھاڑ کر دیکھ رہے تھے صاف ظاہر تھا کہ تم تاڑ رہے تھے مجھے،" مینو نے گردن اکڑائی۔

"اوہ____اب مجھے پتا چل گیا ہے کہ یہ تم ہی ہو،"

اصفی نے ٹھنڈی سانس لی۔

"کیا مطلب؟" مینو نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"مطلب یہ کہ اندر جو اتنی سمجھ داری والی باتیں کی ہیں میں سمجھا کسی نیک جن کی روح گھس آئی ہے تم میں،"

اصفہان نے آرام سے اپنی رائے دی۔

"کیا____؟" مینو زور سے چیخی تھی۔

"آہستہ____مجھے بالکل ٹھیک سنائی دیتا ہے،" اصفی نے اپنے کان میں انگلی گھمائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں ہمیشہ سے سمجھدار ہی ہوں اور نیک بھی البتہ تمھیں ہی ہم برے لگتے ہیں،" اس کی بات پر اصفی نے اپنے لب بھینچ لیے۔

'تم اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھ سکتا تھا اصفی کے سامنے ہی شروع ہو گیا،" شیریں نے اسے لتاڑا۔

"میرے ذہن سے ہی نکل گیا تھا وہ وہاں موجود ہے، یہ سب اس مینو کی وجہ سے ہوا ہے اگر وہ نہ کودتی بیچ میں تو______،" گل ادھر اُدھر چکر کاٹ رہی تھی اسے سمجھ نہیں رہی تھی اب کیا کرے؟ اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا تھا۔ وہ ہمیشہ اصفہان کے سامنے نیک پروین بن کے گھومتی تھی اور آج وہ مینو کا غصہ سب کے سامنے نکال گئی۔

"تو کیا؟ مجھے تو یہ سمجھ نئیں آرا اصفی کو کیسے سمجھاؤں اب؟ وہ غصہ ضرور کر جاتا اے ملازموں پر لیکن کبھی ہاتھ نئیں اٹھاتا اسے سخت ناپسند ہیں یہ حرکتیں" شیریں کو یہی غم کھائے جا رہا تھا۔

تم نانی جان سے بولو وہ ماموں سرکار سے رشتے کا بات کرے جلدی اس سے پہلے کہ مینو کا جادو چل جائے اس پر،" گل نے اجلت میں کہا۔

"ہاں لگتا اے ایسے ای کرنا پڑے گا،" شیریں کچھ سوچتے ہوئے بولیں۔

"بڑے سرکار! مردان خانے میں قادر آفریدی آیا ہے،" ان کے خاص ملازم نے انھیں فون پر اطلاع دی۔

"وہ آج صبح ای صبح خیریت تو ہے نا؟" سراج آفریدی نے استفسار کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سرکار! ان کے ساتھ کچھ قبیلے کے معززین بھی ہیں،" ملازم نے مزید بتایا۔

"اچھااا___ ٹیک اے ام آتا اے،" سراج آفریدی نے پر سوچ انداز میں کہا۔

سراج آفریدی مردان خانے میں داخل ہوئے جہاں قادر آفریدی بے چینی سے ان کا انتظار کر رہا تھا۔

"سلام!" سراج آفریدی نے سب سے مصافحہ کیا اور اپنی نشست پر براجمان ہوئے۔

"کہو قادر اتنی صبح صبح کیسے آنا ہوا؟" انھوں نے کھنکارتے ہوا بات کا آغاز کیا۔

"داؤد کو بلاؤ میں اس کی موجودگی میں بات کرنا چاہتا اوں،" قادر آفریدی نے کہا۔

سراج آفریدی پہلے تو چونکے پھر ملازم کو داؤد آفریدی کو بلانے بھیجا۔

تب تک مہمانوں کی تواضع کے لیے قہوہ اور دیگر لوازمات پیش کیے گئے۔

کچھ ہلچل محسوس کرتے اصفہان کی آنکھ کھلی۔

اس نے ادھر اُدھر دیکھا تو سامنے ہی زوی اور ودی گھٹنے نیچے رکھے اور دونوں کہنیاں اس کے بیڈ پر ٹکائے بتیسی دکھا رہے تھے۔

پہلے تو اسے یہ نظروں کا دھوکا لگا تبھی اس نے آنکھوں کو مسلا لیکن وہ تلخ حقیقت کے طور پر اس کے سامنے موجود تھے۔

"تم لوگ کیا کر رہے ہو ایسے یہاں؟" وہ اٹھتے ہی دھاڑا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کسی کی مداخلت برداشت نہ کرنے والے اصفی کے لیے یہ سب نیا تھا تبھی تو وہ اپنے لہجے پر قابو نہ رکھ پایا۔

زوی اور ودی جو اس کے اٹھنے کا انتظار کرتے کرتے تھک کر اندر آئے تھے اب اس کے چلانے پر سہم گئے تھے۔

مینو نے تو ان کو منع بھی کیا تھا کہ اتنے لاڈ مت دکھاؤ منہ کے بل گرو گے۔ ان کو عادت نہیں ایسے لہجوں کی اس سب کی تبھی دونوں منہ پھلائے چپ چاپ اٹھ کر باہر چل دیے۔

جب تک اصفی کو اپنے رویے کا احساس ہوا تب تک وہ غائب تھے۔

"او گاڈ! اصفہان کول ڈاؤن کم از کم بچوں کے ساتھ تو اڈجسٹ کر لیا کرو،" اس نے خود کو کوسا۔

رات کو وہ کچھ اسائنمنٹس مکمل کرتے کرتے لیٹ سویا تھا تبھی ملازمہ کے دروازہ بجانے پر بھی نہیں اٹھا تھا۔ اب اس کو اپنے نئے نئے دوستوں کو منانا بھی تھا۔

"آہ اصفی! اب یہ بھی کرنا پڑے گا،" وہ بڑبڑاتا ہوا جلدی سے شاور لینے کے بعد چینج کر کے نکلا۔

سامنے نظر پڑتے ہی وہ دانت پیستے ہوئے آگے بڑھا جہاں وہ دونوں رونے والے ہو رہے تھے اور مینو میڈم ان کا مذاق اڑاتے ہنس ہنس کر صوفے پر لیٹی ہوئی تھیں۔

"یہ لڑکی ____،" اس نے کوفت سے سوچا۔

"السلام وعلیکم!"

داؤد صاحب اندر داخل ہوتے سب سے مصافحہ کرتے مؤدبانہ انداز میں سراج آفریدی کے ساتھ بیٹھ گئے جس کو قادر آفریدی نے بغور دیکھا تھا۔ اس کو اپنی بات بنتی نظر نہیں آرہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"داؤد! قادر تم سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتا اے،" سراج آفریدی نے اشارہ کیا۔

"جی لالا جی بتائیں؟" داؤد آفریدی نے انھیں سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"داؤد! تم امارا پیارا بائی اے۔ بوت سالوں بعد ہمارے پاس آیا اے اس لیے ام تم سے رشتہ مضبوط کرنا چاہتا اے،"

ان کی بات پر جہاں داؤد آفریدی نے ان کو نا سمجھی سے دیکھا وہیں سراج آفریدی ٹھٹک کر سیدھے ہوئے۔ وہ ان کی بات کا مطلب اچھی طرح سمجھ گئے تھے۔ یہ بندہ اتنا شاطر نکلے گا انھوں نے سوچا بھی نہیں تھا۔ جو بات وہ اپنے دل میں دبائے بیٹھے تھے وہ اس نے اتنی آسانی سے کر دی تھی۔

"لالا! آپ کھل کر بتائیں؟" داؤد صاحب نے وضاحت مانگی۔

"میں بہرام کے لیے مینو بیٹی کا ہاتھ مانگنے آیا اوں،" ان کی بات پر داؤد آفریدی ہق دق رہ گئے۔

وہ بہرام کی سرگرمیوں سے اچھی طرح آگاہ تھے۔ وہ اپنی لاڈلی بیٹی کو ایسے کسی ایرے غیرے کو کیسے سونپ سکتے تھے۔ انھوں نے بامشکل ناگواری چھپائی تھی جبکہ سراج آفریدی نے بھی ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں تھی۔

"لالا! میں نے ابھی سوچا نہیں ہے اس کی شادی کا۔ وہ تو ابھی بچی ہے،" انھوں نے اپنا لہجہ نارمل رکھا۔

"سوچا نئیں اے تو اب سوچ لو اور اس کی تعلیم مکمل اے تو وہ بچہ بالکل نئیں را،" قادر آفریدی ہتھیلی پر سرسوں جمانے کے چکر میں تھا۔

"تم زور زبردستی کیوں کرتا اے اس کا بیٹی اے وہ خود فیصلہ کرے گا، سمجھے" سراج آفریدی نے اپنی ناگواری چھپانے کی کوشش نہ کی۔

"جی لالا! میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا اپنی بچی کی،"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

داؤد آفریدی نے صاف صاف بات کی۔وہ جانتے تھے جس نے کبھی دیارِ غیر میں ان کا حال چال نہ پوچھا وہ اب کیسے رشتہ بنانے آ گئے؟

"قادر! تم سوچنے کا تو وقت دیونا داؤد کو،" ایک بزرگ بولے۔

"ٹیک اے ٹیک اے تم آرام سے سوچو کوئی جلدی نئیں لیکن ام امید کرتا اے تم دوسروں کے نئیں بلکہ اپنے دماغ سے ہی سوچے گا،"

قادر نے درپردہ طنز کرنا ضروری سمجھا جس پر سراج آفریدی نے مٹھی بھینچ لی۔

داؤد آفریدی نے جواب دینے سے پرہیز کیا۔

"ٹیک اے پھر ام چلتا اے،" سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے۔

سب کے جانے کے بعد سراج آفریدی نے ساکت بیٹھے داؤد آفریدی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے انھیں دلاسا دیا۔

"تم پریشان مت او، مینو امارا بچی اے کوئی اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نئیں دیکھ سکتا،"

وہ بولتے ہوئے وہیں بیٹھ گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شکریہ۔۔۔۔

"مینو! ہمیں تو یقین ہی نہیں ہو رہا کہ سچ میں آپ نے گل آپی کی طبیعت درست کر دی،" زرش نے حیرت کا اظہار کیا۔

"ہائے____میں نے بھی مس کر دیا اتنا بڑا موقع،" زمل نے افسوس کا اظہار کیا۔

"خیر ایسے موقع ملتے رہیں گے جب سے مینو آئی ہیں تب سے ہمیں کافی بار محظوظ کر چکی ہیں،" ماہ کی بات پر وہ سب ہنس دی تھیں۔

تبھی زوی اور ودی کو سامنے سے منہ پھلا کر آتے دیکھ مینو نے لب بھینچ لیے اسے پتا چل گیا تھا ضرور اس کریکن نے لڑ کر نکالا ہو گا لیکن انھیں بھی تو عقل نہیں ہے ناجو اتنی دیر سے وہ منع کر رہی تھی پھر بھی چل پڑے۔ اب سبق سکھانا بھی تو ضروری تھا۔

"ہو گیا ہے مجھ کو تو الہام سجنا!!!

لگ گئی ہے کسی کی کلاس سجنا!!!

اووووو"

اس نے لہک لہک کر گانا شروع کر دیا تھا جس پر ساتھ بیٹھی زمل، زرش اور ماہ کو بیچاروں کے زرد چہرے دیکھ کر ترس آیا تھا جو اب مزید پیلے پڑنے والے تھے۔

"ارے میلے بے بیز کو کیا ہوا اے؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آؤتم لوگوں کی پسندیدہ نظم سناتی ہوں، ابھی موڈ فریش ہو جائے گا ارے آ بھی جاؤ شرماؤمت کیوٹوز،" اس نے ان دونوں کو زبردستی کھینچ کر صوفے پر بیٹھایا۔

"آہم آہم آہم____اچھا تو سنو!

ٹوئنکل ٹوئنکل لٹل سٹاررررر

نمونوں کی بج گئی بینڈیارررر

ٹوئنکل ٹوئنکل لٹل سٹاررررر

نمونوں کی بج گئی بینڈیارررر

ہاہاہاہا"

وہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئی تھی۔ اس کی نظم پر زمل، زرش اور ماہ نے بامشکل ہنسی روکی تھی جبکہ زوی اور ودی کا رنگ اڑ گیا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟"

اصفی کی آواز پر جہاں مینو کی ہنسی کو بریک لگا تھا وہیں اس کی بہنیں اور ماہ تینوں گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو گئی تھیں۔

"کچھ نہیں یہاں کیا ہونا تھا بھئی؟ میں اپنے پیارے بھائیوں سے بات چیت کر رہی تھی،" مینو نے بروقت جھوٹ گھڑا۔

"رئیلی____مینو میڈم؟" اصفی نے عادتاً ابرو اٹھائی جس پر مینو گڑبڑا گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں تو اور کیا؟ میرے نمون__ میرا مطلب تھا بھائیوں سے پوچھ لو۔" اس نے زوی اور ودی کو درمیان میں گھسیٹا۔

"اچھا جو بھی ہے میں خود پوچھ لوں گا تم میرے لیے ناشتہ بناؤ۔" اصفی نے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔

"کیاااا___ میں؟" مینو تقریباً چیخی تھی۔

"ہاں تم__ کیا نہیں آتا بنانا؟" اصفی نے استہزائیہ انداز میں پوچھا۔

"جی نہیں___ مجھے سب آتا ہے اچھا___ جو تم نے کبھی زندگی میں کھایا بھی نہیں ہو گا ہونہہ، کیوں بھائی لوگ؟" اس نے گردن اکڑا اکڑا اپنے دونوں نمونوں کو دیکھا جس پر انھوں نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔ وہ کتنے بھی خفا ہوں اپنا فرض نہیں بھولتے تھے۔

"ٹھیک ہے پھر ہو جائے آج، میں بھی تو دیکھوں کتنا سچ ہے اس میں؟" اصفی نے اسے چیلنج کیا۔

"تو یوں گئی اور یوں آئی میں۔" وہ چٹکی بجاتے وہاں سے بھاگی۔

اس کے جانے کے بعد اصفہان نے ان دونوں کو دیکھا جو منہ پھلا کر بیٹھے تھے اس کے دیکھنے پر سرعت سے منہ پھیر گئے جس پر اس نے ہنسی کنٹرول کرنے کے لیے لب دانتوں میں دبالیا۔

"اگر کوئی مجھ سے ناراض ہے تو سن لے میں اپنے کیے پر شرمندہ ہوں اور معافی کے بدلے شکار پر لے جانا چاہتا ہوں تو کیا وہ مجھ سے صلح کرنے کے لیے راضی ہے؟" اصفہان نے با آواز بلند اعلان کیا۔

"سچ میں؟" وہ دونوں بیک وقت چلائے۔

"ہاں بالکل! آج کچھ دوستوں کے ساتھ پلان ہے۔" اصفی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہم تیار ہیں لیکن سب سے پہلے سوری بولیں ہمارے ساتھ روڈ ہونے کے لیے اور وعدہ کریں آئندہ ایسے نہیں کریں گے پھر ہی ہم بولیں گے،" وہ دونوں پھر سے منہ پھلا کر بولے۔

"اوکے بابا! سوری پھر نہیں ہو گا ایسا وہ دراصل مجھے سمجھ نہیں آئی میں نے کیسے اتنا شدید ردعمل دے دیا؟"

اصفہان نے ننھے دوستوں کے سامنے ہتھیار ڈالے جس پر دونوں اس کے گلے لگ گئے۔

وہ ابھی ان سے باتوں میں ہی مصروف تھا کہ فون بجنے لگا۔ اس نے نکال کر دیکھا تو شیریں پھپھو تھیں۔

"سلام پھپھو جانہ! کیسی ہیں آپ؟" اصفی نے خوش دلی سے پوچھا۔

"وسلام میرا بچہ! میں بالکل ٹھیک اوں۔ تم کیسا اے؟" انھوں نے لہجے میں حد درجہ مٹھاس سموتے ہوئے کہا۔

"جی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ خیریت آج صبح صبح کیسے یاد کیا؟"

اس نے وجہ دریافت کی کیونکہ آج سے پہلے انھوں نے اس وقت فون نہیں کیا تھا۔

"کیوں ام تم کو یاد نئیں کر سکتا کیا؟" شیریں پھپھو برامان گئیں۔

"ارے نہیں پھپھو جانہ میں نے تو ایسے ہی پوچھ لیا۔ آپ کبھی بھی بات کر سکتی ہیں مجھ سے،"

اس نے جلدی سے انھیں ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔

"شاباش! میرا پیارا بچہ۔ اچھا اماں جان سے بات کرواؤ،" وہ اپنے مطلب کی بات پر آئیں۔

"جی کرواتا ہوں،" وہ ابھی جا ہی رہا تھا جب مینو راستے میں آ ٹپکی۔

"لیں جناب! اب نوش فرمائیں شاہی ناشتہ،" وہ تیوری چڑھائے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اتنی جلدی___؟"اصفی نے سوالیہ انداز میں ابرو اٹھائی۔

"جی ہاں آپ میری پیارے ہاتھوں کا ناشتہ کرنے سے محروم رہ چکے ہیں کیونکہ تائی جانہ نے آپ کے لیے خاص طور پر حلوہ پوری بنائے ہیں پھر بھی یہ احسان کر دیا ہے میں نے کہ لے آئی ہوں،"

مینو نے فخر سے گردن اکڑائی جیسے عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہو۔

"شکر ہے ویسے بھی صبح صبح تمہارے ہاتھ کا بدذائقہ ناشتے کر کے موڈ نہیں خراب کرنا تھا میں نے،"

اصفہان نے بھی شکر کا سانس لیا جس پر مینو کے حلق سے چیخ برآمد ہوئی۔

"کیا____،"مینو نے دانت پیسے۔

"آہستہ آواز میں لڑکی میرے کان سلامت ہیں،"اصفہان نے اسے گھورا۔

"میرے ہاتھ کے کھانے کی تو بات ہی الگ ہے، تمھیں تو میں بنا کر بھی نہ دوں۔لوگ منتیں کرتے ہیں کھانے کے لیے،"

مینو نے بال جھٹکتے ایک ادا سے کہا جس پر اصفی نے بامشکل مسکراہٹ چھپائی۔

"وہ اس لیے منتیں کرتے ہوں گے کہ خدا کے لیے اب مت بنانا تم،"اصفی نے اسے مزید تپایا۔

"یو___،"وہ بات مکمل کرتی لیکن اس سے پہلے ہی فون سے شیریں پھپھو کی آواز آنے لگی۔

"اوہ!جی پھپھو جانہ ابھی کرواتا ہوں بات،"

وہ جلدی سے دادی جان کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ نہیں جانتا تھا کہ پہلی بار وہ کسی سے بے تکی بات پر بحث کر رہا تھا اور یہ بھی خیال نہیں رہا پھپھو فون پر انتظار کر رہی ہیں۔

دادی جان کو فون دیتے ہی وہ ناشتے کے لیے واپس آیا تو دیکھا سب کچھ میز پر سلیقے سے رکھا تھا۔

"چلو محترمہ کو کچھ تو آتا ہے،" وہ مسکراتے ہوئے ناشتہ کرنے لگا جس سے وہ خود بھی انجان تھا۔

"شیریں بچے! خیریت اس وقت فون کیا؟" دادی جان نے تشویش کا اظہار کیا۔

"اماں جان! ام اب مزید برداشت نئیں کرے گا،" وہ فوراً سے شروع ہو گئی تھیں۔

اب تو انھوں نے مینو اور اصفی کی بات چیت بھی سن لی تھی مطلب خطرہ بڑھ گیا تھا۔

"کیا او گیا اے شیریں کیا برداشت نئیں کرے گا؟" دادی جان نے حیرت سے کہا۔

"اب لالا سے بات کرو تم گل اور اصفی کی شادی کا،"

شیریں پھپھو نے عجلت بھرے لہجے میں کہا۔

"خیر تو ہے ایک دم سے کیا او گیا اے تم کو،" دادی جان نے پوچھا۔

"ایک دم سے نئیں اے تم جانتا اے بوت پہلے سے ہے پر اب لالا کے کان میں ڈالو گل اور اصفی کا بات، ام بتا را اے ام اپنی گل کے ساتھ ناانصافی برداشت نئیں کرے گا جیسے امارے ساتھ اوا،"

شیریں جذباتی ہو گئی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ٹھیک اے ٹھیک اے دھیرج رکھوام کرتا اے بات،" دادی جان نے ہنکارا بھرا۔

"آج ای کرنا اے،" انھوں نے پرزور انداز میں کہا۔

"اچھا آج ای کرے گا، اب تم فون رکھو،" دادی جان اب سخت عاجز آگئی تھیں۔

وہ اب پچھتا رہی تھیں انھیں شروع میں ہی شیریں کو ٹوکنا چاہیے تھا لیکن اب پانی سر سے گزر چکا تھا۔

"ناجانے کیا رد عمل دے گا سراج؟" انھوں نے سوچا۔

اصفہان کے دوست آئے ہوئے تھے کراچی سے وہ زوی اور ودی کو بھی لے گیا تھا تاکہ شکار پر جاسکیں۔

"اسلام علیکم! مجھے زویزان داؤد آفریدی اور مجھے ودان داؤد آفریدی کہتے ہیں،" زوی اور ودی نے سب کو تعارف کروایا۔

"غصے سے اسے زوی،"

"اور اسے ودی کہتے ہیں،"

ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف اشارے کرتے دانت نکالے۔

"غصے سے نہیں پیار سے کہا جاتا ہے بچو،" فیضان نے ان کی تصیح کی۔

"ہمیں غصے سے ہی کہتے ہیں،" ودی نے ان کو بتایا۔

"کیوں___؟" زبیر نے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"جب لوگ ہمیں اچھی طرح جان لیتے ہیں تو وہ ہمیں پیار سے بالکل نہیں بلاتے بس غصے سے ہی بلاتے ہیں،" زوی نے وضاحت دی۔

"ہیں____،" سب نے ہونقوں کی طرح ان کی طرف دیکھا جبکہ اتنی دیر سے ان کی گفتگو سنتے اصفی کا زوردار قہقہہ گونجا۔ وہ اچھی طرح سمجھنے لگا تھا ان کے اشارے۔

"یہ تو جھٹکے پر جھٹکے لگ رہے ہیں بھائی،" شہریار بھی اب تو چپ نہ رہ پایا۔

"ہاں ہمارے اصفہان آفریدی بھی بڑے کھکھلا رہے ہیں۔ یہاں کا ماحول ایسا خوشگوار ہے تبھی تو جناب ملنے کا نام نہیں لے رہے اتنے دنوں سے،" فیضان نے ٹکڑہ لگایا۔

"جب آئے تھے تب تو منہ پھلا کر آئے تھے اب ایسی کیا کایا پلٹ ہوگئی آفریدی جو موڈ بدل گیا؟" زبیر نے اس کی طرف جھک کر آہستگی سے دریافت کیا۔

"بکواس نہیں کرو اور سیدھی طرح بچوں سے ملو،" وہ ایک دم سنجیدہ ہوتے انھیں گھور کر بولا۔

"ابھی کے لیے چھوڑ دیا لیکن یہ مت سمجھنا ہم بھول جائیں گے،" زبیر اسے وارن کرتا سیدھا ہوا۔

سب خاموشی سے رات کا کھانا کھا رہے تھے جب دادی جان سراج آفریدی سے مخاطب ہوئیں۔

"سراج بچے! کھانے کے بعد تم اور سکینہ امارے کمرے میں آنا ضروری بات کرنا اے،"

ان کی بات پر سکینہ بی بی نے چونک کر انھیں دیکھا۔ آج وہ کافی سنجیدہ دکھائی دے رہی تھیں۔

"خدا خیر کرے،" وہ دل ہی دل میں ورد کرنے لگیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جی اماں جان! کیا بات ہے؟" سراج آفریدی نے ان کے سامنے بیٹھتے سوال کیا۔ سکینہ بی بی بھی پاس رکھے تخت پر براجمان ہو گئیں۔

"دیکھو اب اصفی ماشاءاللہ سے جوان او گیا اے اس عمر میں تو تمہارا گود میں وہ آگیا تھا تو اب اس کا بھی شادی کا سوچو،" دادی جان کے بولنے پر دونوں میاں بیوی کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"جی ماشاءاللہ اماں جان! ام آج ای اس کی شادی کا سوچ را تھا،" سراج آفریدی بولے۔

"اچھا کوئی لڑکی ہے کیا نظر میں؟" انھوں نے دھڑکتے دل سے سوال کیا۔

"جی! یہ بات آج سے نی اے بلکہ بابا جان نے طے کی تھی،" سراج آفریدی نے نیا انکشاف کیا۔

"تم ___ تمہارے بابا جان نے؟" ان کی آواز لرز گئی۔

سکینہ بی بی بھی ساکت بیٹھی تھیں۔

"جی ہاں ___ میں چاہ کر بھی آپ کو بتا نئیں پایا بلکہ کسی کو بھی نئیں بتا سکا بس صحیح موقع کا انتظار کر را تا،" وہ دادی جان کے ہاتھ تھام کر بولے۔

"کیا طے کیا تھا بولو؟" انھوں نے پوچھا۔

"آخری وقت میں انھوں نے وعدہ لیا تھا کہ میں داؤد کو واپس لاؤں گا اور اس کی بیٹی سے اصفی کی شادی کروں گا تاکہ ہمارا رشتہ مضبوط رہے،"

سراج آفریدی نے سر جھکائے ایک سانس میں بات مکمل کی جس پر وہاں موجود باقی دونوں نفوس دنگ رہ گئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سراج___،" دادی جان ایک دم ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔

"اماں جان___میرا مقصد تمہارا دل دکھانا نئیں تا،" وہ ان کو گلے لگا گئے۔

"میں اتنے سال بے جاناراضگی میں گزار گئی اور تمہارا باپ جاتے ہوئے بی اس کی فکر میں تا،" وہ آنسو پونچھتے ہوئے بولیں۔

"کچھ بھی نئیں اوااماں جان! دیکھیں وہ ہے تویاں اور بچے بھی ان کے آنے سے کیسے رونق آگئی اے،" وہ ان کو دلاسا دے گئے۔

"ہاں وہ تو اے بوت شرارتی ایں تینوں،" اماں جان ہنس دیں۔

"اماں جان! تم کیا کہنا چاہتا تا؟" سراج آفریدی نے سوالیہ نظروں سے ان کو دیکھا۔

"ہاں وہ__شیریں بھی گل کی شادی اصفی سے کرنا چاہتا اے،" وہ ان سے نظریں چراتی ہوئی بولیں۔

جس پر دونوں میاں بیوی ہق دق رہ گئے۔

"ہرگز نئیں میرے بچے پر ہمیشہ اس عورت کا قبضہ را اے لیکن اب ام مزید اس کی بیٹی کو برداشت نئیں کرے گا جو ام ماں بیٹیوں کو کیڑے مکوڑے کی طرح سمجھتا اے،"

سکینہ بی بی آج پہلی بار اپنے حق میں بولی تھیں اور بہت خوب بولی تھیں۔

"سکینے___،" سراج آفریدی نے تنبیہی نظروں سے انھیں گھورا تھا جس پر وہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھیں۔

"سراج نہ کرو اس کا بی بیٹا اے اور اس کو حق پہنچتا اے بولنے کا،" دادی جان بولی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اماں جان تم فکرنی کرو آخری فیصلہ اصفی کا او گا پھر داؤد سے بات کریں گے وہ بوت پریشان اے،" سراج آفریدی نے ان کا ہاتھ ہولے سے دبایا تھا۔

"کیوں پریشان اے؟" دادی جان نے پوچھا۔

"قادر آج رشتہ لایا تھا بہرام کا مینو کے لیے،" انھوں نے بتایا۔

"اوہ اچھا پھر تو تم جلدی سے بات کرو اصفی سے،" دادی جان نے مشورہ دیا۔

"جی اماں جان! ابھی کرتا ہوں،" وہ بولتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"شب بخیر!" دادی جان نے کچھ ورد پڑھ کر ان پر پھونک ماری۔

"شب بخیر! بس تم دیکھ لینا شیریں کوئی مسئلہ نہ کھڑا کرے،" سراج آفریدی کہتے ہوئے نکل گئے۔

"شیریں___،" دادی جان پر سوچ انداز میں بیٹھی رہ گئیں۔

مردان خانے میں آتش دان کے قریب بیٹھے سراج آفریدی اصفہان کا انتظار کر رہے تھے۔

"سلام بابا سرکار! آپ نے خیریت سے یاد کیا مجھے اس وقت، آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟" اس نے تشویش ناک تاثرات لیے دریافت کیا۔

"اللہ کا شکر اے ام بالکل ٹھیک اے بس بغیر کسی لگی لپٹی کے تم سے بات کرنا چاہتا اے______ تمھارا شادی ام مینو سے کرنا چاہتا اے،" سراج آفریدی نے اصفی کے سر پر بم پھوڑا تھا۔

"کیا___ بابا سرکار یہ آپ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں؟" حیرت کی زیادتی سے اصفہان کی آواز پھٹ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا مطلب اے تمہارا کیوں نئیں سوچ سکتا اس میں کیا انہونی بات اے؟" سراج آفریدی نے اسے گھورا۔

"آپ نے اس کی حرکتیں دیکھی ہیں وہ نا قابلِ برداشت ہیں میرے لیے اور آپ اسے مستقل میرے سر پر مسلط کرنا چاہ رہے ہیں، نیور ایور!" اس نے بامشکل بات پوری کی۔

"زندہ دل بچی اے سمجا۔ اگر تم اس سے نئیں کر سکتا شادی تو گل سے او گا تمہارا شادی، بسسس" انھوں نے گرجدار لہجے میں کہا۔

جس پر اصفی کے رہے سہے اوسان خطا ہو گئے۔

"آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں بابا سرکار؟ گل کو میں نے ہمیشہ اپنی بہن سمجھا ہے،" اصفہان نے خفگی سے انھیں دیکھا۔

"تو پھر تم داؤد سے کیوں منہ پھلا کر رکھتا اے جبکہ اس نے بی تو شیریں کو بہن ہی سمجھا تھا؟ گل تو تمہاری پھپھو کا بیٹی اے لیکن شیریں اس کی سگی بہن جیسا تھا اس کے ساتھ ہی پلا بڑھا تھا۔ گل کا معاملہ میں تم خود کو حق بجانب سمجھتا اے تو داؤد کیسے غلط اے؟ بولو،"

ایک ہی سانس میں انھوں نے سالوں کی بھڑاس نکالی وہ یہ موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتے تھے۔ وہ اس کا ذہن صاف کرنے کے لیے کبھی آگے نہیں بڑھے تھے اسی بات کا سکینہ بی بی کو ان سے ساری زندگی گلا رہا تھا۔

"میں ں ں__،" وہ شرمندگی سے سر جھکا گیا تھا جب اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔

"تم اب بڑا او گیا اے دوسروں کی نہیں اپنی عقل سے سوچنا سیکھو جب وقت گزر جاتا اے تو ام خالی ہاتھ رہ جاتے ایں اور پیچھے صرف پچھتاوا رہ جاتا اے،" انھوں نے اسے سمجھایا جو زمین میں نظریں گاڑے بیٹھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"داؤد کتنی آس سے تمہاری طرف دیکھتا اے کہ تم اس سے کھلے ملے گا۔ تم دونوں بچوں سے پیار سے بولنے لگا اے تو وہ اس پر بی راضی اے لیکن یہ یاد رکھو وقت ہمیشہ ایسا نہیں رہے گا،" وہ مزید بولے تھے۔

"میں کوشش کرتا ہوں لیکن پھپھو کے آنسو نہیں بھلا پاتا، دادا صاحب بھی تو انھیں یاد کرتے کرتے اس دنیا سے چلے گئے تھے،"

جو کچھ اسے پھپھو نے بتایا تھا وہ دہرا دیا۔

"بابا جان نے خود منع کیا تھا کہ وہ اب نہ آئے یہاں اس نے ہزار بار منانے کی کوشش کی لیکن وہ نہ مانے کیونکہ وہ اپنی برادری کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا چاہتے تھے۔ وہ جاتے جاتے مجھ سے وعدہ کر گئے تھے کہ میں داؤد کو واپس لاؤں گا اور اس کی بیٹی سے تمہارا نکاح کروں گا،"

جو بات وہ چھپانا چاہتے تھے وہ بھی اسے بتانی پڑ گئی تھی۔ ان کے راز سے پردہ اٹھانے پر اصفی بھونچکارہ گیا تھا۔

"تو کیا آپ ___،" وہ ہکلا گیا تھا۔

"نئیں بالکل نئیں تمہارے پاس دوسرا آپشن موجود اے گل کی صورت میں ام تم پر زور زبردستی نئیں کرے گا،" انھوں نے شان سے کندھے اچکائے۔

"بابا سرکار ___ یہ ظلم ہے،" اس نے دہائی دی۔

"تو اور کیا کرے ام؟ ام ہمیشہ سے مینو سے تمہارا شادی بنانا چاہتا تھا لیکن تم کو اعتراض اے تو بس ٹیک اے پھر،" انھوں نے اسے گھورا۔

"بابا سرکار! پلیز ایسے تو نہ کریں،" اس نے بے چارگی سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سوچنے کا وقت اب سے شروع ہورااے تمہارا، کل ام کو اسی وقت جواب چاہیے،"

انھوں نے گویا بات ہی ختم کردی ناچار اسے اٹھنا ہی پڑا وہ جانتا تھا اب وہ کوئی بات نہیں سنیں گے۔

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اسے جو کچھ سنائی دیا تھا اس کا جی چاہا بابا سرکار کو بلا کر اپنی پیاری بھتیجی کی کارستانیاں دکھائے جس کا دماغ ہمشہ اول فول ہی سوچتا تھا۔ وہ الٹے قدم لیتا وہاں داخل ہوا جہاں وہ تینوں موجود تھے۔

"یاررر! میوزک لگائیں۔ یہاں آکر تو ایک بار بھی دھمال نہیں ڈالا" زوی نے افسوس کیا۔

"ہاں___ دل تو کررہا ہے لیکن وہ افلاطون یہیں ہے،" مینو نے منہ بنایا۔

"نا بھئی! اصفی لالا کو بالکل اچھا نہیں لگتا سب شور شرابہ،" ودی نے انکار کیا۔

"اوہو بڑے آئے لالا کے چہیتے اب تو میں لازمی لگاؤں گی دم ہے تو روک کر دکھائے کوئی، ہونہہ،" مینو بازو چڑھائے چل دی تھی پھر ایک دم کچھ یاد آنے پر مڑی۔

"یہ بتاؤ تم لوگ جو ہر وقت اس کریکن کے چمچے بنے رہتے ہو کہیں مائیکرو سپیکرز لگانے والی بات بھی تو نہیں اگل دی تم دونوں نے اس کے سامنے؟"

اس نے تیکھے لہجے میں ان سے دریافت کیا۔

"انھوں نے تو نہیں البتہ میں پہلے سے جانتا تھا کہ ایسے نادر پلان تمہارے شاطر ذہن میں ہی سما سکتے ہیں،" زوی اور ودی کے بولنے سے پہلے ہی اصفی کی آواز آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آں ں ں__ اصفی لالا ہمیں مم بلا رہی ہیں ابھی آتے ہیں ہم واپس تب تک آپ گفتگو جاری رکھیں،" وہ دونوں بتیسی دکھاتے وہاں سے کھسک لیے تھے جس پر مینو کا جی چاہا ان کے دانت توڑ دے۔

"ہیلو__ تم کیا کہہ رہے تھے میں سن نہیں پائی،" مینو نے خود کو لاپرواہ ظاہر کرنے کی کوشش کی۔

"کیوں اب دماغ کے ساتھ ساتھ کان بھی خراب ہو گئے؟" اصفہان نے استہزائیہ انداز میں کہا۔

"دیکھو مسٹر! اب تم حد سے بڑھ رہے ہو۔ تم نا اصل میں خود کو ہی چیمپئن سمجھتے ہو دوسرے تو تمہیں بیکار شے ہی لگتے ہیں،" مینو نے اسے جتایا۔

"واہ! بڑی خبر ہے میری تمہیں لگتا ہے ہر وقت مجھ پر ہی ریسرچ کرتی رہتی ہو،" اصفہان نے ابرو اٹھائی۔

"اف توبہ! اتنی فارغ نہیں ہوں میں۔ مجھے بہت کام ہوتے ہیں اور اپنی پڑھائی بھی مکمل کر چکی ہوں۔ تمہاری طرح نہیں ہوں جو ہر وقت چھٹیاں کر کے بیٹھی رہوں اور دوسروں کے معاملات میں ٹانگ اڑاؤں،" مینو اسے سخت زچ کر چکی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ سخت سناتا اسے تبھی زمل اپنی کتاب لیے آ گئی تھی۔ وہ اصفی سے ملتی ہوئی مینو کے پاس چلی گئی تھی۔

"مینو! یہ بتا دیں ٹھیک لکھا ہے میں نے اس کا ترجمہ یہی بنے گا؟" وہ اپنی کاپی اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولی۔

مینو اب زمل کی طرف متوجہ ہو چکی تھی اور اصفہان کو اگنور کر دیا تھا۔

اصفی پہلے تو وہاں کھڑا رہا پھر سر جھٹکتے ہوئے چل دیا۔ اب نئی مصیبت میں پڑ چکا تھا وہ اس کا بھی فیصلہ کرنا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سب ناشتے کے لیے جمع تھے۔داؤد صاحب نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔رات سے وہ پریشان تھے اور ماریہ بیگم کے ساتھ مل کر ایک نتیجے پر پہنچے تھے جس کو عملی جامہ پہنانا لازمی تھا۔

"میں کراچی شفٹ ہونا چاہتا ہوں،" داؤد آفریدی کی بات پر سب دنگ رہ گئے تھے سوائے ماریہ کے۔

"تم لیکن کیوں؟" سراج آفریدی کی آواز گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی۔

"میں آنے سے پہلے ہی ارادہ رکھتا تھا وہاں شفٹ ہونے کا اور کراچی کی کمپنی میں ملازمت کے لیے درخواست بھی دی تھی۔انھوں نے مثبت جواب دیا تھا،" داؤد آفریدی نظریں جھکا کر بولے۔

"پہلے تو تم نے ایسا کچھ نئیں بولا تھا،" سراج آفریدی نے خفگی سے دیکھا۔

"لالا جان! بچوں کی پڑھائی کا بھی حرج ہو رہا ہے،" انھوں نے دلیل پیش کی۔

"سب بچو اٹھو شاباش باہر جاؤ تم لوگ، مجھے تمہارے باپ سے ضروری بات کرنا اے" سراج آفریدی نے ان تینوں کے پریشان چہروں کو دیکھ کر کہا۔

"ڈیڈا!____" مینو نے داؤد صاحب کو دیکھتے منہ بسورا۔

"میری جان! میں بالکل ٹھیک ہوں،" داؤد آفریدی نے اسے آنکھوں سے تسلی دی۔

زمل اور زرش کے پیچھے وہ تینوں بھی باہر نکل گئے جبکہ اصفہان وہیں ساکت بیٹھا رہ گیا۔

"میں اچھی طرح جانتا ہوں تم کیوں کہہ رہے ہو اب ایسے،" سراج آفریدی نے ہنکارا بھرا۔

ان کی بات پر اصفی نے چونک کر دیکھا وہ تو اب تک خود کو وجہ سمجھ رہا تھا لیکن اصل وجہ شاید اب کھلنی تھی۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم قادر کی بات کو لے کر پریشان اے ناتو فکر نئیں کرو بالکل بھی،" وہ مزید بولے ان کی بات پر اصفی کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔

"داؤد بچے یہ قادر اپنے آپ کو بوت توپ چیز سمجتا اے پر کوئی دم خم نئیں اے اس میں بالکل اپنی ماں پر گیا اے ناہنجار،" دادی جان نے قادر پر اپنا غصہ نکالا۔

"لیکن ہم لوگ اس کو منع کیسے کریں گے اماں جان کوئی ٹھوس بہانہ بھی نہیں ہے اگر ہم کراچی چلے جائیں تو اس سب سے جان چھوٹ جائے گی،" ماریہ نے اپنے خدشے کا اظہار کیا۔

"آپ لوگ مجھے بتائیں گے کہ ہوا کیا ہے؟" اصفی سے اب تجسس مزید برداشت نہ ہوا تو پوچھ بیٹھا۔

"وہ اصفی بچے قادر لالا نے بہرام کے لیے مینو کا ہاتھ مانگا ہے،" سکینہ بی بی نے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔

"کیا_____اس بہرام کی اتنی ہمت میں اسے چھوڑوں گا نہیں،" اصفہان تقریباً چیخ پڑا تھا۔

وہ سمجھ گیا تھا اس دن کی لڑائی کے بعد ہی اس نے سوچا ہو گا یہ چال چلنے کا۔

"خیریت تم بہرام پر کیوں تپ گئے ہو،" سراج آفریدی نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا۔

"یہ سب قادر چچا بہرام کے کہنے پر کر رہے ہیں،" اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"قادر خود تو جیسے بوت معصوم اے نا اس کے شیطانی دماغ میں کب کیا چل رہا اے کوئی نی جانتا،" سراج آفریدی نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں۔

"میرے یہاں سے جانے پر معاملہ ٹل تو جائے گا،" داؤد آفریدی نے اپنا مشورہ دیا۔

"بھول اے تمہاری کہ وہ تم کو ایسے جانے دے گا لیکن میرے پاس اس کا ایک ای حل اے،"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سراج آفریدی کے بولنے پر سب ان کی طرف دیکھنے لگے جبکہ اصفی کو اپنے سر پر خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی۔

"وہ کیا؟" داؤد آفریدی نے عجلت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ یہ کہ ہم کسی کو بغیر بتائے گھر میں سادگی سے نکاح کر دیتے ہیں مینو کا،" سراج آفریدی کی بات پر سب بھونچکارہ گئے۔

"لیکن کس سے___؟" ماریہ بیگم کی آواز لرز گئی تھی۔

اصفی نے ضبط سے آنکھیں میچ لیں وہ جانتا تھا کس کا نام آنے والا ہے۔

"اصفہان سے ہوگا نکاح،" ان کے بولنے پر داؤد آفریدی نے حیرت سے اصفی کو دیکھا جو نارمل بیٹھا تھا۔

"اصفی راضی ہے؟" انھوں نے بے یقینی سے پوچھا۔

"راضی اے بھئی کیوں راضی نئیں او گا وہ؟ بولو بھئی اصفی،" انھوں نے کڑے تیوروں سے اسے گھورا جس پر وہ گڑبڑا گیا۔

"جی___رااضی تو ہوں میں،" اس نے کان کھجاتے ہوئے کہا۔

"اب تم بولو___،" انھوں نے اب براہِ راست داؤد آفریدی سے پوچھا۔

"اماں جان؟" داؤد آفریدی نے ہچکچاتے ہوئے دادی جان کی طرف دیکھا۔

"داؤد میرے بچے تم بسم اللہ کرو مینو ہمارا بچی اے ام نی سوچیں گے اس کے بارے میں تو کون سوچے گا؟" دادی جان نے انھیں تسلی دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جی لیکن میں نے کبھی سوچا نہیں تھا ایسے میں اپنی جان سے عزیز بیٹی کی شادی کروں گا، وہ بھی اس چیز کو ایک دم قبول نہیں کر پائے گی نہ ہی اتنی بڑی زمہ داری لے سکتی ہے ابھی وہ"

داؤد آفریدی کا لہجہ نم ہو گیا تھا۔

"ام ابھی صرف نکاح کریں گے پھر جب اصفی کا پڑھائی ختم او جائے گا تب رخصتی کریں گے اس وقت تک مینو بیٹی بی اس بات کو قبول کر لے گا،" سراج آفریدی آج ہر صورت ان کو منا لینا چاہتے تھے۔

"خواتین کی منظوری تو لے لیں،" داؤد آفریدی نے ان سے ہار مانتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں بھئی مستورات راضی اے تم لوگ،"

سراج آفریدی نے سکینہ بی بی اور ماریہ بیگم سے مرضی پوچھی جس پر وہ دونوں نم آنکھوں سمیت مسکراتی ہوئیں اثبات میں سر ہلا گئیں۔ وہ دونوں تو دل و جان سے راضی تھیں۔

"چلو پھر مبارک او سب کو اس جمعہ کو نکاح او گا،" ان کی بات پر سب دنگ رہ گئے۔

"اتنی جلدی____،" سب با آواز بولے۔

"ہاں بھئی! زیادہ دن نی لگا سکتے معاملہ بگڑ سکتا اے اس لیے جلدی کرنا پڑے گا اور یہ بات ابھی کسی کو معلوم نہ پڑے،" انھوں نے سب کو باور کرایا۔

"لیکن شیریں پھپھو____،" اصفی نے بولنا چاہا۔

"شیریں کو بھی نی بتانا دن کے دن ای پتا چلے سب کو تو بہتر اے،" انھوں نے اسے تیکھے لہجے میں کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

دادی جان بھی شیریں کا سوچ سوچ کر ہول رہی تھیں۔ اسے پتا چلے گا تو جانے کیا طوفان برپا کرے گی انھیں یہی فکر کھائے جا رہی تھی۔

"پہلے میں مینو سے پوچھنا چاہتا ہوں لالا جان، میں جانتا ہوں وہ میری بات سے منع نہیں کرے گی لیکن پھر بھی میں___،" داؤد آفریدی کو سمجھ نہ آئی بات کیسے مکمل کریں۔

"بوت اچھا بات اے داؤد بیٹیوں سے پوچھنا چاہیے یہ ان کا حق ہوتا اے، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو اپنی بیٹی حضرت فاطمتہ الزہرا سے پوچھا تھا لیکن نا جانے کیوں ام لوگ اس بات کو انا کا مسئلہ بنا لیتے ایں اور باقی چیزوں میں سنت کو لے آتے ایں،"

سراج آفریدی نے ان کو تسلی دی۔

"جی لالا جان! اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت دے،" انھوں نے سرد آہ بھری۔

"اصفی بیٹا! مجھے تم سے کچھ کہنا ہے،" ماریہ بیگم کی بات پر اصفہان ان کی طرف متوجہ ہوا۔

"جی چچی جان بولیں میں سن رہا ہوں،" وہ مؤدب لہجے میں بولا۔

"میں جانتی ہوں بیٹا تمہیں مینو کی حرکتیں نہیں پسند لیکن وہ نا سمجھ ہے پر دل بہت نازک ہے اس کا چھوٹی سے چھوٹی بات کو بھی بہت جلد محسوس کر جاتی ہے، تم پلیز درگزر کر دینا،" انھوں نے التجائی نظروں سے اسے دیکھا جس پر وہ زبردستی مسکرا دیا۔

"آپ فکر نہیں کریں چچی جان میں پوری کوشش کروں گا سب اچھے سے ہینڈل کرنے کی،" اس نے انھیں تسلی دی جبکہ وہ یہ تو خود ہی جانتا تھا کہ وہ لڑکی اس کی جان عذاب میں مبتلا کر دیتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور اب میری سزا ختم ہو گئی کیا؟" داؤد صاحب نے اسے امید بھری نظروں سے دیکھا جس پر وہ شرمندگی سے کھڑا ہوتا ان کے گلے لگ گیا تھا۔

داؤد آفریدی نے اسے خود میں بھینچ لیا تھا۔ ان دونوں نے سب گلے شکوے دھو دیے تھے۔

سب لوگ مسکراتے ہوئے انھیں دیکھ رہے تھے۔

ماضی:

داؤد آفریدی کے انگلینڈ شفٹ ہو جانے کے بعد مہراج آفریدی کو پچھتاوا ہونے لگا تھا وہ چاہ کر بھی داؤد کو واپس نہیں بلا سکتے تھے لیکن وہ ان کے جان سے پیارے بھائی کا بیٹا تھا اور انھیں عزیز تھا وہ کیسے اسے بھول سکتے تھے؟

شیریں ہر وقت روتی دھوتی ہی نظر آتی تھی۔ وہ اصفہان کو اپنی گود میں اٹھائے رکھتی تھی۔ ساتھ والے گاؤں کے وڈیرے نے اپنے بیٹے کے لیے اس کا رشتہ مانگا تو مہراج آفریدی نے شیریں کی شادی کر دی۔ اس کا واویلا کرنا کسی کام نہ آیا۔

شیریں میکے آتی تو بھی اصفہان کو اپنے بچوں پر ترجیح دیتی تھی۔ ایک بار جب وہ آئی تو اس نے اپنے باپ اور بھائی کو داؤد کے متعلق باتیں کرتے سنا تھا۔ یہ بات سن کر تو وہ سیخ پا ہو گئی تھی کہ اس کی ایک بیٹی بھی ہے۔ اس نے دور کی کڑی ملائی تھی وہ جانتی تھی داؤد کو جلد ہی معاف کر دیا جائے گا تبھی وہ اصفہان کو خود سے مانوس کرنا چاہتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مہراج آفریدی بہت زیادہ بیمار پڑ گئے تھے اور اس دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے ایک بار داؤد کو گلے لگانا چاہتے تھے۔ داؤد آفریدی کو کچھ ہنگامی حالات کی وجہ سے فلائیٹ نہ مل سکی اور مہراج آفریدی ان کی راہ تکتے تکتے دار فانی سے کوچ کر گئے جس کو شیریں نے غلط رنگ دے دیا تھا۔

وہ آخری وقت میں وعدہ کر گئے تھے سراج آفریدی سے جو کوئی دوسرا نہیں جانتا تھا۔

داؤد آفریدی جب واپس لوٹے تو ان کی گود میں چھ سالہ سنہری رنگت والی منہل تھی جو ٹکر ٹکر سب کو دیکھ رہی تھی۔ داؤد آفریدی نے اصفہان کو خود سے لگا لیا تھا وہ چھوٹا سا گڈا انھیں بہت یاد آتا تھا اب تو آٹھ سال کا ہو گیا تھا۔ اصفہان شیریں پھپھو کی باتیں بھلا کر مینو اور داؤد صاحب کے ساتھ کھیلتا رہتا لیکن شیریں سے یہ سب برداشت نہیں ہوا تھا اس نے خاندان میں خوب ہنگامہ برپا کیا تھا اور ماریہ کا جینا حرام کر دیا تھا۔ ایک مہینہ بامشکل رہ پایا تھا داؤد اور واپس لوٹ گئے تھا۔

ان کے جانے پر اصفی بہت رویا تھا پھر وہ داؤد آفریدی سے بدظن ہو گیا تھا۔ سراج آفریدی جب بھی فون پر بات کرتے ان سے تو وہ ناگواری سے منہ پھیر لیتا۔

حال:

"گل بچے! تم فکر نی کرو۔ میں نے اماں جان کو بول دیا اے وہ تمہارا ماموں سرکار سے بات کرے گا آج،"

شیریں پھپھو نے گل کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا جو صبح سے منہ سر لپیٹے پڑی تھی۔

"صرف بات نی کرنا منانا اے تم کو لگتا ماموں سرکار ایسے مانے گا، ہونہہ،" گل نے ناگواری سے سر جھٹکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں ایسے ناانصافی نی اونے دے گا تمہارا ساتھ،"شیریں نے اس کے بال سنوارے تھے۔

"تم خود جا کر بات کرے گا مورے،"اس نے ان کو باور کرایا۔

"ٹھیک اے جائے گا ام تم اٹھو کھانا کھاؤ،"انھوں نے اسے تسلی دی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَيْكُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں ۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ----

"یار وہ کریکن وہیں بیٹھا ہے اور مجھے باہر بھیج دیا، ناٹ فیئر مجھے کب بڑا سمجھنا شروع کریں گے یہ لوگ،"

مینو جو ادھر اُدھر چکر لگا لگا کر پاگل ہو گئی تھی اب اس کا بھی ضبط جواب دے گیا تھا۔

"مجھے تو رونا آرا اے یہ سوچ کر ہی کہ تم لوگ چلے جاؤ گے،" زرش جذباتی ہو گئی تھی۔

"ان لوگوں نے بہت موجیں کر لیں اب پڑھنا بھی ہے کہ نہیں،"

مینو نے دونوں نمونوں کو گھورا جو منہ بنا گئے۔ ان کی بلا سے تو نہ ہی پڑھیں۔ وقت کا ضیاع لگتا تھا انھیں تو پڑھنا لیکن اس میں بھی ان پر مینو صاحبہ کا ڈنڈا چلتا تھا تبھی وہ آگے سرک رہے تھے۔

"آپ لوگ بھی ہمارے ساتھ چلنا وہاں ایڈمیشن لے لینا،" زوی نے انھیں آئیڈیا دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور میں کیسے رہوں گی؟" وہاں بیٹھی درمکئی نے منہ بسورا۔

"تم بھی چلنا،" ودی نے مسکرا کر کہا۔

"اور میری مورے؟" اس نے پھر پوچھا۔

"ان کو بھی لے چلنا،" زوی نے دلاسا دیا۔

"ہاں ایسے کرتے ہیں وہ کریکن تو وہاں رہتا ہی ہے۔ تایا سرکار، تائی جان، دادی جان اور دریا خان کو بھی لے چلتے ہیں بلکہ یوں کرو شیریں پھپھو اور گل کو کہہ دو وہ بھی اپنے سارے گھر والوں کو لے آئیں۔ ہم کراچی میں "بحریہ ٹاؤن" کا نام تبدیل کر کے "پختون ٹاؤن" رکھ لیں گے، کیا خیال ہے؟"

مینو نے استہزائیہ انداز میں ان دونوں سے پوچھا جس پر سب کھکھلا اٹھیں۔ زوی اور ودی بھی کھسیانی ہنسی ہنس دیے۔

سب بڑے باہر آئے تو ان لوگوں کو ہنستے دیکھ کر مسکرا دیے۔ ہر کوئی ان کی بے فکری کو رشک سے دیکھ رہا تھا۔

"ڈیڈز!" مینو لاڈ سے اچھل کر داؤد آفریدی کے گلے لگی تھی۔

اصفہان نے کوفت سے اس کا اچھلنا کودنا دیکھا تھا۔

"اب تو ساری زندگی کا رونا ہو گا، کیا سوچا تھا سوبر سی بیوی ملے گی پر ہائے رے قسمت،" اس نے دکھ سے سوچا۔

"میرا بچہ!" داؤد آفریدی نے اس کا ماتھا چوما تھا ان کی آنکھیں جھلملا گئی تھیں جس پر وہ جلدی سے رخ پھیر کر اسے ساتھ لگا گئے۔

وہاں سب کھڑے محبت سے ان کا پیار بھرا مظاہرہ دیکھ رہے تھے لیکن زوی اور ودی مزید خاموش نہ رہ سکے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ڈیڈی! فرصت مل جائے اپنی لاڈلی سے تو پھر ہم معصوموں کو بھی دیکھ لیں ہم بھی پڑے ہیں راہوں میں،" زوی نے خفگی سے کہا۔

"آہ! ہم تو ایسے ہی آئے تھے اس دنیا میں زوی ہمیں تو کوئی پوچھتا ہی نہیں ہے نہ ہماری کوئی ویلیو ہے،" ودی نے بھی گوہر افشانی کی جس پر سب کے قہقہے گونجے۔

"تم یاں آجاؤ ہمارے پاس ام اے نا،" سراج آفریدی نے ان دونوں کو بلایا۔

"نالائقو ٹھہر و ذرا بتاتا ہوں تم کس لیے آئے تھے؟" داؤد آفریدی نے انھیں مصنوعی خفگی سے گھورا جس پر وہ سراج آفریدی کے پیچھے چھپ گئے۔

دادی جان نے سب کو اکٹھا دیکھ کر نظر اتاری۔

"کاش! شیریں بھی سمجھ جائے،" انھوں نے سوچتے سرد آہ بھری۔

"مینو بیٹے! میرے کمرے میں آؤ تم سے ضروری بات کرنی ہے،" داؤد آفریدی سنجیدگی سے کہتے آگے بڑھ گئے۔

ان کی بات پر مینو نے نا سمجھی سے ماریہ کو دیکھا جنھوں نے اسے جانے کا اشارہ کیا۔ وہ جاتے ہوئے زوی اور ودی کو اپنے پیچھے آنے کا کہہ گئی۔

ماریہ بیگم کے روکنے پر بھی دونوں بھاگ لیے۔

اس کی حرکات کا بغور جائزہ لیتے اصفی نے سر جھٹکا۔

"یہ لڑکی ان دونوں کو بھی اپنے جہیز میں لے جاتی لازمی۔ شکر ہے دونوں کی جان بخشی ہو گئی،" اس نے سوچتے جھرجھری لی۔ پھر اپنی ہی سوچ پر لعنت بھیجتے وہاں سے چل پڑا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یس ڈیڈا!!!!اپنی تھنگ سیریس؟"وہ ان کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کر بولی۔

"یس!کم ہیر،"انھوں نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"جی___،"وہ بیٹھ کر تفکر سے ان کا چہرہ دیکھنے لگی۔

"تم جانتی ہوناڈیڈ تم سے کتنازیادہ پیار کرتے ہیں وہ تمہارے لیے جو بھی فیصلہ کریں گے وہ بہترین ہو گا؟"داؤد آفریدی نے دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھام کر پوچھا جس پر وہ زور سے اثبات میں سر ہلا گئی۔

"توڈیڈ تمہاری شادی کرنا چاہتے ہیں،"ان کی بات پر وہ لرز گئی۔

داؤد آفریدی نے پریشانی سے اس کا سرخ چہرہ دیکھا۔

"ڈیڈ شادی___میری،"اس نے ہونٹ لٹکا کر رونے جیسی صورت بنائی۔

"ابھی صرف نکاح ہو گا رخصتی جب تم چاہو،کیا ڈیڈ پر یقین نہیں ہے میری جان کو؟"انھوں نے پیار سے اس کا گال سہلایا گویا اسے جذباتی کیا۔

"ارے واہ!بلے بھئی بلے ودی سنا تو نے مینو کی شادی مزا آئے گا،"دونوں نمونوں نے دھاوا بول دیا تھا جس پر داؤد صاحب نے ناگواری سے انھیں دیکھا جو کوئی موقع نہیں چھوڑتے تھے۔

"مینو یار!آپ روئیں تو نہیں ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو آپ بڑے ہونے کا اعزاز حاصل کرنا چاہتی تھیں،"ودی نے مینو کا سر اپنے کندھے سے لگایا۔

"تم دونوں کیا چھپ چھپ کر باتیں سن رہے تھے؟"داؤد صاحب نے زوی کا کان مروڑا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ڈیڈ____یار ہم تو سامنے ہی کھڑے تھے آپ نے ہی دھیان نہیں دیا۔ ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے چھپنے کی؟" زوی نے کان چھڑوانے کی کوشش کی۔

"یہ دونوں یہاں پہنچ ہی گئے میں روکتی رہ گئی،" ماریہ بیگم نے وہاں آتے ہی ان کو گھورا۔

"پر یہ تو بتائیں مینو کی شادی ہو کس سے رہی ہے؟" زوی نے اصل سوال پوچھا۔

اس کی بات پر سب کی نظریں داؤد آفریدی پر ٹک گئیں۔

"آہم____وہ مینو کا نکاح اصفہان سے ہو گا،" داؤد آفریدی نے کھنکارتے ہوئے ان کے سر پر بم پھوڑا۔

"کیا____ڈیڈ آر یو، آر یو کڈنگ ود می؟" مینو تقریباً چیخ پڑی تھی۔

"نو ایم ناٹ،" انھوں نے کندھے اچکائے۔

"آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں میرے ساتھ ڈیڈی؟ ایک تو آپ اچانک سے نکاح کی بات کر رہے ہیں اور وہ بھی اس کریکن سے، نیور ایور،" اس نے منہ پھلایا۔

"لینگویج مینو،" ماریہ نے اس کے کریکن کہنے پر آنکھیں نکالیں۔

"اوکے اوکے لیکن میں اس سے نکاح نہیں کروں گی، ڈیڈی یاررر آپ کو کوئی ڈھنگ کا رشتہ نہیں ملا تھا کیا؟"

مینو نے داؤد آفریدی کو دیکھتے ہوئے منہ بسورا جبکہ اس کی دیدہ دلیری پر ماریہ بیگم نے تاسف سے سر ہلایا۔

"نہیں اس کے علاوہ کوئی اور رشتہ نہیں آیا میرے پاس تو مجبوراً مجھے ہاں کرنی پڑی ہے،" داؤد آفریدی کی بات پر ماریہ بیگم نے مسکراہٹ دباتے آنکھیں گھمائیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ڈیڈز! کوشش کریں کیا پتا کوئی اور اچھا رشتہ مل جائے،" اس نے پھر سے داؤد آفریدی کے کندھے پر ٹھوڑی رکھتے قائل کرنا چاہا۔

"آہم آہم تم شاید بھول رہی ہو کہ رشتے میں ہم تمہارے باپ لگتے ہیں اس لیے زیادہ فری ہونے کی کوشش مت کرو، میں نے بس کہہ دیا تو کہہ دیا" انھوں نے ڈائیلاگ جھاڑتے اسے باور کرایا اور ماریہ بیگم کو اشارہ کرتے وہاں سے اٹھ گئے۔

"آں ں ں ں ___ آپ یہ اچھا نہیں کر رہے اگر ایسے ہی کرنا تھا تو اتنے پیار سے کیوں پالا تھا؟ لوگ ایسا اپنے سوتیلے بچوں کے ساتھ بھی نہیں کرتے۔ میں آپ کو بتا رہی ہوں اگر آپ نے مجھے بلیک میل کیا تو میں چاکلیٹ مفن میں زہر ڈال کر کھالوں گی،"

وہ سوں سوں کرتی چلا چلا کر بول رہی تھی جبکہ وہ دونوں میاں بیوی اس کی بات کو ان سنا کرتے چلے گئے تھے۔

"مینو جب زہر ہی کھانا ہے تو مفنز میں ڈالنے کی کیا ضرورت ہے؟ ان کو تو خراب نہ کرنا" ودی نے اسے بہت سمجھداری سے صلح دی تھی۔

"الو کی شکل والے تمھیں مفنز کی پڑی ہے اور یہاں میری جان پر بنی ہے، جب دنیا سے جانا ہی ہے تو بندہ اپنے ٹیسٹ کے مطابق مرے نا،"

مینو نے اسے زوردار دھپ لگائی اور اس کی درگت بننے پر زوی نے بامشکل ہنسی دبائی۔

"یاررر مینو کیا برائی ہے اصفہان لالا میں؟ اتنے اچھے تو ہیں،" زوی نے اسے دیکھا۔

"بکواس بند کرو اپنی۔ اصفی لالا کے ہوتے سوتے، اچھی لالا اچے تو اے نا" مینو نے اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کی بات پر ودی کھکھلا اٹھا۔

"میں اس آدمی کو ٹھیک کر کے آتی ہوں سمجھتا کیا ہے خود کو؟ وہاں ریلیکس کھڑا تھا جیسے کوئی بات ہی نہ ہو؟" وہ نخوت سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"واااااٹ؟ آدمی کون آدمی؟" سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر پیتے ودی کو اچھو لگا تھا۔

وہ بری طرح کھانستے ہوئے زوی کے ساتھ مینو کے پیچھے بھاگا تھا۔

"مورے! میں تو خوشی سے پاگل ہو جاؤں گی،" زمل کا بس نہیں چل رہا تھا اپنی خوشی میں سب کو شامل کرے۔

"مجھے تو یقین ای نہیں ہو رہا ہے،" زرش کا بھی چہرہ خوشی کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

"چلو زرلالے کے پاس چلتے ہیں ان سے ٹریٹ لیں گے پھر وہ چلے ہی نہ جائیں،"

وہ دونوں جلدی سے وہاں سے نکلی تھیں اور سکینہ بی بی ان کی خوشی محسوس کرتے روک نہ سکیں۔

وہ خود بھی اس بات پر مطمئن تھیں کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ ان کے خاندان میں جس کا نام بھی ایک دوسرے سے جڑ جاتا تھا پھر کوئی کچھ بھی کر لے الگ نہیں ہو سکتا تھا۔

انھوں نے زندگی میں پہلی بار کافی بحث کی تھی تب جا کر سراج آفریدی نے ان کو یقین دلایا تھا کہ وہ اب ان کی حق تلفی نہیں ہونے دیں گے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"شیریں پھپھو کیسے برداشت کریں گی؟ وہ جنگلی بلی بھی پتا نہیں کیا ہنگامہ کرے گی جو ہر وقت اپنے تیز پنجوں سے دوسروں کو کاٹ کھانے کو تیار رہتی ہے؟"

اصفہان کھڑکی میں کھڑا باہر لان میں دیکھتے سوچوں میں غرق تھا کہ دھاڑ سے دروازہ کھلا۔

اصفی ایک دم مڑا اور سامنے خونخوار نظروں سے خود کو تکتی مینو کو دیکھتے اس کے لب "اوہ" کے انداز میں پھیلے تھے۔

"محترمہ اس بدتمیزی کی وجہ دریافت کرنے کی جسارت کر سکتا ہوں؟" اس نے ابرو اچکاتے طنز کیا۔

"مسٹر اپنے ان بھاری بھر کم الفاظ کو اپنے پاس رکھو مجھے تمہاری کچھ سمجھ نہیں آئی ہاں بدتمیزی ضرور سمجھ آیا ہے تو میں تمہیں بتادوں میں بالکل پک چکی ہوں تمہارے تمیز کے بھاشن سے اس لیے میرا ساری زندگی یہ سب سننے کا موڈ ہرگز نہیں ہے۔ تم اپنے جیسی کوئی نیک پروین ڈھونڈو اور مجھے معاف رکھو۔"

مینو نے اپنی بھڑاس نکالتے دونوں ہاتھ اس کے سامنے جوڑے تھے۔

وہ جو اتنی دیر سے اس کی چک چک سن رہا تھا اس کی بولنے کی سپیڈ دیکھ کر بامشکل اپنا قہقہہ دبا پایا۔ وہ جانتا تھا وہ بہت غصہ ہو گی لیکن اب اسے مزا آرہا تھا۔ وہ خود پر حیران تھا جو اتنا شدید ردعمل نہیں دے سکا تھا۔

"محترمہ مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تم سے شادی کرنے کا وہ تو سب نے گھیرے میں لے لیا اور اقرار کروایا ورنہ مجھے اپنی زندگی کا سکون بہت عزیز ہے۔"

اصفی نے اس پر سے نظریں پھیرتے اپنا شملہ اونچا رکھنا چاہا۔

"ہیں___ میں اتنی گری پڑی لگتی ہوں جو ایسے تھوپ رہے ہیں دوسروں کے سر پر مجھے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے جذباتی ہوتے سوں سوں جاری رکھی جبکہ اس کی شکل دیکھ کر اصفی کا قہقہہ ضبط کرنے کے چکر میں چہرہ سرخ ہو گیا تھا اس لیے وہ رخ موڑ گیا۔

مینو نے اس کے منہ پھیرنے پر اسے گھورا اور تایا سرکار سے بات کرنے کے ارادے سے باہر نکلی۔

زمل، زرش، زوی، ودی اور درمکئی جو باہر کان لگائے کھڑے تھے اس کے باہر نکلنے پر گڑبڑا گئے۔

"مینو وہ ___،" زوی کی بات درمیان میں ہی رہ گئی تھی۔

"خبر دار جو بیچ میں بولے تو بڑی بتیسیاں نکل رہی ہیں،" مینو نے ان سب کو گھورا تھا۔

پھر وہ سراج آفریدی کی تلاش میں نکل گئی تھی۔ وہ شاید مردان خانے میں تھے۔

زوی اور ودی اب صحیح معنوں میں پریشان ہوئے تھے۔ وہ تو سب کچھ مذاق میں اڑا رہے تھے لیکن ان کی بہن سچ میں دکھی تھی۔

"تایا سرکار! میں اندر آ جاؤں؟" مینو نے سراج آفریدی کے ساتھ بیٹھے داؤد آفریدی کو اگنور کرتے ان سے اجازت چاہی تھی۔

"ارے میرا بچہ! آ جاؤ جلدی سے،" سراج آفریدی نے پرجوش لہجے میں کہا۔

وہ اندر داخل ہوتی داؤد آفریدی کے پاس سے گزر کر سراج آفریدی کے گلے لگ گئی تھی۔

"بچے روتا کیوں اے؟ کسی نے کچھ بولا اے؟" سراج آفریدی نے تشویش سے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

داؤد آفریدی بھی بے چین ہو گئے تھے وہ اسے روتا نہیں دیکھ سکتے تھے تبھی وہاں سے اٹھ کر آ گئے تھے۔ وہ جانتے تھے اس کی سب باتیں بے بنیاد ہیں اصفی سے بہترین ہم سفر اس کے لیے اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ خود بھی اپنی لاڈلی بیٹی کے لیے مطمئن رہتے کیونکہ اصفہان ان کا اپنا خون تھا اور ان کے خون میں دغابازی ہرگز نہیں تھی۔

"دیکھیں آپ ڈیڈی میری شادی کر رہے ہیں اور وہ بھی آپ کے اس زہریلے بیٹے سے،"

اس نے انھیں شکایت لگائی جس پر سراج آفریدی نے اپنے بیٹے کے لیے زہریلا سن کر بامشکل قہقہ ضبط کیا۔ انھیں اس کی زندگی میں مستقبل میں چین وسکون نظر نہیں آ رہا تھا اور یہی وہ چاہتے تھے کہ جیسی رونق حویلی میں ہو گئی تھی ویسی ان کے اصفی کی زندگی میں بھی ہو۔

داؤد آفریدی نے بے چارگی سے انھیں دیکھا۔ ان کی بیٹی ہمیشہ سے بہت صاف گو رہی تھی۔ اب خود سے منہ پھاڑ کر اپنے ہی رشتے کی بات کر رہی تھی۔ ان کو اب سمجھ آگئی تھی باہر رہنے کا کتنا نقصان ہوا تھا انھیں۔

"میرا تو وہ حال ہو گیا ہے جیسے علامہ اقبال کہتے تھے:

کبھی اس کے در کبھی اس کے در پھر دربدر

غم زندگی تیرے چکر میں ہم کہاں کہاں سے گزر گئے،"

اس کے شعر کو توڑ مروڑ کر زبردستی علامہ اقبال کے ساتھ جوڑ کر اتنے اعتماد سے پڑھنے پر سراج آفریدی اس بار اپنا قہقہ نہیں روک پائے تھے۔ داؤد آفریدی بھی اپنا سرخ چہرہ جھکا گئے تھے۔

"آپ کو بھی سب مذاق لگ رہا ہے مجھے آپ سے یہ امید ہرگز نہیں تھی،" وہ منہ بسورتی وہاں سے اٹھنے لگی تھی جب سراج آفریدی نے اسے خود سے لگاتے پیار کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نئیں بچے ام____ام بالکل سنجیدہ اے تم پر نئیں ہنس رائچ میں،" سراج آفریدی نے ایک دم سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے اسے یقین دلایا۔

"ٹھیک اے پھر ڈیڈی کو باہر بھیج دیں آپ سے بات کرنی اے مجھے،" اس کے کہنے پر داؤد آفریدی کی حیرت سے آنکھیں پھیل گئیں۔

وہ کچھ بولتے اس سے پہلے ہی سراج آفریدی نے ان کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا جس پر وہ لب بھینچ کر وہاں سے اٹھ گئے یعنی ان کی مینو زندگی میں پہلی بار پکا والا ناراض ہو چکی تھی۔

"تمھیں میرا بیٹا پسند نئیں اے کیا؟" سراج آفریدی نے اس سے استفسار کیا۔

"جی ہاں ہر وقت رعب جماتا رہتا ہے جیسے اور کوئی کام نہ ہو صرف تمیز تمیز تمیز بس_____،" اس نے جلے دل سے کہا۔

"بس یہی بات اے؟" انھوں نے اس سے پوچھا۔

"ہمم میں ایسے نہیں رہوں گی بالکل خاموش سی۔ زندگی ایک بار ملتی ہے آپ کو تو اس کو ہنس کر گزارنا چاہتی ہوں میں بلاوجہ روگ لگا لینے کا فائدہ،" اس نے سمجھداری کا مظاہرہ کیا۔

سراج آفریدی اس کی بات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔

"بچے تم میری بات سنو اگر وہ تمہیں کبھی بھی کچھ کہتا اے تو تم سیدھا میرے پاس آنا میں اس کو دو جوتے لگائے گا تا کہ اس کا عقل ٹھکانے آئے، سمجھا،" انھوں نے مینو کو مشورہ دیا۔

"ہاہاہا سچ میں آپ جوتا مارتے ہیں اسے؟ مجھے بھی دیکھنا ہے پھر تو مزہ آئے گا،" وہ پرجوش ہوئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں بالکل میں اچھی طرح مرمت کرتا تھا اس کی جب وہ لڑکوں سے لڑ کر آتا تھا کبھی پتنگ بازی کرتا تھا بوت مار کھایا اے اس نے،" سراج آفریدی نے مزید اس کی کارستانیاں بتائیں۔

"ہائیں___ سچی میں پھر تو کاش میں ہوتی اس وقت،" اس نے حسرت سے کہا۔

"تم پھر دیکھ لینا جب وہ تمھیں تنگ کرے تو بتانا مجھے ام اس کا چھینٹی لگائے گا،" انھوں نے اسے لالچ دیا جو ان کے بیٹے کی درگت بنوانے میں دلچسپی رکھتی تھی۔

"اوکے ڈن،" اس نے ان سے ہائے فائیو کیا۔

"پھر تم تیار اے نا شادی کے لیے؟" انھوں نے اس سے پوچھا۔

"لیکن اس نے ابھی مجھے کہا کہ زبردستی راضی کیا ہے سب نے اسے ورنہ اسے مجھ سے شادی کا کوئی شوق نہیں ہے،" اس نے پھر منہ پھلایا۔

"بکواس کرتا اے بوت ای نالائق اے یہ اس کا خوش قسمتی اے جو تم جیسا لڑکی مل رہا اے ورنہ تو اس کو کوئی لڑکی نئیں دیتا،" سراج آفریدی نے اپنے بیٹے پر طنز کیا۔ مینو نے فخر سے گردن اکڑائی۔

"ہاہاہا بڈی آپ بھی کمال کا تعارف کرواتے ہیں اس کا، آئی لائک اٹ،" وہ کھکھلا اٹھی۔

"پھر ڈن کرتا اے نا رشتہ تبھی تو تم اس سے بدلا لے سکے گا،" انھوں نے چالاکی سے اسے باور کروایا۔

"یس سر،" اس نے سلیوٹ مارا۔

"ٹھیک اے پھر آجاؤ اب،" انھوں نے اپنی بانہیں وا کیں اور وہ چمکتی آنکھوں سے ان میں سما گئی۔

وہ نادان نہیں جانتی تھی وہ خود بھی ان کے گھیرے میں آ گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اب مطمئن سی باہر نکلی۔ سراج آفریدی کی باتوں نے اس کو نئی قوت بخشی تھی۔ وہ اب ان سب کو ڈھونڈتی باہر نکل آئی۔

"یہ سب کہاں گئے؟" مینو نے دریا خان سے پوچھا۔

"سب لوگ درمکئی کی مورے کا پتا لینے گیا اے باجی جی،" وہ نظریں جھکا کر ادب سے بولا۔

"بدتمیز مجھے چھوڑ گئے،" اس نے منہ بنایا اور خود گلے میں پڑا اسٹالر سر پر ڈال کر نکلی۔

"باجی جی! ام لے چلتا اے نا،" دریا خان اس کے پیچھے آیا۔

"نہیں تم رکو یہیں میں خود چلی جاؤں گی،" اس نے رعب دکھایا جس پر وہ بیچارہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔

وہ حویلی کا گیٹ پھلانگتی باہر آ گئی۔ اصفی جو کافی کا کپ لیے بالکونی میں موسم سے لطف اندوز ہو رہا تھا تیوری چڑھائے اسے دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ لڑکی نہیں سدھرے گی،" وہ بڑبڑاتا ہوا جلدی سے نیچے آیا۔

دریا خان کے بتانے پر وہ ماتھے پر بل ڈالے پیدل ہی نکل گیا۔

مینو موسم سے لطف اٹھاتی راستے میں کھیلتے بچوں سے ملتی ٹہلتی جا رہی تھی کہ وہ سامنے سے آتی گاڑی کی وجہ سے ایک جھٹکے سے سنبھلی تھی اس نے دوسری طرف سے ہو کر گزرنا چاہا لیکن وہ گاڑی وہیں رک گئی تھی۔

گاڑی میں سے نکلتے شخص کو دیکھتے اس نے ابرو اچکائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سرکار! مل ہی گئے۔ کب سے ہم اس تلاش میں تھے آخر موقع ہاتھ آ ہی گیا،" اس کے مسکرا کر کہنے پر اس نے لب بھینچے۔

وہ فی الحال کسی کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی لیکن وہ بندہ اس کا موڈ مذید خراب کر رہا تھا۔ اس کا دل چاہا اس کے خوبصورت چہرے پر کالک مل دے۔

"راستے سے ہٹیں آپ۔ میں سخت غصے میں ہوں ایسا نہ ہو آپ کی شکل بگاڑ دوں تاکہ پھر آپ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں،" وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔

بہرام اس کی بات پر مصنوعی سہم کر پیچھا ہٹا۔

"اف ___ میں تو ڈر گیا،" وہ قہقہ لگا اٹھا۔

اس کے کھکھلانے پر مینو مزید چڑ گئی۔

"میں مذاق کے موڈ میں بالکل نہیں ہوں اس لیے زیادہ شوخے مت ہوں،" اس نے تیوری چڑھائی۔

"اوہو معاملہ گھمبیر ہے، کیا ہوا ہے؟" اب اس نے سنجیدگی سے وجہ دریافت کی۔

"میرا ____،" اس سے پہلے کہ مینو سب اگل دیتی اس کی بات اصفی نے کاٹی تھی۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟" اصفی جو دور سے ہی بہرام کی گاڑی رکتے دیکھ چکا تھا اب سختی سے بولا۔

"لو جی ان کی ہی کمی تھی ایسے جمع ہو رہے ہیں یہ جیسے لنگر تقسیم ہو رہا ہے،"

مینو کی بڑبڑاہٹ پر بہرام نے حیرت سے اسے دیکھا جو مانچسٹر کی نہیں بلکہ چیچہ وطنی کی پیداوار لگتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم ہمیشہ ٹپک پڑنا۔ برادر مسئلہ کیا ہے تمہارا اب بتا ہی دو پھر ختم کرتے ہیں اس کو؟" بہرام نے اسے زچ کرتی نظروں سے دیکھا۔

"میرا سب سے بڑا مسئلہ تم ہو کیا خیال ہے اپنے بارے میں؟" اصفی نے تو ادھار رکھنا سیکھا ہی نہیں تھا۔

"تم_____،" بہرام اس کے وار پر بلبلا اٹھا تھا وہ جوابی کارروائی کرتا تبھی مینو چلائی تھی۔

"یہ کیا چخ چخ شروع کر دی ہے اگر آپ دونوں میں اتنا ہی جوش بھرا ہے تو جا کر بارڈر پر لڑ لیں تاکہ انرجی ضائع نہ ہو دو ہونہار نوجوانوں کی اور محنت پر تمغے بھی ملیں۔ میرا دماغ کھو کھلا مت کریں، ہونہہ،"

وہ کہتی ہوئی سامنے والے گھر میں داخل ہو گئی تھی۔

اپنی اس عزت افزائی پر ان دونوں کے منہ کھل گئے تھے۔ ان کی توامیں بھی ان سے ایسے مخاطب نہیں ہوتی تھیں لیکن یہ چھٹانک بھر کی لڑکی دو منٹ میں ان کا فالودہ کر گئی تھی۔

"تم اس سے دور رہو اب آخری بار سمجھا رہا ہوں اگلی بار کھڑا رہنے کے بھی قابل نہیں چھوڑوں گا،" اصفی نے اسے وارن کیا۔

"تم اس سے دور رہو کیونکہ یہ تو تم اچھی طرح جانتے ہو گے بابا میرا رشتہ لے گئے تھے،" بہرام نے اسے گھورا۔

"ہاں بالکل اور تم فکر مت کرو جلد ہی تمہیں اس کا جواب مل جائے گا،" اصفی مسکراتے ہوئے اس کی طرف ایک آنکھ دباتے وہاں سے نکل گیا تھا۔

بہرام پیچھے کھڑا اس کے لہجے پر غور کرتا رہ گیا تھا۔ اسے دال میں کچھ کالا لگ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ارے مینو باجی آیا اے۔ آئیں نا بیٹھیں باجی جی،"

درمکئی کی بڑی بہن شینا اس کو وہاں دیکھتی کھل اٹھی تھی۔ اس نے جلدی سے چارپائی پر جگہ جھاڑی تھی اور مینو کو بیٹھنے کا کہا۔

زوی، ودی، زمل اور زرش اسے وہاں دیکھتے بوکھلا گئے تھے۔

"میں تو بیٹھ گئی ہوں تم یہ بتاؤ تمھاری مورے اور مکی کدھر ہیں،" مینو نے اسے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"باجی جی وہ تندور میں روٹی لگانے گیا اے،" شینا نے اسے بتایا۔

"ارے کیوں ان کی طبیعت خراب تھی پھر بھی؟" مینو نے تشویش سے کہا۔

"ہم نے منع کیا تھا لیکن وہ بضد تھیں کیونکہ ان دونوں چٹکوں نے آتے ہی خوشبو سونگھ لی تھی ساگ کی،" زمل نے مسکراہٹ دبائی۔

"یہ دونوں باز نہیں آتے اپنی نیت کو ہر جگہ چونچ پر رکھے پھرتے ہیں،" مینو نے دونوں کو گھورا جس پر ان کا رنگ پیلا پڑ گیا۔

"سلام بی بی جی!" درمکئی کی ماں اس کو دیکھتے ہی بولی تھی۔

"وعلیکم السلام! میں نے کتنی بار سمجھایا ہے آپ کو بی بی جی مت بولا کریں صرف مینو کہا کریں،" مینو نے خفگی سے انھیں دیکھا جس پر وہ مسکرا دیں۔

"جی بس بھول گئی تھی میں۔ یہ ساگ اور روٹیاں لے آئی ہوں میں بچے کھالیں،"

وہ ہچکچاتے ہوئے بولیں کیونکہ آج تک کسی حویلی والے نے ان کے گھر کھانا نہیں کھایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"واہ خوشبو تو اچھی آ رہی ہے میں بھی کھاؤں گی،" مینو کے منہ میں پانی آ گیا تھا۔

"جی آپ ___،" وہ ہکلا گئی تھیں۔

"کیوں میں نہیں کھا سکتی کیا؟" اس نے مصنوعی خفگی سے پوچھا۔

"بچے کھا تو سکتا اے لیکن ایسے ___،" وہ ہکلا گئیں۔

"کچھ نہیں ہوتا سب آ جاؤ ہاتھ دھو کر شروع کریں گے آپ یہیں لگائیں کھانا،" وہ سب کو کہتی اٹھی تھی۔

درمکئ، شینا اور ان کی والدہ خوشی سے جلدی جلدی سلیقے سے سب لگا چکی تھیں۔

زرش نے زمل کو بے چارگی سے دیکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ ان دونوں کا یہ پہلا تجربہ تھا۔ وہ بھی ان تینوں بہن بھائیوں کے ساتھ نیچے قالین پر بیٹھ گئیں۔ کچھ دیر بعد ہی وہ بھی مزے سے کھا رہی تھیں۔ اب انھیں سمجھ آئی تھی واقع میں اپنے سے نیچے طبقے کے لوگوں کو خوش کرنے سے ہی دل مطمئن ہوتا ہے۔ وہی خالص جذبہ ہوتا ہے۔

وہ تینوں بہن بھائی واقع ہی کمال تھے۔ زمل نے رشک سے انھیں دیکھا۔

اصفی ابھی حویلی کا گیٹ پار کرنے ہی والا تھا کہ شیریں پھپھو کی گاڑی اندر داخل ہوئی۔ وہ وہیں ساکت رہ گیا تھا اس نے پھپھو کا متوقع ردعمل سوچ کر ہی جھرجھری لی۔

"سلام پھپھو جانہ!" اصفی نے ان کے نکلتے ہی سلام جھاڑا۔

"وعلیکم السلام بچے! کیسا اے تو؟" وہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے بولیں۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔ آپ کیسی ہیں؟" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں ٹھیک اے۔ چلو اندر چل کر بات کرتا اے،" وہ اس کا بازو پکڑ کر اندر چل پڑیں تھیں۔

ان کے پیچھے آتی گل کو دیکھ کر اصفی کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔اس کی پر شوق نظریں اسے سخت عاجز کر دیتی تھیں۔

شیریں پھپھو کو دادی جان کے کمرے میں چھوڑ کر وہ واپس نکل آیا تھا۔

"ممانی جان!سب لوگ کدھر اے،" گل نے ادھر اُدھر دیکھتے سکینہ بی بی سے استفسار کیا تھا۔

"وہ درمکئی کے گھر گیا اے،" انھوں نے زبردستی مسکرا کر جواب دیا۔

"واہ بھئی اب تو اپنی بیٹیاں بی ایسی گومتی ایں،" شیریں نے طنز کیا تھا۔

"کیا مطلب اے تمہارا سب ہمارا ای بیٹی اے فالتو میں دماغ مت خراب کیا کرو،"

دادی جان اچھی خاصی تپ گئی تھیں کیونکہ وہ ان کی بات کا پس منظر سمجھ گئی تھیں۔

گل وہاں سے اٹھ کر لان میں چلی گئی تھی کیونکہ اس کی ماں کو اس کی شادی کی بات کرنی تھی۔اسی مقصد کے لیے وہ یہاں تھیں۔

"بس اماں جان تم یہ سب چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ____،" ان کی بات درمیان میں ہی رہ گئی تھی۔

"سکینہ بچے میری طبیعت آج کچھ ٹھیک نئیں لگ را تم میرے لیے کچھ ہلکا پھلکا سا چیز بناؤ جا کر،"

دادی جان نے سکینہ بی بی کو وہاں سے بھیجنا چاہا جو وہ اچھے سے سمجھ بھی گئی تھیں۔

ان کے جانے کے بعد دادی جان نے اپنا رخ شیریں کی طرف کیا تھا اب انھیں ہی یہ معاملہ رفع دفع کرنا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہمم____شیریں بچے ام نے بات کیا تھا سراج سے اس نے یہ بات اصفی کی مرضی پر چھوڑ دیا تھا اور____،"انھوں نے گلا کھنکارتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔

"اور____،"شیریں نے عجلت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اصفی نے منع کر دیا وہ گل سے شادی نئیں کرنا چاہتا،"دادی جان نے ان کے سر پر بم پھوڑا تھا۔

"کیا ایسے کیسے منع کر دیا وہ کسی کو پسند کرتا اے کیا ایسے تو نئیں او سکتا پھر کیوں منع کیا؟ لالا پہلے بھی تو اس کو حکم دیتا اے تو اب مرضی کیوں پوچھا،"

شیریں کا بس نہیں چل رہا تھا وہ چلانا شروع کر دیں۔

"شیریں دھیرے بولو اب تم کیا اپنی بیٹی کا زبردستی شادی کرے گا؟"دادی جان نے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔

"ہاں کرے گا چاہے زبردستی ہی سہی۔ام اپنی بیٹی کا ساتھ ناانصافی ہرگز نئیں او نے دے گا،"وہ آگ بگولہ ہو گئی تھیں۔

"تم پاگل او گیا اے کیسی باتیں کرتا اے؟ ایسے شادی نئیں او تا اے۔ کونسا ناانصافی کی بات کرتا اے تم ہاں؟ یہ فتور تمہارا اپنا پالا ہوا اے۔ تم امارا منہ نہ ہی کھلواؤ تو بہتر ہو گا،"

دادی جان نے بھی اپنی بھڑاس نکالی۔ وہ روز روز کی پریشانی سے تنگ آ گئی تھیں۔

"اماں مجھے یقین نئیں اورا یہ تم اے، ہائے سب مجھے ای برا سمجھتا اے میں کیا کروں،"شیریں نے منہ پر دوپٹہ رکھ کر رونا شروع کر دیا تھا۔

دادی جان اس کے واویلے پر بوکھلا گئی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ماریہ وہاں بھاگی آئی تھیں۔

"کیا ہوا ہے سب ٹھیک تو ہے نا اپیا کیوں رو رہی ہیں؟" انھوں نے شیریں کو روتے دیکھ کر استفسار کیا۔ ان کی یہی بات شیریں کو آگ لگا گئی تھی۔

"تمہاری وجہ سے سب اوراے تم ای اصل فساد کی جڑ اے اب اپیا بولتا اے،" شیریں ایک دم سے ماریہ پر جھپٹیں تھیں جس پر ڈر کے مارے ان کی چیخیں نکل گئی تھیں۔

"شیریں کیا کرتا اے تمہارا دماغ الٹ گیا اے کیا؟ چھوڑو اس کو،" دادی جان ہڑبڑا گئی تھیں۔

چیخ و پکار سن کر سب بھاگے آئے تھے۔ سامنے کا منظر دیکھتے اصفہان کی آنکھیں پھٹی رہ گئی تھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ----

"مزا آ گیا آج تو ہے نا مینو؟" زوی نے کھانے سے بھرپور انصاف کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل آپ کے ہاتھ میں بہت ذائقہ ہے،" مینو نے درمکئی کی والدہ کے خوشی سے تمتماتے چہرے کو دیکھا۔

"ہم نے اتنا لذیذ ساگ کبھی نہیں کھایا اور روٹی بھی کڑک ہے،" ودی نے بھی تعریف کی۔

"یہ ساگ شینا باجی نے بنایا اے،" درمکئی نے سب کو بتایا۔

"ارے واہ تم تو کمال او بھئی، مجھے سکھاؤ گی کیا؟" مینو نے اسے دیکھتے پوچھا۔

شینا اپنی تعریف پر شرما گئی تھی اور دوپٹے کا پلو منہ میں دبایا تھا۔ مینو کو اس کی یہ ادا بہت بھائی تھی جس پر وہ کھکھلا اٹھی۔

"سووو کیوٹ، لک ایٹ ہر گائز از نٹ شی؟" اس نے زوی اور ودی کو دیکھا جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئے۔

"یہاں دیکھو گدھو! کچھ دیر کھانے سے نظریں ہٹا کر،"

مینو نے دونوں کو لتاڑا جس پر وہ کھسیانی ہنسی ہنستے اوپر دیکھنے لگے۔

"مینو باجی یہ تو چولے، لوبیا، دم پخت، کابلی پلاؤ، چپلی کباب اور بے شمار کھانے بناتا اے،" درمکئی نے مزید بتایا۔

"جی مینو بچے! آج ام کو معلوم او تا تم آئے گا تو ام ایک بکرا ذبح کرواتا ان کے بابا سے،"

درمکئی کی والدہ شرمندہ ہوتی بکروں کی طرف اشارہ کر کے بولیں جو وہیں ایک طرف بندھے تھے۔

"ارے نہیں آپ تکلف میں مت پڑیں۔ ہمیں یہ بھی زبردست لگا اور میں اب یہ ساری ڈشز شینا سے سیکھوں گی، کیوں شینا؟" مینو نے کہتے ہوئے شینا کی طرف دیکھا۔

"ٹیک اے ام سکھائے گا،" وہ لرزتی ہوئی آواز میں بولی تھی۔

"کیا کہا مجھے سمجھ بالکل نہیں آیا؟" مینو نے زور سے پوچھا۔

"ام سکھا دے گا،" اس بار وہ تھوڑی اونچی آواز میں بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا ٹھیک ہے تو پھر دوستی پکی،" مینو نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

جو کچھ تردد کے بعد شینا نے تھام لیا۔

وہ شرمیلی سی لڑکی اسے بہت پسند آئی تھی۔ مینو نے اپنی زندگی میں ایسی خوبصورت لڑکی پہلی بار دیکھی تھی۔ اس میں بس اعتماد کی کمی لگی اسے ورنہ وہ لڑکی بے مثال تھی۔

"مینو باجی! آپ پہلی دوست ایں ان کی،" درمکئی نے بتایا۔

"اوہ تو یہ وجہ ہے اس کا مطلب یہ سکول نہیں گئی ہو گی کبھی،" مینو نے اس کو دیکھتے سوچا جو سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر گھبرا رہی تھی۔ اسی لیے وہ حویلی بھی نہیں آتی ہو گی۔

"پھر تو میں بہت لکی ہوئی نا،" وہ پر جوش لہجے میں بولی۔

"ہاں بالکل یہ حویلی بھی نہیں آتی اب بچپن میں آیا کرتی تھی،" زمل بھی بولی تھی۔

مینو اس کا لرزنا محسوس کر کے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"چلو شینا میرے ہاتھ دھلواؤ بھئی،" مینو نے اسے اٹھنے کا اشارہ کیا۔

شینا جلدی سے اٹھتی اس کے پیچھے ہو لی تھی۔

وہ پانی کا جگ اٹھا کر ڈالنے لگی تھی۔ مینو نے اچھی طرح ہاتھ دھوئے اور پھر منہ پر پانی چھپاکے مارے۔

"مینو باجی یہ اس سے صاف کریں یہ بالکل نیا اے،" شینا جلدی سے تولیہ اٹھا لائی جو مسکراتے ہوئے مینو نے تھام لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ سب کس کے گھر ہیں؟" مینو نے پر شوق نگاہوں سے جھانکتے بچوں اور عورتوں کو دیکھتے پوچھا۔

"باجی یہ امارے کچھ رشتہ دار ایں اور کچھ بس شروع سے یہیں رہتے ایں،" شینا نے اسے بتایا۔

"اچھا پھر یہ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟" اس نے حیرانی سے پوچھا۔

"آپ بوت پیارا لگ رہی ہونا اور کوئی آتا بی نئیں اے ایسے حویلی سے کسی کے گھر،" اس کی صاف گوئی نے مینو کو کافی متاثر کیا تھا۔

اس نے شینا کے چہرے پر حویلی کے نام پر پھیلی تلخی کو بخوبی محسوس کیا تھا۔ وہ لڑکی پہیلی تھی۔ ایسا لگتا تھا کوئی راز اپنے اندر چھپائے ہوئے ہے۔

وہ کچھ پوچھتی اس سے پہلے ہی سب آ گئے تھے۔

"مینو چلیں کافی دیر ہو گئی ہے،" زرش نے اسے دیکھا۔

"ٹھیک ہے چلو،" مینو نے انھیں اشارہ کیا۔

"بی بی جی قہوہ تو پی لیتے،" درمکئی کی والدہ آگے آئیں۔

"ارے نہیں پھر کبھی سہی۔ بہت شکریہ اتنی زبردست مہمانوازی کا،" اس نے ان کے ہاتھ عقیدت سے تھامے جس پر وہ مسکرا دیں۔

"تم سے ملنے آتی رہوں گی،" مینو پر جوشی سے شینا کے گلے لگی تھی۔

وہ چلے گئے تھے لیکن شینا وہیں ساکت کھڑی رہ گئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں امید کی کرن چمکی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پھپھو جانہ! یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟" اصفہان کی آواز پھٹ گئی تھی۔ اس کو کم از کم اپنی پیاری پھپھو سے ایسی جہالت کی توقع نہیں تھی۔ انھوں نے ماریہ کے بالوں کو جکڑ رکھا تھا۔

گل اور سکینہ بی بی کے بھی منہ کھل گئے تھے۔

سکینہ بی بی نے آگے بڑھتے شیریں کو پیچھے دھکیلا تھا۔

"میں اس کو چھوڑوں گی نئیں یہ ہمیشہ سے میرے حق پر ڈاکا ڈالتی آئی اے اب اس نے اپنا بیٹی کو آگے کر دیا اے وہ لالا سے ہر وقت لاڈ لگاتی اے اور تم نے کیوں منع کیا اے گل سے شادی کے لیے؟ کس سے کرنا اے تم کو شادی؟"

شیریں تقریباً چیخ پڑی تھیں۔

اصفہان ان کی شدت پسندی پر دم بخود رہ گیا تھا۔ ابھی ان کو اصل بات نہیں معلوم تھی تو اتنا سخت رد عمل دے رہی تھیں آگے کیا کرتیں؟

"پھپھو جانہ! میں نے ہمیشہ گل کو اپنی بہن سمجھا ہے اس لیے میں شادی نہیں کر سکتا۔ اتنی سی بات ہے آپ اس کے لیے کوئی اور اچھا سا رشتہ ڈھونڈیں،"

اس نے بمشکل خود کو پر سکون کرتے بات مکمل کی تھی۔

شیریں کی تکلیفوں کا اسے اندازہ تھا لیکن بابا سرکار کی بات بھی اسے سمجھ آ گئی تھی ضروری نہیں ہم جسے پسند کرتے ہوں وہ بھی ہمیں ویسے ہی سوچتا ہو۔ ہر انسان اپنی جگہ مختلف ترجیحات رکھتا ہے۔

"تم ایسا کیسے کر سکتا اے؟ تم بھی داؤد کی طرح کر را اے ام تمہیں معاف نئیں کرے گا،" وہ آپے سے باہر ہو رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ پھر سے ماریہ کی طرف لپکی تھیں جو پہلے سے سہمی ہوئی تھیں۔اس عمر میں ان کو سب کے سامنے ذلت اٹھانی پڑی تھی۔

"بسسسسس"

ان سب کو راستے میں داؤد آفریدی اور سراج آفریدی مل گئے تھے تو وہ لوگ گاڑی میں سوار ہو گئے تھے۔ کنواں دیکھنے کا پلان دھرا کا دھرا رہ گیا تھا۔

وہ ہنستے ہوئے جب دالان میں داخل ہوئے تو ہقابقارہ گئے تھے۔زوی، ودی اور مینو کو تو اپنی مم کی حالت دیکھتے سکتہ طاری ہو گیا تھا۔

"بسسسس بہت ہو گیا آپ لوگ جو ہر وقت اپنی روایات کے گن گاتے رہتے ہیں کیا یہ آپ کی روایات کے خلاف نہیں ہے؟ وہ کب سے کھڑی میری مم سے بدتمیزی کر رہی ہیں اور آپ سب خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں،"

ہنستی کھیلتی لڑکی کو اس طرح غصے سے لال دیکھ کر سب کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ان کو توقع نہیں تھی وہ اچانک آجائے گی یا پھر اتنا خطرناک ردعمل دے گی۔

لیکن ان سب کو یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ کسی غیر کے ساتھ بھی غلط ہوتا برداشت نہیں کر سکتی تھی اب تو بات اس کی جان سے پیاری ماں کی تھی، وہ اس بات کو درگزر کرنے والی نہیں تھی۔

اس نے خاص طور پر اصفہان آفریدی کو سنایا تھا جو ہر وقت اس کو تمیز کے لیکچر دیتا رہتا تھا.

اصفہان اپنی نظریں چرا گیا تھا۔وہ اب اسے کیا وضاحت دیتا؟ کیا وہ اس کی کسی بھی بات کا یقین کرتی؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جہالت کی بھی انتہا ہوتی ہے۔ دیکھ رہے ہیں تایا سرکار آپ؟ اب میں سمجھ گئی ہوں کیوں ڈیڈ یہاں واپس نہیں آنا چاہتے تھے کیوں وہ ہمیشہ ہمیں منع کرتے رہے؟ اب آپ بتائیں کیا یہ سب دیکھنے کے لیے آپ ہمیں بلانا چاہتے تھے؟ ہم نے کبھی کسی کا برا نہیں چاہا نہ ہمیں پتا تھا ہمارے آنے سے سب کو تکلیف ہو گی تو میں خود منع کرتی ڈیڈ کو،" بولتے بولتے اس کی سانسیں پھول گئیں تھیں۔

سب دم سادھے کھڑے تھے اپنی صفائی میں بولنے کے لیے ان کے پاس الفاظ ہی نہیں بچے تھے۔ شیریں اور گل کڑے تیوروں سے اسے گھور رہی تھیں۔ وہ دونوں ماں بیٹی ان لوگوں میں سے تھیں جن کے سامنے کتنی بھی تقاریر کی جائیں ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ایسے لوگوں کے سامنے عقل و شعور کی باتیں کرنا اپنے الفاظ ضائع کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔

"تایا سرکار جہاں کچھ دیر کے لیے میری مم محفوظ نہیں رہیں وہاں آپ مجھے ساری زندگی رکھنا چاہتے ہیں؟" اس کی آواز رندھ گئی تھی جس پر سراج آفریدی کا چہرہ پھیکا پڑا۔

شیریں کے تو اس کی بات پر کان کھڑے ہو گئے تھے ان کا ذہن "ساری زندگی" پر اٹک گیا تھا۔ وہ کچھ بولتیں اس سے پہلے ہی سراج آفریدی کی شرمندگی بھری آواز گونجی تھی۔

"بچے! ام شرمندہ اے اپنی بات کا پاس نئیں رکھ پایا ام نے بولا تھا کوئی پریشانی نئیں اوئے گا پر..." انھیں سمجھ نہ آیا کن الفاظ میں مداوا کریں۔

"نئیں تایا سرکار میں جانتی ہوں آپ کا قصور نہیں ہے انفیکٹ قصور کسی کا بھی نہیں ہے غلطی ہماری ہے جو ڈیڈی پر زور دیا، ایم سوری مم،" اس نے نم آنکھوں سے اپنی ماں کو ساتھ لگایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

داؤد آفریدی نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں وہ اسی دن سے ڈرتے تھے تبھی یہاں نہیں آنا چاہتے تھے۔ اپنے ہنستے مسکراتے بچوں کو ایسے دیکھنا ان کے بس سے باہر تھا۔

"لالا جان! میں کراچی جا رہا ہوں۔ انگلینڈ سے تو میں سب سمیٹ لایا تھا وہاں واپس نہیں لوٹ سکتا لیکن اب یہاں بھی مزید نہیں رہ سکتا،" وہ طے کرتے مڑے تھے جس پر سب دنگ رہ گئے تھے۔

"چلیں مم اور تایا سرکار__،" مینو جاتے جاتے پلٹی تھی جس پر سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے داؤد آفریدی بھی رک گئے تھے۔

"میں آپ کے بیٹے سے شادی نہیں کر سکتی اس کے لیے وہی لڑکی سوٹ کرے گی جس کی وجہ سے سارا ہنگامہ ہوا ہے،" وہ تیز نظروں سے گل اور اصفی کو دیکھتی آگے بڑھ گئی تھی۔

ان کے جاتے ہی سناٹا چھا گیا تھا۔ سراج آفریدی جھکے کندھوں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے تھے۔ وہ کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتے تھے کیونکہ آج ان کا مان کرچی کرچی ہو گیا تھا۔

شیریں اور گل نے ایک دوسرے کو نظروں ہی نظروں میں شاباشی دی تھی۔

"خس کم جہاں پاک" شیریں بڑبڑائیں۔

مینو نے ماریہ کو جلدی سے ایک طرف بٹھایا تھا اور خود بیگ نکالتے پیکنگ کرنے لگی تھی۔

زوی اور ودی سہمے ہوئے سے ماریہ سے لپٹ گئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں بالکل ٹھیک ہوں میری جان۔ تم لوگ اپنی مینو اور ڈیڈ کو روکو نا جلد بازی میں فیصلہ مت کریں،" انھوں نے دونوں کو آہستہ سے کہا۔

"نو مم ہم اب یہاں نہیں رہیں گے دیٹس اٹ،"

ودی نے ہٹ دھرمی دکھائی جس پر ماریہ بیگم نے اسے گھورا۔ انھیں سمجھ آگئی تھی کہ انھوں نے بچے نہیں باپ پیدا کیے تھے۔

"چلو ہو گئی ہے تیاری تو چلیں،" داؤد صاحب نے آتے ہی سپاٹ لہجے میں کہا۔

ماریہ بیگم نے ان کی طرف دیکھا لیکن وہ نگاہیں نہیں ملا رہے تھے وہ اس سب میں خود کو ہی قصوروار گردان رہے تھے۔

"یس ڈیڈا!!! لیٹس گو،" مینو نے زبردستی مسکرا کر کہا۔

وہ سب باہر نکل آئے تو سب ویسے ہی اپنی جگہ جمے ہوئے تھے سوائے سراج آفریدی کے۔ داؤد صاحب نے سرد آہ بھری۔ وہ یہاں سے نکل کر ہی ان سے بات کرنا چاہتے تھے ورنہ انھوں نے روک لینا تھا۔

زمل اور زرش نے التجائی نظروں سے مینو کو دیکھا جس پر اس نے دونوں کو گلے لگا لیا۔

"سوری ی ی!" زرش رو پڑی تھی۔

"ارے تم مت رو پاگل۔ میں بالکل ناراض نہیں ہوں تم لوگوں سے ہم ملتے رہیں گے، اب تو اسی ملک میں ہوں گے نا" اس نے زرش اور زمل کا سر تھپکا۔

وہ سب دادی جان سے ملے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"داؤد بچے مت جاؤ،" دادی جان کی آواز لڑکھڑا گئی تھی۔

"اماں جان! معاف کیجیئے گا لیکن اس وقت ہمارا چلے جانا ہی بہتر ہے۔ آپ فکر مت کریں میں ناراض نہیں ہوں بس اس وقت ان سب الجھنوں سے نکلنا چاہتا ہوں،" وہ انھیں دلاسا دیتے اٹھ گئے تھے۔

وہ سب بھی ملتے ملاتے آگے بڑھ گئے تھے۔ ان سب نے اصفہان کو سرے سے ہی اگنور کر دیا تھا۔

وہ بس ساکت نظروں سے دیکھتا رہ گیا۔ اس نے ایسا تو کبھی نہیں چاہا تھا۔۔۔۔۔

سراج آفریدی اپنے کمرے کی کھڑکی سے انھیں جاتا دیکھتے رہے۔ وہ چاہ کر بھی انھیں روک نہیں پائے تھے۔ ان کی گرفت یک لخت کرسی پر مضبوط ہوئی تھی۔ وہ ایک فیصلہ کرتے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے چہرے کے تاثرات پتھریلے ہو گئے تھے۔

انھیں روایتی جاگیر داروں کی طرح رعب جمانا اور چیخنا چلانا کبھی بھی پسند نہیں رہا تھا مگر جب وہ کچھ کرنے کی ٹھان لیتے تو پیچھے نہیں ہٹتے تھے۔

جیسے ہی ان کی گاڑی گاؤں کی حدود سے باہر نکلی تھی تو داؤد آفریدی کی آنکھیں جھلملا گئی تھیں انھیں کہیں نہ کہیں ہلکی سی امید تھی کہ اب شاید ان کے ساتھ ویسا نہ ہو جیسا سالوں پہلے ہوا تھا لیکن۔۔۔۔۔

انھوں نے اپنے بچوں کو بیک ویو مرر سے دیکھا جو آتے ہوئے کتنے چہچہا رہے تھے اور اب گم سم سے باہر دیکھنے میں مگن تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مینو ٹھیک ہی کہتی تھی میں اس کے ساتھ ناانصافی ہی کرنے جارہا تھا لیکن شکر ہے اللہ کا بروقت عقل آگئی مجھے،"

انھوں نے سیٹ پر ٹیک لگاتے افسردگی سے سوچا۔

ان کی گاڑی کراچی کے پوش علاقے میں رکی تھی۔ وہ سب اتنا لمبا سفر کر کے تھک گئے تھے۔ گاڑی سے نکلے تو وہ سامنے دیکھ کر دنگ رہ گئے جہاں ایک سفید ماربل سے بنا چھوٹا سا گھر جگمگا رہا تھا انھوں نے ہونقوں کی طرح داؤد آفریدی کی طرف دیکھا جو کندھے اچکاتے ہنس پڑے۔

"ایک پراپرٹی ڈیلر سے بات ہو گئی تھی۔ میرا مینو کے نکاح کے بعد یہیں آنے کا ارادہ تھا لیکن یہ نہیں پتا تھا سب اتنی جلدی ہو جائے گا،" انھوں نے وضاحت دی۔

"اوکے یاررر! اب اندر چلیں میری تو کمر ٹوٹ رہی ہے درد سے،" ودی نے دہائی دی۔

"اور زندگی میں پہلی بار اتنی دیر تک خاموش رہنے کی وجہ سے میرے جبڑے درد کر رہے ہیں،" زوی نے منہ بنایا۔

جس پر سب ہنس دیے۔

اتنے میں کچھ اور گاڑیاں رکیں جس میں دریا خان اور قاسم خان کچھ آدمیوں کے ساتھ موجود تھے۔

داؤد آفریدی نے ناسمجھی سے ان کو دیکھا۔

"سرکار! ہمیں بڑے سرکار نے آپ کی مدد کے لیے بھیجا ہے،" قاسم خان نے نظریں جھکا کر ادب سے کہا۔

"ہممم ___ ٹھیک ہے لیکن سب کام ہو چکا ہے تم لوگ جاؤ اب اور ان کو کہنا اطمینان رکھیں سب ٹھیک ہے،" داؤد آفریدی نے انھیں تسلی دی۔

جس پر وہ سر ہلاتے پلٹ گئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

داؤد آفریدی اندر داخل ہوئے تو وہ تینوں آکر ان سے لپٹ گئے۔

"ڈیڈز! دیٹس بیوٹیفل،" مینو نے خوشی سے ان کے گال پر بوسہ دیا۔

"خوش ہو؟"

انھوں نے چمکتی آنکھوں سے ان تینوں سے پوچھا۔

جس پر انھوں نے ایک سو بیس کی سپیڈ سے اثبات میں سر ہلایا۔

"تو پھر ٹھیک ہے اسی خوشی میں گھر کی سیٹنگ کرو،" انھوں نے آنکھیں پٹپٹائیں۔

"کیاااااا؟ ناٹ فیئر ڈیڈی ہم بہت تھک گئے ہیں،" وہ تقریباً چیخ پڑے تھے۔

"کوئی بہانہ نہیں چلے گا،" وہ ان کی رونی صورت کو اگنور کرتے ہوئے بولے۔

"ڈیڈی ایک بار دیکھیں تو ہم معصوم بچوں پر آپ کو ترس نہیں آرہا؟ دیکھیں پلیززززز،"

مینو نے جھوٹ موٹ کے آنسو دکھانے چاہے۔

"نووو،" وہ پشت پر ہاتھ باندھے ادھر اُدھر کا جائزہ لے رہے تھے۔

"مینو ان کے پاؤں پڑنے سے اچھا ہے بندہ دیوار میں ٹکر مار لے،" زوی نے سر جھٹکا۔

"واااٹ؟ تم لوگوں کو اپنے باپ سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے،" داؤد آفریدی نے جھک کر اپنا جوتا اٹھانا چاہا۔

گائززز بھاگووو حملہ ہو رہا ہے،" ودی کے الرٹ کرنے پر وہ تینوں سر پر پاؤں رکھتے لان کی طرف بھاگے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

داؤد صاحب نے ماریہ بیگم کی طرف آنکھیں نکالیں جو کب سے اپنی ہنسی قابو کرنے کی کوشش میں سرخ ہو رہی تھیں۔اب کی بار ان کا جاندار قہقہ گونجا تھا۔

داؤد صاحب سر کھجا کر رہ گئے۔

داؤد صاحب اور ماریہ بیگم نے سب کے لیے کمرے صاف ستھرے کیے۔

"ماری____، "داؤد صاحب نے بیڈ شیٹ ٹھیک کرتی ماریہ کو پکارا۔

"جی____، "وہ نا سمجھی سے ان کی ہچکچاہٹ دیکھنے لگیں۔

"میں شرمندہ ہوں تمھیں پروٹیکٹ نہیں کر پایا۔مجھے امید نہیں تھی یہ سب ہو گا، "انھوں نے افسردگی سے دیکھا۔

"آپ کیوں پریشان ہیں؟میں جانتی ہوں اس سب میں آپ کا قصور نہیں تھا۔آپ نے میرے لیے بہت کچھ برداشت کیا ہے تو میں کیا اتنا سا۔۔۔، "ان کی بات درمیان میں رہ گئی تھی۔

میوزک کی تیز آواز سے وہ دونوں باہر کی طرف دوڑے تھے

سامنے کا منظر انھیں ورطہ حیرت میں مبتلا کر گیا تھا۔

وہ تینوں لان میں پہنچتے پھولی سانسیں بحال کر رہے تھے کہ آس پاس دیکھتے ان کی آنکھوں میں ستائش اتری۔

"ایسا کرتے ہیں پہلے ہم یہیں کی صفائی کرتے ہیں تب تک اندر کا ماحول سازگار ہو جائے گا، "مینو نے مشورہ دیا۔

"ہاں ں ں____اب یہ ذلالت تو روز ہو گی برو۔وہاں کم از کم اس سے تو بچے ہوئے تھے، "ودی نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پر اس میں بھی تو تھرل ہے نا،" زوی کی بات پر وہ تینوں کھلکھلا اٹھے۔

"ویسے مجھے امید نہیں تھی کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ آئی واز شاکڈ برو،" ودی نے حیرت کا اظہار کیا۔

"مجھے بھی یار صدمہ لگ گیا تھا۔ اصفی لالا بھی وہاں موجود تھے اور مم کی کنڈیشن اف ف ف،" زوی نے افسوس سے کہا۔

"مجھے وہ بندہ پہلے ہی زہر لگتا تھا جو صرف ہم پر رعب جھاڑتا تھا۔ اس کو رشتوں میں توازن رکھنا بالکل نہیں آتا تم لوگ ہی لٹو ہو گئے تھے۔ ان لڑائی جھگڑوں سے میرا دل خراب ہوتا ہے اور ڈیڈ وہیں جھونک رہے تھے مجھے۔ چار دن کی زندگی ہے اس میں بھی لوگ پیار سے نہیں رہ سکتے، ہونہہ،" مینو نے ناک چڑھائی۔

"ویسے مجھے بڑی کے لیے برا لگ رہا ہے،" ودی کی بات کی ان دونوں نے بھی تائید کی۔

"خیر وہ سب تو ٹھیک ہو ہی جائے گا پہلے یہ بتاؤ کام کا آغاز کیسے کریں تھکن بھی ہو رہی ہے اور چیف صاب ابھی آ جائیں گے،" زوی نے ان کی توجہ اصل مسئلے کی طرف دلائی۔

ارے واہ ہ ہ یہاں بھی کچھ نہ کچھ مل ہی گیا______،" ودی کی خوشی سے بھرپور آواز گونجی۔

وہ جلدی سے ریڈیو اٹھا کر لایا۔

"واؤ یہاں پہلے رہنے والے لوگ تو شاعرانہ مزاج کے لگتے ہیں بھئی،" زوی بولا۔

"چلو اچھا ہے وقت گزر جائے گا کام کرتے ہوئے چلاؤ اسے۔ ویسے سپیکرز ہوتے تو زبردست سین ہو جاتا تاکہ کراچی والوں کو بھی پتا چلتا ہم آ چکے ہیں،" مینو نے اسے آن کرنے کا کہا۔

کوئی پنجابی زبان میں چینل چل رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ تینوں کپڑے اٹھائے کھڑکیاں دروازے صاف کرنے لگے تھے۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہے یہ کیا بول رہا ہے،"ودی نے منہ بناتے آر۔جے کی شکایت کی۔

"جو مرضی بولے تمہارا کیا جاتا ہے، چپ چاپ کام کرو"زوی نے اسے ڈپٹا۔

اتنے میں نصیبولال کی آواز میں گانا شروع ہوا۔

"اف کیا درد ہے بھئی سنگر کی آواز میں ایسا لگ رہا ہے ہمارا ہی درد بیان کر رہی ہے،"مینو نے سراہا۔

"دل تا دل اے، دل دا کی اے

انوں چھیڑ چھیڑ کے ملدا کی اے

دل تا پاگل ہے

جتھے ساری دنیا چھڈی تیرے بن وی سر جاؤ

دل تا پاگل ہے

دو گھڑیاں رو کے چپ کر جاؤ"

"ویسے ایک مزے کی بات بتاؤں ہم لوگ بھی کیا عجیب و غریب مخلوق ہیں کبھی سوچا،"زوی نے بے پر کی اڑائی۔

"ہائیں_____،"ودی اور مینو نے اسے گھورا۔

"دیکھو ہم لوگ ہیں پٹھان، پیدا ہوئے انگلینڈ میں، شفٹ ہوئے ہیں کراچی میں اور سن رہے ہیں پنجابی گانے،"اس نے وضاحت دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اووووو_____ہاہاہارائٹ،"وہ دونوں اس کی بات سمجھتے ہنس دیے۔

"اوکے گائز بہت ہو گئی ہاڑا ہوڑی ناؤ بیک ٹو ورک،"مینو نے بڑے ہونے کا رعب دکھایا۔

وہ دونوں منہ بناتے کھڑکی رگڑنے لگے تھے۔

ودی نے ریڈیو سٹیشن چینج کیا۔

"جی تو سامعین اب جو گانا میں بجانے جا رہی ہوں اس کی فرمائش کی ہے خانیوال سے شائستہ جلیل نے،

راحت فتح علی خان نے سر بکھیرے،

"مگر بھٹکے تو یاد آیا بھٹکنا بھی ضروری تھا

محبت بھی ضروری تھا بچھڑنا بھی ضروری تھا

ضروری تھا کی ہم دونوں طواف آرزو کرتے

مگر پھر آرزوؤں کا بکھرنا بھی ضروری تھا

تیری آنکھوں کے دریا کا اترنا بھی ضروری تھا"

وہ تینوں مست تھے لیکن دروازے کے پاس کھڑے ماریہ بیگم اور داؤد صاحب کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں تھیں ان کی حالت دیکھتے جو کھڑکیوں کے ساتھ لگے بہت جذباتی ہو رہے تھے۔

"یارررر ایسا لگ رہا ہے سارا پاکستان ہمارے دکھ میں برابر کا شریک ہے،"مینو نے سرد آہ بھری۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

داؤد آفریدی آگے بڑھنے لگے تو ماریہ بیگم نے مسکراہٹ دباتے ان کا بازو پکڑ کر جانے سے روکا۔ بہت دنوں بعد تو وہی نظارہ دیکھنے کو ملا تھا ورنہ حویلی میں تمیز کے دائرہ میں رہتے تھے۔ آج پھر کھل کر سانس لے رہے تھے۔

"دوسرا لگاؤ یاررر کوئی پشتو سٹیشن نہیں ہے کیا؟" زوی نے کہا۔

تبدیل کرتے کرتے وہ زیک آفریدی کی آواز پر رکے تھے۔

"یےےےے اب آیا نا مزا

"تیرے سر کی قسم ہے دل یہ میرا تیرا دیوانہ"

ان تینوں نے دھمال ڈالنا شروع کر دیا۔

اس بار ان کے والدین کا قہقہہ گونجا تھا ان کا حال ہی مزحکہ خیز تھا جو صفائی والے کپڑے کندھوں پر ڈالے اٹان پیش کر رہے تھے۔

"بس کرو اب بہت ہو گیا۔ تم لوگ صفائی کم اور وقت ضائع زیادہ کر رہے ہو،" ماریہ بیگم نے ان کو بلایا۔

"ڈیڈاااا کچھ کھانے کو منگوائیں یار بھوک لگی ہے زوروں کی توبہ کام کر کر کے انرجی ختم ہو گئی ہے،" مینو نے نادیدہ پسینے کو پونچھتے ہوئے کہا۔

"جی بیٹا جی بہت کام کیا ہے تبھی تو یاد نہیں رہا تمہیں کہ جس کپڑے سے صفائی کی ہے اسی سے پسینہ جو مجھے بالکل نظر نہیں آرہا وہ صاف کیا ہے،"

داؤد صاحب نے اس کی مبالغہ آرائی پر طنز کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آہم۔۔۔ٹھیک ہے بھئی مان لیا کوئی کام نہیں کیا اب براہِ کرم آپ اب پیٹ میں اچھل کود کرتے چوہوں کا بھی کوئی علاج کریں،" مینو نے پیٹ پر ہاتھ رکھتے دہائی دی۔

"اوکے آجاؤ فوڈ پانڈا سے منگوا لیتا ہوں،" وہ اپنا سیل فون نکالتے ہوئے بولے۔

"تم لوگ جاؤ جلدی سے شاور لو اور حلیہ درست کر کے آؤ،" ماریہ بیگم نے انھیں بھگایا۔

"یہاں تو سردی بھی نہیں ہے اتنی،" زوی بولا۔

"کیونکہ یہ کراچی ہے باس،" ودی نے سمجھداری دکھائی۔

"ہمم،" زوی نے تائید کی۔

سراج آفریدی باہر آئے تو سب وہیں افسردہ سے براجمان تھے جبکہ شیریں وہاں سے کھسکنے کی تیاریوں میں تھیں۔

ان کے کھنکارنے پر سب ان کی طرف متوجہ ہوئے۔

"شیریں رکو ابی ایسے ای چلا جائے گا تم اپنا خواہش پورا کیے بغیر؟" ان کے لہجے میں ایسا کچھ تھا جو اصفہان کو چونکا گیا تھا جبکہ شیریں کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔

"جی لالا! میں تو تیار اے بس سب لوگ اداس تا تو اس لیے جا را تھا،" شیریں نے کھسیانی ہنسی ہنس کر کہا۔

گل نے شرما کر دوپٹے کا پلو منہ میں دبایا تھا اس کا تو بس نہیں چل رہا تھا پورا دوپٹا ہی کھا جائے۔

سکینہ بی بی نے شکوہ کناں نظروں سے سراج آفریدی کو دیکھا جبکہ باقی سب ہونقوں کی طرح صورتحال سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سراج آفریدی سب کی پرواہ کیے بغیر اپنی ٹھانے کھڑے تھے۔

"تو ٹھیک اے پھر ابی نکاح کرتے ہیں،" انھوں نے سب کے سروں پر دھماکہ کیا تھا۔

"بابا سرکار_____،" اصفہان بے یقینی سے تقریباً چیخ پڑا تھا۔

"ہاں بولو اب کیا اے؟ تم نئیں چاہتا تھا مینوں سے شادی کرنا تو بات ختم اب تم ابی گل سے نکاح کرے گا،" سراج آفریدی نے بمشکل غصہ ضبط کیا تھا۔

"سرکار آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟" سکینہ بی بی کو ان سے یہ امید ہرگز نہیں تھی۔

"لالا جان ایسے اتنی جلدی پہلے مجھ کو اس کے باپ سے بات کرنے دیو،" شیریں نے بی چارگی سے کہا۔

"بابا سرکار میں یہ نکاح ہرگز نہیں کروں گا۔ میں آپ کو پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ گل کو میں نے کبھی اس نظر سے نہیں دیکھا۔ میں کوئی پتلا نہیں ہوں جس کے ساتھ آپ جیسا سلوک کرنا چاہیں گے کریں گے۔ میں ابھی کراچی واپس جا رہا ہوں،" وہ تن فن کرتا وہاں سے نکل گیا تھا جبکہ سراج آفریدی نے اسے روکنے کا تردد نہیں کیا تھا۔

وہ یہی تو چاہتے تھے تبھی تو اپنے منصوبے پر عملدرآمد کر سکتے تھے۔

"سن لیا شیریں یا ابھی بھی کچھ باقی اے کیوں تم نے اپنا بیٹی کو بے مول کر دیا اے؟ تمہارا ایک ای بیٹی اے اس کو کسی ایسے شخص سے جوڑنے کی کوشش مت کرو جو اس کو خوش نہ رکھ سکے۔ جب اس کا باپ کو معلوم پڑے گا کہ تم کیا کرتا پھر رہا اے تو وہ کیا کرے گا تم نے کبھی سوچا اے؟" سراج آفریدی نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی۔

"امارے ساتھ ہمیشہ یہی اوتا آیا اے،" شیریں نے جذباتی انداز میں کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"افففف تم کیوں نئیں سمجھتا؟ سب تمہارا اپنا پالا اواز ہر ہے بس اب تم جاؤ اور تب ای آنا جب دماغ درست او جائے تمہارا،" سراج آفریدی نے انھیں جانے کا اشارہ کیا۔

"لالا____اماں جان تم دیکھ رااے سب اب لالا ام کو گھر سے نکال رااے،" شیریں نے بے یقینی سے دیکھتے دادی جان کی توجہ دلائی۔

"تم لوگ ام کو پاگل مت بناؤ جو مرضی آئے کرتے پھرو، خدا کی قسم اماری تو کوئی سنتا ای نئیں اے ہونہہ،" دادی جان نے تپے ہوئے لہجے میں کہا۔

وہ روز روز کی بحث سے تنگ آ گئیں تھیں۔ انھیں داؤد آفریدی کے پھر سے چلے جانے کا صدمہ بھی تھا۔

"جارااے ام اب واپس ہی نئیں آئے گا،" شیریں سب کو سناتی ہوئیں گل کے ساتھ لوٹ گئیں تھیں۔

سراج آفریدی سب کو ایسے ہی چھوڑتے باہر کی طرف بڑھ گئے جبکہ سکینہ بی بی نے شکر کا سانس لیا تھا۔

زمل اور زرش اصفہان کے کمرے کی طرف بھاگیں تھیں۔

"لالے! آپ ناراض ہو کر جا رہے ہیں؟" زرش نے اسے پیکنگ کرتے دیکھ کر رندھی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"ارے نہیں بچے میں یونیورسٹی سے کافی چھٹیاں کر چکا ہوں اس لیے جا رہا ہوں،" اصفہان نے انھیں تسلی دی۔

"لیکن باہر تو آپ____،" زمل نے بات ادھوری چھوڑی۔

"وہ تو ڈائیلاگ جھاڑا تھا دیکھا تھا اپنے بابا سرکار کو کیسے میری شادی کا پلان ترتیب دے رہے تھے؟ روز کوئی نہ کوئی نیا ہنگامہ جیسے میری شادی نہ ہوئی مسئلہ کشمیر ہو گیا جو حل ہی نہیں ہو رہا،" اس نے مسکراتے ہوئے لمبی وضاحت دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مگر آپ سن لیں ہماری بھابھی صرف مینو بنے گی،" زمل نے باور کرایا۔

"پہلے وہ انسان تو بن جائے،" اصفی نے ابرو اٹھائی۔

"لالے____،" وہ دونوں چیخ پڑیں۔

"اوکے اوکے وہ راضی تو ہو دیکھا نہیں تھا محترمہ جاتے ہوئے مشورے سے نواز گئیں تھیں بابا سرکار کو اور گزرتے ہوئے میری طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا،" اصفی نے یاد کرتے ہوئے بتایا۔

"اووووو دیکھا زرش لالے کو ان کے نہ دیکھنے کا دکھ ہے حالانکہ دیکھا تو کسی نے بھی نہیں تھا،" زمل نے زرش کو کہنی ماری۔

"ہاہاہاہاں اور ان چھوٹے پیکٹ نے بی نی دیکھا تھا لالے کو جبکہ ان کی دوستی بھی ہو گئی تھی،" زرش کے کہنے پر وہ دونوں ہنس دیں۔

"زیادہ فری نہیں ہو رہیں تم دونوں ان کے آنے سے تو تم دونوں کو بھی زبان لگ گئی ہے اور زرش بی بی تو پہلے بالکل نہیں بولتی تھیں،" اصفی نے ان کو گھورا۔

"جی ہم نے ان سے ہی سیکھا ہے کہ زندگی چھوٹی سی ہے اس کو روتے روتے گزارنے سے اچھا ہے ہنس کر گزارا جائے،" زمل نے گردن اکڑا کر کہا۔

اصفہان کافی متاثر ہوا تھا۔

"اور میں مینو کے اس بات سے امپریس ہوئی تھی؛

چلو پھر مسکرایا جائے

بن ماچس لوگوں کو جلایا جائے"

زرش کے کہتے ہی ان دونوں کے قہقہے گونجے جبکہ اصفی نے دلچسپی سے ابرو اٹھائی تھی۔

اسے واقعی میں ان میں اس کی جھلک نظر آئی تھی ہنستی کھلاتی زندگی سے بھرپور۔

"لائیں ہم کر دیتے ہیں،" زمل آگے بڑھی تھی۔

"شکر ہے جناب یاد آگیا آپ کو،" اصفی نے سر جھٹکتے ان پر طنز کیا تھا۔

وہ تینوں باتوں میں مصروف تھے سکینہ بی بی مسکراتی ہوئیں دروازے سے پلٹ گئیں۔

ان کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی آئی تھی۔۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔

"تایا سرکار کی کال آئی تھی ڈیڈی کو،" مینو نے دھپ سے صوفے پر گرتے انھیں آگاہ کیا جو وڈیو گیمز کھیلنے میں مصروف تھے۔

"اچھا تو کیا کہہ رہے تھے؟" زوی نے گیم پر نگاہیں جمائے اس سے استفسار کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"شرمندہ تھے اور ڈیڈی پر غصہ بھی تھے،"اس نے انسٹا سکرول کرتے ہوئے بتایا۔

"شرمندہ تو سمجھ آتی ہے لیکن غصہ کیوں تھے؟"ودی نے نا سمجھی سے دیکھا۔

"وہ کہہ رہے تھے کہ انھوں نے ملازم بھیجے تھے تو ڈیڈ نے رکھے کیوں نہیں؟"وہ مصروف سی بولی۔

"ٹکڑوں میں بات مت کریں مینو جلدی سے بات ختم کریں تاکہ میں گیم پر فوکس رکھ سکوں،"زوی نے جھنجھلا کر کہا۔

"اوہو بھئی سیدھی سی بات ہے ڈیڈی نے بول دیا کہ انھیں خود کام کرنے کی عادت ہے چھوٹا سا گھر ہے تو کوئی جھنجھٹ نہیں،"مینو نے چڑ کر کہا۔

"اچھا جی یہ بات تھی میں سمجھا پتا نہیں کونسی اہم کاروائی ہوئی ہے،"ودی سیدھا ہوا۔

"تم___لو جی ان کو پتا چل گیا میں آن لائن ہوں سو حاضر ہو گئے،"اس سے پہلے کہ مینو اسے سخت سناتی اس کے سیل پر وڈیو کال آنے لگی۔

"ان کو تو ہم ساتھ ہی لے آتے انھیں گھڑی بھر بھی چین نہیں ہے،نہ جانے وہ کون لوگ ہیں جو کہتے ہیں یہ انگریز روڈ ہوتے ہیں اور بہت مصروف ہوتے ہیں۔اپنے کام سے کام رکھتے ہیں بلا بلا بلا۔۔۔۔۔۔۔"مینو کی بات پر زوی اور ودی کی دبی دبی ہنسی گونجی۔

"ہے ے ے ے ے ایوری ون وٹس اپ؟"مینو نے کال اٹھاتے ہی ان سے پوچھا۔

"ہیلو نتھنگ سیریس برو،"لینا بولی۔

"ہم سوچ رہے ہیں آنے کا تمہارے گاؤں،"زک نے بتایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اووووریئلی! لیکن تم لوگ وہاں نہیں جاسکتے،" مینو نے کھسیا کر کہا۔

"لیکن کیوں؟" وہ سب چلائے۔

"کیونکہ اب ہم کراچی میں ہیں،" زوی اور ودی یک زبان بولے۔

"ہیں اب کاراچی کیوں؟" کیٹ نے کراچی کا ستیاناس کرتے ہوئے پوچھا۔

"آہ کیا بتائیں لمبی کہانی ہے سنانے بیٹھیں تو الفاظ ختم ہو جائیں اور لکھنے بیٹھیں تو اوراق نہ ملیں،" زوی کی اردو میں کی گئی بات پر انھوں نے ہونقوں کی طرح دیکھا۔

"برو دیرے دیرے بول میں سمج گا،" پارکر کے ٹوٹی پھوٹی اردو پر وہ سب ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئے۔

"رہنے دو پارکی اپنے چھوٹے دماغ پر زور مت ڈالو کہیں یہ گر نہ جائے،" ودی نے اس پر طنز کیا جس پر اس نے منہ بنا لیا۔

"تو پھر ہم جب بھی آئیں کراچی آئیں؟ پہلے تو پشاور ائیرپورٹ اترنا تھا،" کیٹ نے پوچھا۔

"ہمم ____ تم لوگ جب بھی آؤ پہلے پوچھ لینا ہو سکتا ہے تب ہم گاؤں ہوں،" مینو نے کندھے اچکائے۔

"اور یہ بھی ہو سکتا ہے جب تم سب اس ائیرپورٹ پر اترو تو ہم وہاں نہ ہوں، اٹ ڈیپنڈز،" ودی کی بات پر وہ تینوں تالی مارتے ہنس دیے۔

"ہیں ______،" وہ حیران رہ گئے۔

"ہاں ____ یہ پاکستانی فیملی پولیٹکس ہے بچہ تم نہیں سمجھو گے ایک لمحے کچھ تو دوسرے لمحے کچھ،" مینو نے انھیں بتایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا،" زک نے نا سمجھی سے دیکھا۔

"اچھی بات ہے،" مینو نے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"واٹ؟" پار کر نے پوچھا۔

"کچھ نہیں،" مینو نے دانت پیستے ہوئے مسکرا کر اسے دیکھا۔

اس کی کچھ کچھ اردو سمجھنے کا انھیں بہت بار نقصان بھی اٹھانا پڑتا تھا۔

"او کے گائززز، لگتا ہے ڈیڈ آ گئے ہیں پھر بات ہوتی ہے،" زوی نے کال ڈسکنیکٹ کی۔

"اسلام علیکم ڈیڈی______،" وہ تینوں یک زبان بولے تھے۔

"وعلیکم السلام،" داؤد صاحب جو فون پر بات کرتے آ رہے تھے ان کے سلام کا جواب دیتے صوفے پر بیٹھ گئے اور اپنا سر صوفے کی پشت پر گرا لیا۔

انھوں نے دو دن سے آفس جوائن کر لیا تھا اور اب انھیں پتا چلا تھا پاکستان کیوں اتنا پیچھے تھا؟ لوگ اپنے کام سے مخلص نہیں تھے نہ قانون کی پاسداری کرتے تھے۔ سارا کام بکھرا ہوا تھا اور انھیں اس سب کی عادت نہیں تھی تبھی وہ بری طرح سے کام میں الجھ گئے تھے۔ ان کو دونوں نمونوں کا بھی کسی اچھے سے سکول میں ایڈمیشن کروانا تھا یہ ایک لمبا چوڑا کام تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے بیٹا تم کروا آنا ایڈمیشن مجھے تو یہاں کے سکولوں کا پتا بھی نہیں ہے اور پھر وقت نکالنا بھی مشکل ہے،" داؤد صاحب نے فون کو دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتے مینو سے پانی کا گلاس پکڑا تھا جو وہ پھرتی سے لے کر آئی تھی۔

"او کے خدا حافظ،" انھوں نے فون رکھ دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کون تھا ڈیڈا؟" ودی اور زوی جن کے کان ایڈمیشن کے نام پر کھڑے ہو گئے تھے فوراً بولے۔

"جو بھی تھا تم دونوں کل ایک بجے تک تیار رہنا بہت ہو گئی موج مستی اب پڑھائی کی طرف دھیان دو،"

داؤد صاحب نے ان کو ڈپٹا جو مینو کے زبان دکھانے پر منہ لٹکا گئے۔

"آپ جلدی سے فریش ہو جائیں میں کھانا لگاتی ہوں،" ماریہ بیگم نے وہاں آتے انھیں کہا تھا۔

ان کے آنے پر مینو فوراً دور ہٹی تھی جو داؤد صاحب سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی کیونکہ ڈانٹ لازمی پڑتی۔

انھیں اس کے بے وقت لاڈ کرنے پر بہت غصہ آتا تھا۔

اصفہان آج ان کے آفس میں موجود تھا۔ وہ فون پر ان سے معذرت کر چکا تھا اپنے رویے کی اور ہمیشہ کی طرح انھوں نے نا صرف کھلے دل سے قبول کیا تھا بلکہ اپنا بیٹا سمجھتے اپنی سب پریشانیاں بھی شیئر کیں تھیں۔

وہ ابھی ادھر اُدھر کا جائزہ لے ہی رہا تھا کہ داؤد صاحب آ گئے۔

"سلام چچا جان،" وہ ان کے گلے لگا تھا۔

"وعلیکم السلام،" وہ پرجوشی سے ملے تھے۔

"معذرت میں کچھ لیٹ ہو گیا دراصل میرا ایک امپورٹینٹ لیکچر تھا،" اصفہان نے انھیں دیر سے آنے کی وجہ بتائی۔

"کوئی بات نہیں بیٹا ہو جاتا ہے، تم چائے لو گے یا کافی؟" داؤد صاحب نے اسے تسلی دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں چچا جان معذرت پھر کبھی سہی ابھی ہم گھر چلتے ہیں بچوں کو لے کر میں پھر سکول جاؤں گا۔ میرے ایک جاننے والے ہیں ان کا یہاں بہت اچھا سکول ہے،" اصفہان نے انھیں چلنے کا کہا۔

"اوکے لیٹس گو،" وہ اٹھے۔

"آپ بھی چلیے گا تسلی کر لیجیے گا،" اس نے انھیں مشورہ دیا۔

"ارے نہیں بچے تم نے دیکھ لیا کافی ہے،" انھوں نے اس کا کندھا تھپکا۔

"شرافت سے بتاؤ میرا سٹرابری شیک کس نے پیا ہے جو میں نے ڈائننگ ٹیبل پر رکھا تھا؟"

مینو اپنے بازو چڑھاتی ان دونوں کے پاس آئی جو کب سے تیار ہو کر داؤد صاحب کا انتظار کر رہے تھے۔

"ہم کیوں پینے لگے بھلا؟" زوی نے معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑے۔

"ہممم____ اچھا تو ہم نے مل کر پیا ہے ویری گڈ! اب دیکھو کیا ستیاناس کرتی ہوں تم دونوں کا،" مینو اپنا جوتا نکالنے لگی تھی جب وہ دونوں اٹھ کر بھاگے۔

مینو نے جوتے کا نشانہ لے کر مارا وہ دونوں بروقت نیچے بیٹھ گئے اور جوتا سامنے سے آتے اصفی کا ماتھا چوم گیا۔

"اووووناٹ اگین،" وہ تینوں یک زبان بولتے منہ چھپا گئے۔

"اس کے جوتے کو مجھ سے اتنی محبت کیوں ہے آخر؟" اصفی نے کڑھ کر سوچا اور اسے گھورا جواب گردن اکڑا کر کھڑی تھی یقیناً اب اپنے گھر کا رعب جو تھا۔ یہاں وہ غصہ نہیں نکال سکتا تھا۔

"کیا ہوا بیٹا ایسے کیوں کھڑے ہو اور یہ جوتا ہاتھ میں کیوں لے رکھا ہے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

داؤد صاحب جو کوئی کال سنتے پیچھے رہ گئے تھے اب ساری صورتحال کو نا سمجھی سے دیکھ رہے تھے جبکہ ان کو دیکھتے ان تینوں کے چہرے پھیکے پڑ گئے تھے۔

"ڈیڈی! ہم تو خود حیران ہیں یہ میرا جوتا کیوں اٹھا کر کھڑے ہیں؟ ہو سکتا ہے انھیں پسند آگیا ہو اور کسی کو لے کر دینا ہو، آخر میری چوائس ہی ایسی ہے ہر کوئی متاثر ہو جاتا ہے،" مینو نے اپنے فرضی کالر جھاڑے۔

اس کی فضول گوئی پر داؤد صاحب نے اسے گھورا جبکہ اصفی تو سفید جھوٹ پر دنگ رہ گیا جو کتنی صفائی سے اپنا ملبہ اس پر ڈال گئی تھی۔

"شرافت سے جا کر کچھ کھانے پینے کو لاؤ،" داؤد صاحب کہتے ہوئے اصفی کو لے کر آگے بڑھ گئے۔

"ارے میری پوری بات تو سنتے جائیں میں زیادہ مہنگی چیزیں نہیں پہنتی، اگر وہ چیز مجھے اچھی لگے تو ایک روپے میں بھی ملے گی میں لے کر پہن لوں گی۔ بندے کو کیری کرنا آنا چاہیے پھر تو ایک روپے کی چیز بھی لاکھوں کی لگتی ہے،"

مینو اپنی تقریر جھاڑتے ان کے پیچھے لپکی۔

"ہو گیا؟" داؤد صاحب نے یک دم مڑتے دونوں بازو سینے پر لپیٹ کر طنزیہ انداز میں پوچھا۔

"آں ں ں___ ہو تو گیا،" مینو اچانک گڑبڑا کر منہ بنا گئی۔

یہ سب دلچسپی سے دیکھتے اصفی نے بمشکل مسکراہٹ دبائی۔

"تو براہِ مہربانی اب جا کر دونوں نمونوں کو بھی بلاؤ اور کچھ کھانے پینے کے لیے لاؤ،"

ان کی اس عزت افزائی کرنے پر اس نے منہ بسورا جب اس کی نظر سرخ چہرہ لیے اصفہان پر پڑی۔

اس نے کندھے اچکا کر اس سے ہنسنے کی وجہ پوچھی جس پر اصفہان نفی میں سر ہلا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ محض دانت پیس کر رہ گئی اب ڈیڈ کے سامنے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی۔

"ہم آگئے،"زوی اور ودی نے اینٹری دی اور مینو کے دائیں بائیں بیٹھ گئے۔

"بہت جلدی نہیں آگئے،"داؤد صاحب نے انھیں تیکھے چتونوں سے گھورا۔

"وہ ڈیڈ ہم تو تیار تھے لیکن مینو نے۔۔۔،"ودی کی بات مینو نے اچکی تھی۔

"کیا میں نے ہاں۔۔۔،"اس نے داؤد صاحب سے نظر بچا کر زور سے اسے پاؤں مارا۔

"ککچھ نہیں کہا تھا بلکہ وہ تو کہہ رہی تھی جلدی سے تیار ہو کر بیٹھو،"ودی نے اپنی تصحیح کی۔

"چلیں پھر چلتے ہیں ہم،"ان کی اداکاری کے جوہر دیکھتے اصفی اٹھ کھڑا ہوا۔

"اصفی بچے! آپ لنچ واپسی پر ہمارے ساتھ کرنا سب ریڈی ہے،"وہاں آتیں ماریہ بیگم نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں بالکل،"داؤد صاحب نے بھی ان کی تائید کی۔

"ٹھیک ہے چچی جان میں ایڈمیشن کروا کر آتا ہوں،"وہ مسکراتے ہوئے نکلا۔

وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ریورس کرنے لگا تھا جبکہ اس کی ساری توجہ اپنے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے دونوں نمونوں پر تھی جو اس سے لاپرواہی ظاہر کرتے باہر دیکھ رہے تھے۔

"آہم ___ میرے دو دوست کہیں کھو گئے ہیں تم لوگوں نے دیکھا ہے؟"اصفی نے کھنکارتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔

"وہ دونوں اتنے نادان نہیں تھے جو کھو جاتے آپ کو خیال رکھنا نہیں آیا ہو گا ان کا،"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زوی ونڈو سے باہر دیکھتے اس سے مخاطب تھا جس پر اصفی چونک گیا تھا۔

کیا تھے یہ تینوں بہن بھائی؟ کبھی اسے انتہائی بے وقوف لگتے تھے اور کبھی بہت سمجھدار۔ وہ سمندر کی طرح گہرے تھے جو کسی باہر والے کو اپنے اندر جھانکنے نہیں دیتے تھے۔ اصفی جان گیا تھا ان کو سمجھنے کے لیے اسے ان کے قریب رہنا تھا جن کی شخصیت بہت دلچسپ تھی۔

"اچھا تو میں معافی چاہتا ہوں کہ میں ان کا خیال نہیں رکھ پایا تو کیا وہ مجھے معاف کر دیں گے،" اس نے معذرت کی۔

"ہم یہ آخری بار معاف کر رہے ہیں بار بار ایسا نہیں ہو گا۔ آپ یہ اچھی طرح سمجھ جائیں کہ جو ہمارا ہاتھ پکڑے ہم تو پھر اس کی گود میں بیٹھ جاتے ہیں،"

زوی کے سیریس انداز میں کہنے پر وہ بمشکل قہقہ دبا پایا۔

وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا ان کا یہ بتانے کا مقصد تھا کہ وہ لوگ کسی بھی طرح کا مذاق کر سکتے ہیں۔ اس میں خطرہ تو بہت تھا لیکن صلح کرنے کی خاطر وہ یہ کڑوا گھونٹ بھی پی گیا۔

"جو حکم جناب کا،" اس نے سر تسلیم خم کیا۔

اب وہ ادھر اُدھر کی باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے تھے ان کا موڈ بحال ہونے پر اصفی نے سکھ کا سانس لیا۔

دونوں کافی ذہین بچے ثابت ہوئے تھے ان کا ایڈمیشن کروانے کے بعد وہ یونیفارم اور اسٹیشنری شاپ سے بھی ہو آئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

واپسی پر اس نے لنچ کیا تھا سب کے ساتھ۔ اس کا دن کراچی میں رہتے ہوئے کبھی اتنا اچھا نہیں گزرا تھا جتنا آج۔ وہ ان کی نوک جھونک سے کافی لطف اندوز ہوا تھا جو اپنے والدین کی گھوریوں کو خاطر میں لائے بغیر اپنی کرنے میں مصروف تھے۔

مینو کی آنکھ کھلی تو وہ جلدی سے برش کرتی باہر بھاگی جہاں زوی اور ودی بمشکل آنکھیں کھولے یونیفارم میں ملبوس ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔ ان کی حالت دیکھتے مینو مسکرا دی۔

ماریہ بیگم اور داؤد صاحب بھی ناشتے کرنے بلکہ ان پر زور دینے میں مصروف تھے۔

وہ گنگناتی ہوئی کرسی کھینچتے بیٹھی تھی۔

"There's a time that I remember, when I did not know no pain

When I believed in forever, and everything would stay the same

And the memories bring back, memories bring back you

Doo doo, doo doo doo doo

Doo doo doo doo, doo doo doo doo

Doo doo doo doo, doo doo doo

Memories bring back, memories bring back you"

زوی اور ودی اس کے گانے کا پس منظر سمجھتے منہ پھلا گئے۔

"جلدی چلو اب تم لوگوں کا تو روٹ بھی الگ ہے،" داؤد صاحب نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ڈیڈی آپ یوں کریں نا مجھے گاڑی لے دیں میں ان کو ڈراپ کر دیا کروں گی آخر میری ڈرائیونگ کس دن کام آئے گی؟" مینو نے مشورہ دیا۔

"یس ڈیڈ یہ ٹھیک ہے مزہ آئے گا،" زوی اور ودی بھی پر جوش لہجے میں بولے۔

"اچھا اچھا دیکھوں گا،" داؤد صاحب نے انھیں ٹالنا چاہا۔

"ڈیڈی ی ی ______ لازمی لے کر دینی ہے آپ ایویں بھول مت جائیے گا،" مینو نے انھیں کہا۔

"تم یہ کیوں بھول جاتی ہو کہ میں تمہارا باپ ہوں،" داؤد صاحب نے اسے گھورا۔

"یاد ہے بھئی میں کونسا آپ کے ساتھ ہاپ سکاچ کھیل رہی ہوں یا آپ کے ہاتھ سے کچھ چھین کر کھایا ہے؟"

اس نے داؤد صاحب سے رازداری سے پوچھا جس پر وہ مسکراہٹ چھپانے کی کوشش میں چہرہ پھیر کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

وہ ہمیشہ اپنے بچوں کے دوست بن کر رہے تھے جس کی وجہ سے وہ بے دھڑک ان سے بات کرتے تھے لیکن جو اہمیت پہلی اور اتنے سالوں تک اکلوتی اولاد ہونے کے باعث مینو کی تھی وہ کسی اور کی نہیں ہو سکتی تھی۔

"مینو تمیز کہیں رکھ کر بھول گئی ہو کیا؟" ماریہ بیگم نے اسے ڈپٹا۔

"اف مم آپ کو گل اور اس چہیتے اصفی کا اثر ہو گیا ہے،" مینو منہ بناتے ٹوسٹ کھانے لگی۔

"بکو مت اور چپ کر کے ناشتہ کرو،" ماریہ بیگم نے اسے پھر سے آنکھیں دکھائیں۔

داؤد صاحب، زوی اور ودی ہمیشہ کی طرح ان کا ماتھا چومتے ہوئے نکل گئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان کے جانے کے بعد وہ سارا دن کبھی ماریہ بیگم کے ساتھ گفتگو کرتی اور کبھی کچن میں جا پہنچتی۔

اس کا چینج کرنے کا موڈ نہیں تھا سو ٹراؤزر شرٹ میں ہی دن گزار دیا۔

ماریہ بیگم کو اپنی لندن میں مقیم دوستوں کے ساتھ فون میں مصروف دیکھتی وہ چپکے سے باہر نکل لی اس نے مٹر گشت کرنے کا سوچا اور رکشہ پکڑ لیا۔ یہ بھی اس کا پہلا تجربہ تھا۔

"مورے! یہ امارے ساتھ اچا نئیں ہوا اے،" گل رونے میں مصروف تھی۔

"بس کر دے گل امارا دماخ کھراب نی کر ایک تمہارا وجہ سے لالا نے نکالا اے ام کو،" شیریں جو پہلے ہی تپی ہوئیں تھیں مزید خاموش نہ رہ پائیں۔

"اماری وجہ سے نئیں خود تمارا اپنا قصور تا،" گل بھی بدتمیزی سے چیخ پڑی تھی۔

"تم نے بولا تا کہ اصفی کے علاوہ کسی سے شادی نی بنائے گا تم،" شیریں نے جواباً کہا۔

"ہاں بولا تا کیونکہ امارے دل میں شروع سے یہ بات تم نے ڈالا تا کہ اصفی امارا اے،" وہ مزید زور سے چلائی۔

"گل آہستہ بولو تمارا باپ نے سن لیا تو دونوں کو گولی سے اڑا دے گا،" شیریں نے اسے چپ کروانا چاہا۔

وہ منہ پر دوپٹہ رکھتی زور زور سے رونے لگی جیسے ماتم بچھا ہو۔

اصفہان اور اس کے دوستوں نے لیکچر کے بعد لنچ کرنے کا سوچا تو وہ سی سائیڈ پر اپنے فیورٹ ریسٹورنٹ میں آ گئے۔

انھوں نے آرڈر کیا اور ویٹر کے سرو کرنے پر کھانے لگے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفہان جو اپنے برگر سے بھرپور انصاف کرنے میں مصروف تھا زبیر اور ریحان کو اپنے پیچھے متوجہ دیکھ کر دائیں بائیں نفی میں سر ہلانے لگا۔

"تم لوگوں کا کچھ نہیں ہو سکتا ہر جگہ اپنی کمینگی دکھانے سے باز نہ آنا،" اصفی نے ان کو لتاڑا۔

"قسم سے یار اس بار یہ بات نہیں ہے لیکن لڑکی دلچسپ ہے،" زبیر کے کہنے پر وہ دونوں ہنس دیے۔

"کیا مطلب دلچسپ؟" اصفی نے ابرو اٹھائی۔

"تو پیچھے دیکھ تو سہی،" ریحان کے کہنے پر وہ گھورتے ہوئے مڑا تھا۔

"کیا ہے تم____،" اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا لیکن سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھتے اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔

وہ بات ادھوری چھوڑتے اس کی طرف بھاگا تھا جو رف سے حلیے میں وہاں موجود تھی۔

وہ سب کی نظروں کا محور بنی ہوئی تھی لیکن ان سب سے بے نیاز وہ آرڈر کرنے میں مصروف تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" وہ دبی دبی آواز میں اس پر غرایا تھا جو اورنج جوس پینے میں مصروف تھی۔

اصفی نے ناگواری سے ڈھیلے ڈھالے سوٹ میں ملبوس گھر کی چپل پہنے ہوئے اس کے حلیے کو دیکھتے اپنی سیاہ چادر کندھوں سے اتار کر اس کے گرد لپیٹ دی۔

مینو یک دم اس کی طرف متوجہ ہوئی "لو جی یہ یہاں بھی ٹپک گیا" وہ سوچتی ہوئی کچھ بولتی اس سے پہلے ہی اس کے چادر اوڑھانے پر وہ ساکت رہ گئی۔

"یہ جانتا ہے کیا اسے اووو کہیں یہ اس کے چاچو کی بیٹی تو نہیں،" ریحان نے تجزیہ کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہمم دال میں کچھ کالا ہی ہے بھائی تبھی تو اتنی مہربانیاں ہو رہی ہیں وہ بھی سر عام،" زبیر نے محظوظ ہوتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں بھی اٹھ کر وہیں پہنچ گئے۔

"بولو کیا کر رہی ہو اکیلی یہاں؟" اصفی پھر سے بولا۔

"میں تو جو بھی کر رہی ہوں یہ بتاؤ تم پڑھائی چھوڑ کر کہاں آوارہ گردی کر رہے ہو؟" اپنی جون میں لوٹتے اس نے الٹا تیکھے لہجے میں سوال کیا۔

جو پاس کھڑے زبیر اور ریحان کے کانوں تک بآسانی پہنچا تھا اور وہ دونوں ہنسی دبا کر رہ گئے۔

"تم_____،" وہ کچھ بولتا اس سے پہلے ہی ویٹر نے مخاطب کیا۔

"میم یہ آپ کا آرڈر پیک کر دیا ہے،" ویٹر نے بیگز اسے تھمائے۔

"تھینک یو سو مچ، بل؟" مینو کے پوچھنے پر ویٹر اسے بل تھمانے لگا اس سے پہلے ہی اصفی نے اچک لیا۔

"چلو میں پے کرتا ہوں،" وہ ویٹر کو لیے ریسیپشن کی طرف چل پڑا جبکہ مینو ہونقوں کی طرح دیکھنے لگی۔

"او ہیلو مسٹر یہ_____،" اس کے بات پوری کرنے سے پہلے ہی اصفی نے مڑتے اسے گھورا تھا جس پر وہ خاموش رہ گئی۔

"کریکن کہیں کا بس گھورنا ہی آتا ہے، ہونہہ،" وہ بڑبڑانے لگی۔

"کیا ہے؟؟؟؟؟ دیدے پھاڑ پھاڑ کر کیا دیکھ رہے ہو کبھی کوئی لڑکی نہیں دیکھی کیا یا پھر خلائی مخلوق ہو؟

اس نے اپنی طرف متوجہ لوگوں کو لتاڑا جس پر سب گڑبڑا کر اپنے اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زبیر اور ریحان اپنی درگت بننے کے ڈر سے وہاں سے کھسک لیے۔

"چلو اب،" وہ اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتے وہاں سے نکل گیا جبکہ وہ دنگ سی اس کے ساتھ گھسٹتی جا رہی تھی۔

اس نے لا کر اسے پیچھے گاڑی میں پٹخا تھا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

"اف جنگلی انسان، پٹخنا ہی تھا تو فلمی سین کی طرح آگے والی سیٹ پر پٹختا،" مینو اپنا بازو سہلاتی ہوئی بڑبڑائی۔

"زور سے بولیں محترمہ مجھے سنائی نہیں دیا،" اصفی نے بیک ویو مرر سے اسے پکارا۔

"میں خود بھی جا سکتی تھی گھر،" مینو نے ناک چڑھائی۔

"ہاں جیسے آئی تھی ویسے ہی،" اس نے طنز کیا۔

"ہونہہ،" اس کی چادر سے آتے پرفیوم کی خوشبو جب اسے برداشت نہ ہوئی تو اس نے جھنجھلا کر چادر اتار کر آگے والی سیٹ پر اچھال دی۔

اصفی اس کی بے مروتی پر کڑھ کر رہ گیا۔

"تمہارے پاس کوئی ڈھنگ کا لباس نہیں تھا پہننے کے لیے،" اصفی نے اسے گھورا۔

"نہیں تھا اسی لیے یہ پہن آئی، تم لے دینا بقول تمہارے ڈھنگ کا لباس،" اس نے اصفی کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔ سیدھی طرح جواب دینا تو اس نے سیکھا ہی نہیں تھا۔

اب مزید اس کے منہ لگنے سے بہتر تھا اصفی ڈرائیونگ پر توجہ دیتا سو اس نے وہی کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سٹاپ_____ آئی سیڈ سٹاپ دی کار،" کچھ دیر خاموشی سے گزرنے کے بعد وہ چیخی تھی۔ اصفہان نے ہڑبڑا کر بریکس پر پاؤں رکھا۔

وہ جلدی سے اتر کر بھاگی تھی۔

"ہے ے ے ے ے ویٹ کہاں جا رہی ہو تم، اف کس سرپھری سے پالا پڑ گیا ہے،"

اصفہان جلدی سے اتر کر اس کی طرف بڑھا تھا جو گنے کے رس والے کے پاس کھڑی تھی اور آس پاس بچوں کا کافی رش لگا تھا۔

"سنو یہ ایک مجھے بھی دے دو پلیز ززز،" اس نے التجا کی جیسے مفت مانگ رہی ہو۔ اسے معلوم نہیں تھا یہ کیا ہے لیکن تجسس قابل دید تھا۔

بچوں اور رس والے نے کافی اشتیاق سے اس عجیب و غریب حلیے والی لڑکی کو دیکھا تھا۔

رس والا لڑکا مینو کی طرف دیکھ کر شرماتے ہوئے تیل میں ڈوبے بال سیٹ کرتے اپنے دانتوں کی نمائش کرنے لگا۔

"چلو یہاں سے تم گھر جا کر بنا کر پی لینا،" اصفی نے اسے چلنے کا اشارہ کیا۔

رس والا اصفہان کی رعب دار شخصیت دیکھتے ہوئے فوراً سے اپنے کام کی طرف متوجہ ہوا۔

"مجھے تو پتا بھی نہیں ہے یہ کیا ہے تو گھر جا کر کیسے بنا کر پی لوں؟" مینو نے وہیں جم کر کہا۔

"کیا اا تمہیں جب پتا ہی نہیں ہے پھر اتنی اوتاولی کیوں ہو رہی ہو؟" اصفہان نے اسے تیکھے لہجے میں پوچھا۔

"ظاہر سی بات ہے جو چیز میں نے کبھی نہیں دیکھی اس کو پینا تو چاہوں گی نا؟" اس نے نئی منطق نکالی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مےےے ڈم! یہ گنے کا رس اے،" رس والے نے پیلے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو تم اس کو دانت صاف کرنے کی تمیز نہیں ہے اور تم اس کا بنایا جوس پیو گی،" اصفی نے اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔

"لو جی اب وہ منہ سے تھوڑی بنائے گا جوس،" مینو نے حیرت کا اظہار کیا۔

"یخ___ تم سچ میں بد تمیز ہو۔ چلو یہاں سے تم،" اصفی توبہ کرتے ہوئے وہاں سے اسے کھینچ کر لے گیا۔

جوس بیچنے والے لڑکے نے ان کے جانے کے بعد شکر ادا کیا ورنہ وہ دونوں تو اس کا ہی پوسٹ مارٹم کرنے لگ گئے تھے۔

گل نے کمرے سے نکلنا بالکل بند کر دیا تھا۔ شیریں تو اس سے سر ٹکرا ٹکرا کر تھک گئیں تھیں لیکن وہ اپنی بات پر اڑی ہوئی تھی۔ اب شیریں کو خود پر ہی غصہ آنے لگا تھا کہ کاش انھوں نے زبردستی گل کو اصفہان کے پیچھے نہ لگایا ہوتا۔ گھر میں سب ہی اس کی غیر موجودگی کو محسوس کرنے لگے تھے۔ آج تو شیریں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے جب جمشید آفریدی نے گل کو بلا بھیجا۔

وہ ملازمہ کے بلانے پر ناچار اٹھ آئی تھی اور سر جھکا کر اپنے بابا کو سلام کیا تھا مبادہ وہ اس کی آنکھوں سے دل کا بھید نہ پا لیں۔

جمشید آفریدی نے سلام کا جواب دیتے اس کے جھکے سر کو بغور دیکھا۔

"تم اتنے دن سے نظر کیوں نئیں آیا،" ان کے پوچھنے پر ساتھ بیٹھیں شیریں نے کانپتے ہوئے گل کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ باباسائیں طبیعت ٹیک نئیں تا میرا،" اس نے جھوٹ گھڑا۔

"اچا پھر چلو ام تم کو اسپتال لے چلتا اے،" وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"نئیں باباسائیں ام ٹیک اے کچھ دوا کھالیا تا،" گل نے لرزتے لہجے میں کہا۔

"اچا جاؤ اب اور ہاں سنو آج شام کو سرفراز آرا اے تمہارا رشتہ کا واسطے،" انھوں نے گل کے تاثرات کا جائزہ لیا۔

"ٹیک اے سائیں آپ فکر نہ کریں سب تیاری او جائے گا،"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ الٹا سیدھا بولتی شیریں بیگم بوکھلاتے ہوئے اسے وہاں سے لے گئیں۔

ان کے جانے کے بعد جمشید آفریدی سرد آہ بھرتے کرسی پر ڈھے گئے۔ انھیں آج اپنی بے خبری پر سخت افسوس ہو رہا تھا۔ شیریں اپنے میکے جاتے ہوئے گل کو ساتھ لے جاتیں تھیں اور تقریباً روز ہی چکر لگتا تھا۔ کاش انھوں نے روز روز گل کو لے جانے پر ٹوکا ہوتا تو آج حالات کچھ اور ہوتے۔

سراج آفریدی نے آج جب ان سے اپنے دوست کی بیٹے کے لیے گل کی شادی کی بات کی تو انھیں کچھ کھٹکا تھا وہ انھیں سہولت سے انکار کر آئے تھے۔ ان کو سراج آفریدی کی نیت پر کبھی شک نہیں تھا لیکن کچھ گڑبڑ ضرور تھی۔ کافی دن سے شیریں نے حویلی کا چکر نہیں لگایا تھا اور گل بھی انھیں نظر نہیں آئی تھی۔ اب گل کو دیکھ کر انھیں اندازہ ہو گیا تھا تبھی انھوں نے اپنے خالہ زاد بھائی کو بلوا لیا تھا۔

"جلدی چلا لو، مجھے گھر جا کر کھانا بھی نکالنا ہے،" مینو نے سیٹ سے ٹیک لگائے اسے حکم دیا تھا۔

"اگر اتنی ہی جلدی ہے تو کھا لو اب میں گاڑی اڑانے سے تو رہا،" اصفی نے بھی اسی کے لہجے میں جواب دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے اکیلے کھانے میں مزا نہیں آتا میرے نمونوں کا ہونا ضروری ہے میرے ساتھ ہر پل،" اس نے ناک پھلائی۔

"ہونہ ہو یہ لڑکی ان دونوں کو اپنے جہیز میں لازمی لے جائے گی،" اصفی بڑبڑایا۔

"تم زور سے بولو، میں اچھی طرح جانتی ہوں تم میری شان میں قصیدے پڑھ رہے ہو گے،" مینو لڑاکا انداز میں بولی۔

اس کا غصے سے لال پیلا چہرہ دیکھ کر اصفی نے مسکراہٹ دبائی۔

"جب پتا ہے تو پھر کیا مسئلہ ہے؟" اصفی نے ابرو اٹھائی۔

ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے وہ آہستہ چل رہے تھے۔

"میں تمہارے منہ سے پھول جھڑتے دیکھنا چاہتی ہوں،" مینو نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا۔

"اووووتو بات یہاں تک آ پہنچی ہے،" اصفی نے گاڑی موڑتے ہوئے کہا۔

"کہاں تک؟" اس نے بےزاری سے باہر دیکھا۔

"سنا ہے بولے تو باتوں سے پھول جھڑتے ہیں

یہ بات ہے تو چلو بات کر کے دیکھتے ہیں"

اصفی نے کھنکھناتے لہجے میں شعر پڑھا۔

"واہ واہ خوش فہمی کی بھی حد ہوتی ہے،" مینو نے ناک چڑھا کر کہا۔

"اب تم نہ مانو تو الگ بات ہے،" اصفی نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہونہہ، تم گاڑی چلانے کی طرف دھیان دو۔ایسی باتیں میرے ساتھ کرنے کی کوشش کی تو تمہارے سر کی گارنٹی نہیں دے سکتی،"

اس نے سر جھٹکا جس پر اصفی نے اپنی مسکراہٹ روکنے کے لیے دانتوں میں لب دبا لیا۔

اب اس کی خیریت اسی میں تھی وہ آرام سے ڈرائیونگ کرتا کیونکہ مینو صاحبہ اب اس سے بحث ترک کر کے باہر دیکھنے میں مصروف تھیں چونکہ بولتی تو وہ بند کر چکا تھا اور یہ اس کی خام خیالی ہی تھی۔

جب سے قادر آفریدی سے بات ہوئی تھی فون پر تب سے سراج آفریدی موبائل فون ہاتھ میں پکڑے غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے بیٹھے تھے۔اس نے داؤد کا ایڈریس پوچھا تھا ضرور اس کے دماغ میں کوئی کھچڑی پک رہی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا انھیں جانا چاہیے تھا۔

وہ فیصلہ کرتے اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور سب گھر والوں کو تیار ہونے کا حکم دیا۔

گاڑیاں تیار کرتے انھوں نے یہ بات سب سے مخفی رکھنے کا کہا تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں؟

سب سوغات اور روایتی لباس لیے وہ لوگ روانہ ہوئے تھے۔

سب گاڑیاں آگے پیچھے حویلی کی حدود سے باہر نکلیں تھیں۔

زمل اور زرش تو خوشی سے چہچہا رہیں تھیں۔ان کو سب سے ملنے کی جلدی تھی۔

سراج آفریدی ان کی خوشی دیکھتے مسکرا دیے۔وہ دونوں صرف ان کی موجودگی کی وجہ سے کھسر پھسر کر رہیں تھیں۔ان کی ہمیشہ سے خواہش رہی تھی کہ ان کے بچے بھی داؤد کی اولاد کی طرح ان سے ہر بات بلا جھجک کریں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن شروع سے ان سب کے درمیان فاصلہ رہا تھا جس کو پھلانگنے کی دونوں اطراف سے ہی کوشش نہیں کی گئی تھی۔

ایسا صرف مینو کی وجہ سے ہی تھوڑا بہت ممکن ہوا تھا اور اب وہ لمبی منصوبہ بندی کیے بیٹھے تھے۔

اصفہان گاڑی سے نکلتے وہاں قطار میں کھڑی حویلی کی گاڑیوں کو دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی تقلید میں اندر داخل ہوئے۔

اصفہان نے دنگ نظروں سے سب کو دیکھا تھا جو خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

"آپ سب یہاں کیسے اچانک بنا بتائے؟" اسے سمجھ نہ آیا حیرت کا اظہار کیسے کرے۔

وہ اس کا یہاں ذاتی فلیٹ ہونے کے باوجود اتنے سالوں میں کبھی نہیں آئے تھے اور اب سارا خاندان یہاں موجود تھا۔

"بڑی آئی مسڈیو آلوووٹ،" مینو بھاگتی ہوئی سراج آفریدی کے گلے لگی تھی جس پر انھوں نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ دیا۔

سب لوگ مسکراتے ہوئے ان کا پیار بھرا مظاہرہ دیکھ رہے تھے ان میں اصفہان بھی شامل تھا جس کی آنکھیں اس منظر پر چمک اٹھیں تھیں وہ خود بھی اس بات سے انجان تھا۔ اس کے ہونے سے سارے گھر کے لوگ یکجا لگتے تھے۔ اب بھی منظر بھرپور تھا بس دو نمونوں کی کمی تھی۔

"بچے ام بی آیا اے،" دادی جان نے خفگی سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ارے میری پیاری دادی جانہ،" وہ سب سے باری باری ملی تھی۔

"بچے تم دونوں کاں گیا تھا،" سکینہ بی بی نے ان سے پوچھا۔

جس پر سب لوگوں کے ذہن میں ان کے ساتھ آنے کی بات آئی اور معنی خیز خاموشی چھا گئی۔

"ارے دیکھیں ہم لوگ زوی اور ودی کے لیے یہ لینے گئے تھے،" مینو نے جلدی سے بیگز دکھائے۔

اصفی نے اس کے "ہم" پر آنکھیں گھمائیں۔

تبھی داؤد صاحب بھی زوی اور ودی کو لیے چلے آئے۔

سب لوگ پھر سے باتوں میں مصروف ہو گئے جب ماریہ بیگم نے مینو کو کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے اسے گھورا۔

مینو ہڑبڑاتے ہوئے زمل اور زرش کا ہاتھ پکڑے وہاں سے کھسک گئی۔

اصفی نے اس کی جلد بازی پر بمشکل ہنسی دبائی۔

"چلو کسی کے تو قابو آتی ہے،" وہ ماریہ بیگم کا گھورنا نوٹ کر چکا تھا۔

"اصفی لالا! آئیں ہم آپ کو ایک چیز دکھاتے ہیں،" زوی اور ودی چینج کر کے آتے ہی اس کو کھینچ کر لے گئے تھے۔

مینو بھی زمل اور زرش کو لیے اپنے کمرے میں گم تھی۔ سراج آفریدی نے موقع غنیمت جان کر رشتے کی بات چھیڑ دی۔ پہلے پہل تو داؤد صاحب اور ماریہ بیگم نہ مانے لیکن سراج آفریدی نے بھی انھیں قائل کر کے ہی دم لیا۔

"پھر نکاح کی تیاری کرو،" سراج آفریدی کی بات پر سب کی آنکھیں پھٹیں رہ گئیں۔

"لیکن لالا جان مینو اور اصفی ایسے اچانک کیسے مانیں گے،" داؤد صاحب کو فکر لاحق ہوئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ارے ان دونوں نے بوت منمانی کر لیا اے اب پوچھنا نئیں اے ان سے بس حکم دینا اے اسی میں ان کا بہتری اے،" سراج آفریدی بولتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تم اسی بات کے واسطے اتنی جلدی میں آیا تھا کیا؟" دادی جان نے سراج آفریدی کی طرف دیکھا۔

"جی اماں جان قادر نے ام سے داؤد کے گھر کا پتا پوچھا تھا اس لیے ام چاہتا اے کہ جلدی سے یہ کام ختم کرے ایک نہ ایک دن تو اوگا نکاح تو ابی کیوں نئیں؟" سراج آفریدی نے وضاحت دی۔

"ہممم ٹیک اے پھر، یہ قادر چین سے نئیں بیٹھے گا" دادی جان نے تائید کی۔

داؤد صاحب نے ماریہ بیگم کو تسلی آمیز نظروں سے دیکھا۔

"ام نکاح کا بندوبست کرتا اے شام کو نکاح کر کے ام لوگ نکل جائیں گے،" سراج آفریدی نے کہا۔

آپ لوگ رک جاتے آج لالا جی،" ماریہ بیگم نے ان کی طرف دیکھا۔

"بچے ایسے حویلی کو ملازموں کے سہارے نئیں چھوڑ سکتے واں کوئی بی نئیں اے،" سراج آفریدی نے ان کو وجہ بتائی۔

"ٹھیک ہے پھر سب انتظامات کر لیتے ہیں،" داؤد آفریدی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"مستورات تم لوگ بی مینو بچے کو تیار کرو اور اصفی کو باہر بھیجو،" سراج آفریدی نے سب خواتین کو کہا۔

سکینہ بی بی کو سب کچھ پہلے سے بتا چکے تھے سراج آفریدی تبھی وہ پوری تیاری کے ساتھ آئیں تھیں۔

اپنی پسند کا لباس اور پرانے خاندانی زیورات سب رکھ لیے تھے انھوں نے سامان میں۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مورے ام یہ شادی نئیں کرے گا،" جب سے مہمان آئے بیٹھے تھے تب سے گل نے رونا ڈالا ہوا تھا۔

"بس کر دے گل کیوں اس عمر میں ام کو ذلیل کرواتا اے سب کے سامنے؟ اصفی تم سے کسی صورت شادی نئیں بنائے گا پھر فائدہ اپنا عزت دو کوڑی کا کرنے کا مان جا اس رشتے کے لیے شاہ رخ بوت اچا لڑکا اے،" شیریں نے اسے سمجھایا۔

"تم تو ایسے بولتا اے جیسے وہ فلموں میں آنے والا شاہ رخ خان اے،" گل نے نتھنے پھلا کر کہا۔

"ہاں تو پھر اس سے کم بی نئیں اے۔ وہ تو ویسے بی بڈھا او گیا اے لیکن یہ تو بوت نیک بچہ اے،" شیریں نے اس کی تعریف کی۔

"ہاں وہ کتنا نیک بچہ اے ام اچھی طرح جانتا اے، ہونہہ" گل نے سر جھٹکا۔ وہ ہمیشہ اس سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈتا تھا۔ ضرور رشتے کے لیے بھی وہی لایا ہو گا اپنے والدین کو۔

"بس اب زیادہ باتیں مت بناؤ اور جا کر کپڑے تبدیل کرو پھر باہر جانا اے،" شیریں نے اسے ڈپٹا۔

"مورے! کوئی کیسا بی اچا او پر وہ اصفی نی اوئے گا،" اس نے پھر سے رونا شروع کر دیا تھا۔

"گل امارا دماخ کھراب نی کرو اور جلدی جاؤ،" شیریں اسے بکتی جھکتی چلیں گئیں تھیں۔

اصفہان کو انھوں نے اپنے کمرے میں لا کر ہی چھوڑا تھا۔

"لالے! میں آپ کو ایک چیز دکھاتا ہوں،" زوی نے رازداری سے کہا۔

وہ دونوں جلدی سے اپنے بیڈ کا میٹرس اٹھاتے اس کے نیچے سے سکیچ بک نکال لائے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان کی حرکات دیکھتے اب تو اصفی کا تجسس بھی بڑھ گیا تھا ایسی کیا چیز ہو سکتی تھی جو وہ دونوں ہی اس طرح کا برتاؤ کر رہے تھے؟

وہ سکیچ بک کھول ہی رہے تھے تبھی وہاں مینو آدھمکی تھی۔ ہڑبڑاہٹ میں ان کے ہاتھ سے سکیچ بک چھوٹ گئی۔

"لو جی آج تو ہم گئے اوپر،" زوی نے خود پر اناللہ پڑھ لی تھی۔ ودی کی تو باقاعدہ ٹانگیں کانپنے لگیں تھیں۔

"تم دونوں کیا کر____،" مینو کی بولتے بولتے اپنی سکیچ بک پر نظر پڑی تو اس نے بھاگ کر وہ اٹھائی۔

پاس کھڑے اصفی نے بغور اپنے بال کان کے پیچھے اڑستی مینو کی بوکھلاہٹ ملاحظہ کی۔ کچھ نہ کچھ تو ایسا خاص تھا جس کی پردہ داری تھی۔

"تم دونوں کو شرم نہیں آتی جاہلو وویوں کسی کی پرسنل چیزوں میں منہ اٹھا کر گھس جاتے ہیں؟"

مینو نے ان دونوں کو کڑے تیوروں سے گھورا جو پہلے ہی زرد پڑے ہوئے تھے۔

"ایسا کیا ہے اس میں جو چھپا رہی ہو؟" اصفہان نے سوالیہ انداز میں ابرو اٹھائی۔

"لالے____ آپ کو مورے بلا رہیں ہیں،" زمل نے وہاں آتے اطلاع فراہم کی۔

اصفی ان لوگوں کو چھوڑتا وہاں سے نکل گیا تھا جس پر مینو نے شکر ادا کیا۔

اب زوی اور ودی کی شامت پکی تھی جو بتیسی نکالے کھڑے تھے مگر ماریہ بیگم کی آمد نے ان کی بھی جان بخشی کر دی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب----

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید----

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ/گروپ/پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ----

"بابا سرکار یہ آپ کیا____ابھی کیسے____کیوں؟" اسے سمجھ نہ آئی کیا بولے۔

"ابی جو بی جیسے بی اے تم بس تیار او کر آؤ،" سراج آفریدی نے اس کو حکم دیا۔

"پر____،" وہ پھر بولا۔

"پر ور کچھ نئیں جتنا بولا اے اتنا کرو تم،" سراج آفریدی نے اسے ڈپٹا۔

وہ ناچار مورے کے دیے کپڑے لے کر اندر چلا گیا۔

جب وہ باہر نکلا تو سامنے ہی اس کے دوست دانت نکالے کھڑے تھے۔

"تم لوگوں کو ضرور بابا سرکار نے دعوت نامہ بھیجا ہو گا،" اس نے ان تینوں سے تیکھے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں____تمہیں تو اتنی خوشی تھی کہ بتانا ضروری نہ سمجھا،" شہریار نے اسے گھورا۔

"اور ہمیں ایسے ہی وہاں چھوڑ کر بھاگ آیا تھا،" زبیر نے اپنا دکھڑا رویا۔

"ہاہاہا تم لوگوں کو سزا ملی تھی مجھے ساتھ نہ لے جانے،" شہریار نے انھیں چڑایا۔

"تو خود ہی نہیں گیا تھا، اپنی روٹھی محبوبہ کے پیچھے مجنوں بنا گھوم رہا تھا،" ریحان نے اس پر طنز کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ارے تم لوگ مجھے کیوں نشانے پر لے آئے ہو، آج اپنے یار کی شادی ہے اس سے پوچھو بنا بتائے بات یہاں تک پہنچ گئی۔"

شہریار ان کی نظریں خود پر پا کر گڑبڑا گیا اور جلدی سے توجہ اصفہان کی طرح دلائی جو کندھوں پر چادر ڈال رہا تھا۔

"اصفی کہہ دے اب بھی کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے،" زبیر نے دونوں ہاتھ پشت پر باندھتے استفسار کیا۔

"ہاں بالکل ایسی کوئی بات نہیں ہے بس بابا سرکار نے کہا تو____،" اس نے بال برش کرتے ہوئے کہا۔

"اوہووو____سنا تم لوگوں نے ہمارا اصفی اتنا بیبا بچہ ہے کہ بابا کی بات جھٹ سے مان جاتا ہے،" شہریار نے دانت پیسے۔

"اور اس کو ریسٹورنٹ میں سب کی نگاہوں کا مرکز دیکھ کر جیسے ایک سو بیس کی سپیڈ سے بھاگا تھا وہ بھی ایسے ہی تھا ہے نا اصفہان صاحب؟" ریحان نے اسے کڑے تیوروں سے گھورا۔

"وہ تو میرے خاندان کی عزت ہے اس لیے گیا تھا ورنہ مجھے کیا مطلب ہو سکتا تھا؟" اصفی نے کندھے اچکائے۔

"ویسے یارررر اصفی کی خیر نہیں ہے ہماری بھابھی صاحبہ تو_____،" اس سے پہلے کہ ریحان بات پوری کرتا اصفی نے اسے ایک دھموکا جڑا تھا۔

"بکواس بند کرو اور میرے جوتے صاف کر کے لاؤ،" اصفی نے اسے گھورا۔

"کیااا؟ اب میں یہ بھی کروں گا،" اسے شدید صدمہ لگا تھا۔

"ہاں بالکل جیسے تمہاری زبان فراٹے بھر رہی ہے اس حساب سے یہ کام تمہارا ہی بنتا ہے،" اصفی نے استہزائیہ مسکراتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ریحان بیچارگی سے ٹشوز نکالتے اس کے جوتے صاف کرنے لگا تھا۔

"ارے وہ یاد آیا ہم پوری تیاری کے ساتھ آئے تھے آخر کو اپنے ہیرو نمبرون کی شادی ہے،"

زبیر نے جلدی سے شاپنگ بیگز سے پرفیوم، گھڑی اور باقی چیزیں نکالیں۔

"اوووا ب پتا لگا ہے کہ تم لوگوں کے پاس دماغ بھی ہے،" وہ ان سے چیزیں لیتے ہوئے توصیفی انداز میں بولا۔

"شیری بچے تم میرے ساتھ آؤ گواہوں کے نام لکھوانے ایں،" سراج آفریدی وہاں آتے شہریار کو اپنے ساتھ لے گئے۔

"جی جی انکل ہم تو دل و جان سے اس عظیم فریضے کے چشم دید گواہ بننے کو تیار ہیں، آپ کی آنے والی نسلیں اس کارنامے پر آپ کو اکتیس توپوں کی سلامی پیش کریں گی،"

ریحان کی زبان میں پھر کھجلی ہوئی تھی۔ وہ خاموش رہ جائے ایسا ناممکن تھا۔ اس کی آواز اتنی دھیمی تھی کہ بمشکل سراج آفریدی کی سماعتوں تک پہنچ پائی۔

"ریان بچے! کچھ بولتا اے کیا تم؟" سراج آفریدی یک دم مڑے تھے جس پر ریحان کا رنگ اڑ گیا۔

"نہیں انکل جی کچھ بھی نہیں میں تو بس آپ کو دعا دے رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر بچے کو آپ جیسے والد دے جو ان کے بارے میں کچھ سوچیں،" ریحان نے بوکھلاتے ہوئے بات بدلی۔

"تمہارا والد بی بوت اچا اے بچے ہر کسی کے سوچنے کا اور محبت کرنے کا انداز الگ اوتا اے، سمجا کیا؟" انھوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی جی جی لیکن وہ تو ہر وقت آفس آنے کا کہتے رہتے ہیں بس ____" اس نے کان کھجاتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاہاہاہا تمہارا بہتری کے لیے بولتا اے پھر بی ام بات کرے گا تمہارا شادی کا،" سراج آفریدی اس کا کندھا تھپتھپا کر چلے گئے۔

"یاہوووو یار تمہارا باپ تو ہیرو ہے ان کو مجھے دے دو اور میرا تم لے لو،" ریحان نے اسے مفت مشورہ دیا۔

"مجھے تو بیچارے انکل پر ہی ترس آتا ہے جن کی قسمت میں تجھ جیسا اکلوتا مسخرہ لکھا تھا،"

اصفی نے اس کی گردن دبوچتے ہوئے کہا۔

اس کی چیخیں گونج رہیں تھیں لیکن اصفی اسے چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

مینو کو لباس دے کر سکینہ بی بی نے تبدیل کرنے بھیج دیا۔ وہ نا سمجھی سے سب کو دیکھ رہی تھی جو اسے بولنے کا موقع ہی نہیں دے رہے تھے۔ اب اسے کچھ کچھ بات سمجھ آ رہی تھی۔

"دادی جانہ یہ ہو کیا رہا ہے؟ کہیں آپ لوگ مجھے اس کریکن کے پلے تو نہیں باندھ رہے؟" وہ پھنسی ہوئی آواز میں بولی۔

"ارے میرا اصفی تو کروڑوں میں ایک اے اس کے بارے میں کیا کٹ پٹ کرتا اے تم،" دادی جان نے ناراضگی سے کہا۔

"یعنی آپ لوگ _____ میں نی آس ں ں میرے ساتھ ظلم کر رہے ہیں۔ میں کسی کو معاف نہیں کروں گی،" مینو نے سوں سوں کی۔

"لیکن ام نے تم سے مافی مانگا کب اے؟" دادی جان نے منہ پر دوپٹہ رکھتے ہنسی دبائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

زرش نے اس کو پٹھان دلہنوں کے انداز میں تیار کر دیا تھا۔ منہ پر تین نقطے اس کی سنہری رنگت پر خوب جچ رہے تھے۔ سب اسے دیکھتے مبہوت رہ گئے۔ ماریہ بیگم نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری تھی۔

"یہ میں بالکل قربانی کے جانور جیسی لگ رہی ہوں جس کو قربان کرنے سے پہلے اتنا سجایا جاتا ہے،" مینو نے سوں سوں کرتے خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے کہا۔

سب کے چہروں پر دبی دبی ہنسی تھی۔

"مینو فضول گوئی سے پرہیز کرو اور شرافت سے بیٹھو،" ماریہ بیگم نے سنجیدہ ہوتے ہوئے اسے گھورا۔

"نو مم لک ایٹ می، میں اللہ میاں کی گائے لگ رہی ہوں،" مینو نے آنسوؤں سے بھری آنکھیں ان پر ٹکائیں۔

سب کو زیورات سے لدی پھندی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی لیکن اس کے خود کو گائے سے تشبیہ دینے پر سب کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"ارے میرا بچہ_____تم بوت پیارا لگ رااے،" سکینہ بی بی نے محبت سے اسے اپنے گلے لگایا تھا۔

"پھر یہ زمل کیوں ہنس رہی ہے؟" اس نے زمل کی طرف اشارہ کیا۔

"زمل کیوں ہنستا اے تم؟" سکینہ بی بی نے اسے گھورا وہ ایک دم دانتوں میں لب دبا گئی۔

"مورے مجھے کوئی بات یاد آگئی تھی مینو تو سندری لگ رہی ہے،" اس نے مینو کو آنکھ ماری۔

"باتیں مت بناؤ اب میرے سامنے،" اس نے سرخ چہرہ لیے آنکھیں گھمائیں۔

"تائی جانہ! مجھے وہ بالکل پسند نہیں ہے،" مینو نے ان کے کندھے میں منہ چھپایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میری جان تم بالکل فکر نی کرو میں تمہارے ساتھ اے، اگر وہ کچھ بولے گا تو میں اس کے کان کھینچے گا،"

انھوں نے اسے ساتھ لگاتے تسلی دی۔

ماریہ بیگم نے پر سکون سانس لی ان کو اپنی بیٹی کے لیے ایسی ہی ساس چاہیے تھی جو اس کی نادانیوں کو در گزر کر دے۔

زوی اور ودی تبھی اندر داخل ہوئے تو سامنے بیٹھی مینو پر نظر پڑی۔ دونوں نے اپنی آنکھیں رگڑیں جیسے یقین کرنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

پھر ان کے چھت پھاڑ قہقہے گونجے وہ اپنے پیٹ پکڑے نیچے لیٹ گئے اور ہنسی کا طوفان نہ تھما۔

وہاں موجود سب لوگ ہونق پن سے ان کو دیکھنے لگے جبکہ مینو ان کی ہنسی کا مقصد سمجھتے مزید روہانسی ہو گئی۔

"کیا ہے؟؟؟؟؟" وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔

"مینو کا نکاح ہے_____" ودی گنگنایا۔

"اصفی لالا کا ویاہ ہے،" زوی کی بات پر سب ہنس دیے۔

"ارے واہ یہ تو گانا بن گیا،" وہ دونوں ہاتھ پر ہاتھ مارتے کھلا اٹھے۔

"تم دونوں کی زیادہ زبانیں نہیں کھل گئیں؟" مینو نے انھیں گھورا۔

"ویسے یار ررر مینو ایک بات بتاؤں برا تو نہیں مانیں گی؟" ودی نے اسے محتاط انداز میں پوچھا۔

"اگر برا مان بھی لیں تو اپنا کیا جاتا ہے؟" زوی کے بولنے پر وہ پھر سے ہاتھ پر ہاتھ مارتے قہقہہ لگا گئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا ابھی بتاتی ہوں تمہیں میں،" وہ جلدی سے جوتا اٹھانے لگی جس پر سب خواتین کی دبی دبی چیخیں نکل گئیں۔

انھوں نے اتنی محنت سے تیار کیا تھا اور وہ ستیاناس کر دیتی۔

"مینو رکھو شرافت سے جوتا،" ماریہ بیگم نے اسے وارن کیا۔

"مم آپ انھیں منع نہیں کر رہیں وہ کب سے مجھ پر ہنس رہے ہیں اور مجھے ڈانٹ رہیں ہیں دیٹس ناٹ فیئر۔ آپ ان سے زیادہ پیار کرتی ہیں۔ میں ڈیڈ کے پاس جا رہی ہوں،"

وہ اپنا فراک چٹکیوں میں اٹھاتی چل پڑی۔

"مینو بچے! مہندی تو لگوا لیتا،" دادی جان نے پیالے میں گھلی ہوئی مہندی کو دیکھا۔

سب روکتے رہ گئے لیکن وہ ان سنی کرتی چلی گئی۔

ماریہ بیگم نے زوی اور ودی کو گھورا۔ اتنی مشکل سے انھوں نے اسے ٹھنڈا کیا تھا اور اب پتا نہیں وہ کیا گل کھلانے والی تھی؟ وہ اپنا سر پکڑتیں وہیں بیٹھ گئیں۔

زوی اور ودی بوکھلا گئے، اب ان کی خیر نہیں تھی۔

"ڈیڈاااا__________،" وہ بولتی ہوئی لاونج میں داخل ہوئی

جہاں اصفہان اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا باتوں میں مصروف تھا۔

اصفی اس کی طرف حیرانی سے پلٹا جبکہ اس کے دوست وہاں سے کھسک لیے تھے۔

"ڈیڈ کہاں ہیں؟" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفی اس کے لہجے میں دکھ محسوس کرتے ٹھٹک گیا۔ اسے لگا تھا وہ نہیں مانے گی لیکن اس حد تک دل پر لے گی یہ نہیں سوچا تھا۔

"وہ____، "اصفی کی بات ادھوری رہ گئی تھی جب زوی اور ودی آتے ہی مینو کے پاؤں پڑ گئے۔

"یارررر مینو معاف کر دیں پلیز ہم تو مذاق کر رہے تھے، "وہ دونوں گڑگڑانے لگے۔

"مینو پلیز ززز ڈیڈ کو مت بتائیں۔ ہماری پیاری بہنا ہے نا آپ تو، "ودی نے اس کے سامنے کان پکڑے۔

"پہلے تو بڑی زبان چل رہی تھی اب کیا ہوا؟ مجھے دیکھ کر ہنس رہے تھے، "مینو نے کڑے تیوروں سے گھورا۔

"ہم تو بس ایسے ہی ہنس رہے تھے آپ بہت پریٹی لگ رہیں ہیں، "زوی نے بے چارگی سے کہا۔

"جی بالکل ہم نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ آپ اتنی خوبصورت دلہن بن سکتی ہیں، "ودی نے بھی مکھن لگایا۔

"جھوٹ تو نہیں بول رہے، "اس نے دونوں کو مشکوک نگاہوں سے دیکھا۔

"اف میری توبہ آپ سے کیسے جھوٹ بول سکتے ہیں ہم؟ "انھوں نے فوراً کانوں کو ہاتھ لگاتے اوور ایکٹنگ کی۔

وہ تینوں اصفی کی موجودگی سے بے نیاز اپنی صلح صفائی میں مصروف تھے۔ ان تینوں کو ویسے بھی ایک دوسرے سے بڑھ کر کچھ سوجھتا نہیں تھا۔

اصفی نے بھی اب اس کا جائزہ لیا تھا جو ان دونوں کو تیوری چڑھائے دیکھ رہی تھی۔ سبز روایتی لباس میں ملبوس، زیورات پہنے اور شوخ میک اپ کے ساتھ چہرے پر نقطے بنائے وہ واقعی میں مبہوت کر دینے والی لگ رہی تھی۔ اصفی نے پہلی بار اسے سجا سنورا دیکھا تھا۔

'اگر زبان پر بھی تالا لگا لیتی تو اچھا ہوتا، 'اصفی نے بڑبڑاتے ہوئے ٹھنڈی سانس بھری۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم ایسے کیا آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے ہو؟ لگتا ہے واقعی میں تم نے زندگی میں کوئی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی تبھی میری قسمت تم سے زبردستی چپکا رہے ہیں،" مینو کی نظر جیسے ہی اصفی پر پڑی اس نے اپنی بھڑاس نکالی۔

"اللہ رے خوش فہمی،" اصفی دھیرے سے بڑبڑایا۔

"اس سے پہلے کہ ڈیڈ آ جائیں ہم یہاں سے چلتے ہیں مینو،" زوی اور ودی اس کے دونوں ہاتھ کھینچتے لے گئے۔

"ارے رکو تو مجھے اس کریکن کی طبیعت صاف کرنے دو۔ منہ ہی منہ میں مجھے گالیاں دے رہا ہو گا ضرور،" مینو نے انھیں روکنا چاہا۔

"ساری زندگی مل جائے گی سنانے کے لیے اب سے کچھ دیر بعد وہ پکے پکے آپ کے ہی ہو جائیں گے فلحال تو چلیں،" زوی نے اس کی ایک نہ سنی۔

"مجھے نہیں چاہیے وہ، زہر لگتا ہے مجھے،" وہ بے زاری سے بولی۔

"ایسے تو نہ بولیں اب بھی شاید آپ نے ٹھیک سے دیکھا نہیں تھا انھیں زبردست لگ رہے تھے،" ودی نے کھلے دل سے اصفہان کی تعریف کی۔

"مجھے اسے دیکھنا بھی نہیں ہے، ہونہہ،" مینو نے اسے زور سے دھپ لگائی۔

"اووو ایسا بھی وقت آئے گا جب آپ شرماتے ہوئے منہ میں پلو دبا کر کہیں گی تم دونوں نے دیکھا میرے وہ کتنے ہینڈسم لگ رہے تھے،" زوی نے اس کے مستقبل کا نقشہ کھینچا۔

"شٹ اپ یو سٹوپڈ، شکل گم کرو دونوں اپنی یہاں سے،" اس نے دونوں کو جھاڑ پلائی۔

زمل اور زرش اس کے دونوں ہاتھ مہندی سے رنگنے لگیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مینو سے نکاح نامے پر دستخط کروانے سراج آفریدی آئے تھے۔ سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھتے اس کی نگاہیں ماریہ بیگم کی نم آنکھوں پر ٹک گئیں جس پر وہ خود بھی رونے لگی تھی۔ سراج آفریدی اور سکینہ بی بی نے مینو کو دلاسہ دیا لیکن وہ پھر بھی سوں سوں کرتی رہی تبھی ماریہ بیگم آگے بڑھیں کیونکہ زوی اور ودی بھی رونے کی تیاری پکڑ رہے تھے۔

مینو نے کانپتے ہاتھوں سے دستخط کیے اور ماریہ بیگم سے لپٹ گئی۔

سب نے اس کے سر پر بوسہ دیا۔

نکاح کے بعد سب اصفہان سے مصافحہ کرتے گئے لیکن داؤد صاحب ایک جگہ ساکت بیٹھے تھے۔ سراج آفریدی اور اصفہان کی نگاہیں ان پر ہی جمی تھیں۔

داؤد صاحب نے مینو سے نکاح نامے پر دستخط کروانے سراج آفریدی کو بھیجا تھا اپنی بیٹی کی زندگی کے اس اہم موڑ پر ان کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔

وہ اکلوتی سالوں تک ان کی محبتوں کی امین رہی تھی۔ اس میں ان کی جان بسی تھی۔

انھوں نے کبھی نہیں سوچا تھا مینو کی زندگی کا یہ فیصلہ وہ یوں کریں گے لیکن اصفی سے بہتر ان کو کوئی اور نہیں لگتا تھا وہ ان کا اپنا خون تھا۔

اصفی ان کے دل کی حالت بخوبی سمجھ رہا تھا تبھی اٹھ کر ان کے پاس آ بیٹھا۔ اس نے ان کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ ان کی آنکھیں نم محسوس کرتے انھیں گلے لگا گیا۔

"تم اس کا ہمیشہ خیال رکھنا اصفی۔ وہ نادان ہے اس کی غلطیاں درگزر کر دینا۔ میں جانتا ہوں تم اس کی شرارتوں سے زچ ہوتے ہو لیکن وہ ابھی بچی ہے آہستہ آہستہ سمجھ جائے گی، وعدہ کرو مجھ سے" وہ اس کے ساتھ لگے نم لہجے میں بولے۔

"میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں ہمیشہ اس کے ساتھ کھڑا رہوں گا اور اپنی آخری سانس تک وعدہ نبھاؤں گا،" اس نے ان کی پشت کو تھپتھپاتے مضبوطی سے کہا۔ وہ ان کے جذبات اچھی طرح سمجھتا تھا جن کو اپنی بیٹی جان سے زیادہ پیاری تھی۔

"اگر ملنے ملانے کا سیشن مکمل ہو گیا ہو آپ کا تو ہماری بات سنیں ذرا،"

داؤد صاحب اور اصفہان نے یک دم مڑتے نا سمجھی سے دیکھا جہاں وہ دونوں سینے پر ہاتھ باندھے اکڑے کھڑے تھے۔

"کس سے مخاطب ہو تم دونوں؟" داؤد صاحب نے آنکھیں گھمائیں۔

"ہم اس وقت صرف مینو کے بھائی ہیں اور ان کے ہسبینڈ سے مخاطب ہیں سو بہتر ہو گا آپ اس معاملے سے دور رہیں،"

ان دونوں نے بزرگانہ لہجے میں کہا جس پر داؤد صاحب نے ہونق پن سے دیکھا۔

اصفہان نے بمشکل مسکراہٹ دبائی۔ اس نے داؤد صاحب کو جانے کا اشارہ کیا۔ وہ ان دونوں پٹاخوں کو خود ہینڈل کرنا چاہتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آہم جی فرمائیے،" اصفی نے ابرو اٹھائی۔

"یہ آپ نے بہت اچھا کیا جو ان کو بھیج دیا اب معاملہ برابری کا ہو گیا ہے،" زوی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"ہاں بالکل اب ہم بہت اچھے سے بات طے کر سکتے ہیں،" ودی نے دوسرے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

اصفی نے بیٹھے ہوئے آنکھیں سکیڑ کر ان کی برابری دیکھی جو اس کے کھڑے ہونے پر بھی اس کے آدھے ہوتے تھے لیکن آج تو ان کے تیور ہی بدلے ہوئے تھے۔

"تو کہاں تھے ہم____ہاں ہم مینو کے بھائی ہیں تو آپ یہ بالکل مت سمجھیے گا کہ ہم بہت چھوٹے ہیں تو آپ مینو کے ساتھ کوئی بھی رویہ رکھ سکتے ہیں، ایسا سوچیے گا بھی مت،" زوی نے اسے وارن کیا۔

"جی ہاں_____ہم بہن بھائیوں کا آپس میں سب چلتا ہے لیکن کسی اور کو ہم یہ اجازت بالکل نہیں دیتے کہ وہ مینو سے اونچی آواز میں بات بھی کرے، گوٹ اٹ،" ودی نے بھی تیوری چڑھائے کہا۔

"آج آپ آفیشلی ہماری چھوٹی سی فیملی کا حصہ بن گئے ہیں تو یہ سب باتیں ذہن نشین کر لیں،" زوی نے اسے باور کرایا۔

"اور ہاں آخری بات مینو کو ہم سے الگ کرنے کی کوشش بھی مت کیجئے گا اس پر سب سے پہلا حق ہم دونوں کا ہے،" ودی نے بتیسی نکالی۔

اصفہان تو ان کی جرات پر حیران تھا۔

"ارے یہاں کیا ہو رہا ہے لالے؟" اصفہان کے تینوں دوستوں نے وہاں دھاوا بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کچھ خاص نہیں بس ہم لوگ اپنے برادران لا کو چند اصول بتا رہے تھے ہماری بہن کے ساتھ زندگی گزارنے کے،" ان دونوں نے بتایا۔

"اووووو،" ریحان کے ساتھ ساتھ باقی دو کی بھی آنکھیں کھل گئیں۔

"مطلب ہم غلط وقت پر آ گئے یہاں تو سالے بہنوئی کی میٹنگ چل رہی تھی،" شیری نے انھیں چھیڑا۔

"بیڈ بوائزززز! ایسے گالی دیتے ہیں کسی کو؟ سن لیں آپ ایسی دوستیاں بھی ہمیں بالکل نہیں پسند جو انسان کو خراب کر دیں،" زوی نے اصفی کی توجہ ادھر کی۔

"جی ہاں! اب چلتے ہیں ہم آج کے لیے اتنا کافی ہے باقی بریک کے بعد،" ودی نے بھی اس کی تائید کی۔

وہ دونوں وہاں سے نکل گئے۔

"یہ کیا تھا؟" شیری نے ناسمجھی سے دیکھا۔

"یو بیڈ بوائززززز ہاہاہا، اسے لگا تم نے ان کو سالے بول کر گالی دی ہے،" زبیر کی بات پر سب کے قہقہے گونجے۔

"ہاں اب تمہاری چھٹی بیڈ بوائززززز،" ریحان نے شیری کا مذاق اڑایا۔

"ویسے ہمارے مسٹر پرفیکٹ کی زندگی میں کھلبلی کا آغاز ہوا جاتا ہے،" زبیر نے اصفی کو دیکھا۔

"ہاہاہاہاں اب سکون کے دن گئے، مزے کے سالے ملے ہیں اس کو،" شیری نے اصفی کو دیکھا۔

اصفی بس انھیں گھور کر رہ گیا۔

"یو بیڈ بوائززززز،" ریحان اور زبیر یک زبان بولے جس پر شیری اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ام پورے رسم ورواج کے ساتھ حویلی میں شادی بنائے گایاں جلدی میں ہڑبڑی مچادیا،"

دادی جان کو بس یہی غم کھائے جارہا تھا کہ اپنے لاڈلے کا نکاح سادگی سے کرنا پڑا۔

"ٹیک اے اماں جان، سب شوق پورے کرلینا تم واں،" سراج آفریدی سے تو خوشی سنبھالی نہیں جارہی تھی۔

"سکینے! اب مینو کو ساتھ لا کر بٹھاؤ بھئی،" دادی جان نے حکم صادر کیا۔

ماریہ بیگم جو اصفہان سے رازونیاز کرنے میں مصروف تھیں جھٹ سے اٹھ کھڑیں ہوئیں۔ انھیں مینو کو اچھی طرح سمجھا کر لانا تھا ورنہ اس کا کوئی بھروسہ نہیں تھا کچھ بھی بک دیتی۔ اس سے پہلے کہ وہ جاتیں تبھی انھیں مینو آتی دکھائی دی۔

"ڈیڈا!!! کہاں ہیں یہ؟ میں کوئی سوتیلی اولاد ہوں ان کی جو پہلے بغیر پوچھے نکاح کر دیا اور اب مجھ سے چہرہ چھپائے بیٹھے ہیں،" وہ زور زور سے بولتی سب کو ہلا گئی تھی جبکہ ماریہ بیگم نے سر پیٹ لیا۔

"بیچارہ اصفی! نہ جانے ایسا کیا گناہ کیا تھا اس نے جو گلے پڑ گیا؟" انھوں نے بجھے دل سے سوچا۔

"مینو یہ کیا طریقہ ہے؟ تم دلہن ہو تمیز سے بیٹھو،" ماریہ بیگم نے اسے ڈپٹا۔

"اف مم یہ کس کتاب میں لکھا ہے کہ دلہن بول نہیں سکتی یا وہ ایک جگہ چپک کر بیٹھی رہے اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ میرا نکاح ہو تو گیا ہے اب مزید کیا ڈرامہ رہ گیا؟" اس نے تیوری چڑھائی۔

"مینو مینو اب مجھے مجبور مت کرو میں بغیر کسی کا لحاظ کیے تمھیں ایک تھپڑ لگا دوں،" ماریہ بیگم نے دانت پیسے۔

زوی اور ودی داؤد صاحب کو بلانے بھاگے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سب لوگ دبی دبی مسکراہٹ سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔

اصفی تو یہ سوچ سوچ کر پریشان تھا کہ یہ لڑکی کب عقل سے کام لے گی؟

"اوہاں یہ لباس تبدیل کر آوں پھر ڈیڈ سے بات چیت کروں گی،"اس سے پہلے کہ وہ مڑتی تبھی بوکھلائے ہوئے داؤد صاحب داخل ہوئے۔

"کیا ہوا میری جان؟" داؤد صاحب نے اسے گلے لگانا چاہا لیکن وہ دور ہو گئی۔

"بات مت کریں آپ مجھ سے،"اس کی سوں سوں پھر شروع ہو گئی تھی۔

"لیکن ابھی تو تم نے کہا کہ مجھ سے بات چیت کرو گی،" داؤد صاحب نے بے قراری سے اسے دیکھا۔

"ہاں پر ابھی ابھی میں نے آپ سے بات نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے،"اس نے لرزتی ہوئی آواز میں منہ پھیر کر کہا۔

جس پر سب لوگ نم آنکھوں سمیت مسکرا دیے۔

اصفہان کی نگاہیں اسی پر ٹکی تھیں جو رگڑ رگڑ کر اپنی ناک سرخ کر چکی تھی۔ آج تک وہ اس کے بہت سے روپ دیکھ چکا تھا کبھی شرارتی، کبھی دوسروں کی پرواہ کرنے والی، کبھی لڑاکا، کبھی ڈرپوک اور اب یہ جذباتی روپ۔ وہ ہر لمحے پہلے سے الگ لگتی تھی۔ نہ جانے اصلی چہرہ کونسا تھا اس کا وہ یہی سوچتا رہ گیا۔

داؤد صاحب نے زبردستی اسے ساتھ لگا لیا۔

"میرا بچہ! میں جانتا ہوں تم ناراض ہو مجھ سے لیکن مجھ پر بھروسہ ہے نا۔ میں کبھی تمہارے لیے غلط فیصلہ نہیں کروں گا،" داؤد صاحب نے اس کا سر تھپکا۔

"آپ مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئے تھے مجھے آپ کو دیکھنا تھا بس،"اس نے منہ بسورا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کے الفاظ پر سب دنگ رہ گئے۔

وہ واقعی میں سب سے انوکھی تھی جس کو صرف اپنے ڈیڈ کی پرواہ تھی۔

"میرا بچہ میں تمھیں دیکھ کر رو دیتا اس لیے نہیں آیا تھا،" داؤد صاحب نے اس کا سر چومتے ہوئے کہا۔

"اب بھی روئے ہوں گے ضرور، دکھائیں مجھے اپنا فیس،" وہ جذباتی لہجے میں بولتی ان کے چہرے کا جائزہ لینے لگی۔

"اگر تم لوگ کا او گیا تو ام دخل اندازی کر سکتا اے کیا؟" سراج آفریدی کی کھنکتی ہوئی آواز آئی۔

"ہاہاہا جی بالکل اور ہاں ______ آپ کو اپنی بات یاد ہے نا؟" وہ بولتی ہوئی سراج آفریدی کے کان میں جھک گئی۔

"سو فیصد یاد اے ام کو، اب ام سے بی مل لو،" انھوں نے مضبوط لہجے میں کہتے ہوئے بانہیں وا کیں اور وہ ان میں سما گئی۔

سکینہ بی بی نے سب کو خوش باش دیکھتے یہ خوشیاں دائمی ہونے کی دعا کی تھی۔

اسے اصفہان کے ساتھ بٹھا کر زوی اور ودی نے بہت سی تصویریں لیں تھیں لیکن وہ اپنے ساتھ بیٹھے شوہر سے بے نیاز زمل اور زرش کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھی۔ اصفی کو نہ جانے کیوں اس کا اس طرح اگنور کرنا بری طرح کھل رہا تھا۔

داؤد آفریدی نے پشاوری ماہر شیف سے ڈنر ریڈی کروایا تھا جس کا کراچی میں بہت بڑا ہوٹل تھا۔ ڈنر کرنے کے بعد سب نے ہی بہت تعریفیں کیں۔

بہت روکنے کے باوجود سب لوگ مینو کو پیار دیتے واپس چلے گئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مینو صبح کے بارہ بجے تک سر تک کمبل تانے سوئی ہوئی تھی۔اب ماریہ بیگم کا صبر جواب دے گیا تھا تبھی وہ جگانے چلیں آئیں۔

"مینووو! اٹھ جاؤ۔اب تو نیند پوری ہو گئی ہے بس کر دو تم،" انھوں نے کھڑکیوں سے پردے سرکائے۔

"مم یارررررر سونے دیں نا۔ابھی تو میں سوئی تھی،" اس نے منہ پر تکیہ رکھا۔

"ابھی نہیں تم دو بجے سوئی تھی رات کو اور اب بارہ بج رہے ہیں،" انھوں نے اس کے منہ سے تکیہ کھینچا۔

"پھر کس نے کہا تھا آپ کو کہ مجھے اتنا بھاری جوڑا پہنا کر نکاح کروائیں اور رات کو دیر تک ان کے ساتھ اکڑا کر بٹھائیں،" اس نے بولتے ہوئے پھر سے منہ پر تکیہ رکھا۔

"میرا دماغ خراب مت کرو اور اب سدھر جاؤ تم،" ماریہ بیگم نے اس کی بکھری چیزیں سمیٹتے ہوئے کہا۔

"کیوں اب کیا مجھے پر لگ گئے ہیں، ہونہہ،" اس نے سر جھٹکا۔

"بکواس کم کرو اور جلدی سے اٹھ کر کچن میں پہنچو لنچ کرو آکر کیونکہ ناشتے کا وقت گزر چکا ہے،" وہ بولتیں ہوئیں وہاں سے نکل گئیں۔

داؤد صاحب آفس اور زوی، ودی سکول جا چکے تھے۔سب حویلی والے رات دیر سے لوٹے تھے۔

اصفہان بھی دوستوں کے ساتھ چلا گیا تھا اسے کسی پروجیکٹ کو مکمل کرنا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

داؤد صاحب نے زوی اور ودی کو کوچنگ سینٹر میں داخل کروادیا تھا۔ سکول سے واپسی پر وہ وہیں گئے تھے تبھی آج وہ سخت بور ہو رہی تھی۔ اس نے سوچ لیا تھا اب ان دونوں کو خود ہی پڑھالیا کرے گی کیونکہ اس کا ان کے بغیر گزارا مشکل تھا۔

داؤد آفریدی بھی آج آفس سے لیٹ ہو گئے تھے اس لیے اس نے آج زبردست ڈنر بنانے کا سوچا۔ اس نے فریج میں نگاہیں دوڑائیں اور یوٹیوب سے ریسیپیز سرچ کیں۔

تین گھنٹے لگا کر اس نے توا فش، شنگھائی سٹائل فرائیڈ رائس، روغنی نان اور میٹھے میں گلاب جامن بنا لیے جو زوی اور ودی کے فیورٹ تھے۔ اب کھڑے کھڑے اس کی کمر اکڑ گئی تھی اس نے بے دلی سے سلاد بنائی۔ ماریہ بیگم نے اسے دلجمعی سے کام کرتے دیکھا تو ان کی آنکھیں کسی خیال کے تحت چمک اٹھیں۔

تھک ہار کر وہ ماریہ بیگم کے ساتھ لاؤنج میں آبیٹھی جو اپنے فون میں نمبر ڈائل کرنے میں مصروف تھیں۔

سلام دعا کے بعد ان کی گفتگو سے مینو اندازہ لگا چکی تھی کس سے بات ہو رہی ہے؟

"اصفی بیٹا! آج آپ ہمارے ساتھ ڈنر کرنا،" ماریہ بیگم نے میٹھے لہجے میں کہا۔

"اللہ اللہ! ایسی مٹھاس میرے لیے تو کبھی نہیں ہوتی آپ کے لہجے میں،" مینو نے منہ بنایا۔

ماریہ بیگم فون کان سے لگائے بس اسے گھور کر رہ گئیں جو ان کے ساتھ صوفے پر لیٹی پاؤں جھلا رہی تھی۔

اصفی اس کی بات بخوبی سن چکا تھا وہ پہلے تو کسی ضروری کام کی وجہ سے منع کرنے والا تھا لیکن اب اس نے لازمی جانا تھا۔ محترمہ کو جلانے کا بھی اپنا مزا تھا۔

"جی ٹھیک ہے چچی جان میں آجاؤں گا،" اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اوکے بیٹا جی! اپنا خیال رکھنا۔ خدا حافظ،" انھوں نے فون بند کرتے مینو کو دھپ لگائی۔

"اف کیا ہے؟؟؟؟ اب تو مارنا چھوڑ دیں میں نکاح شدہ ہو گئی ہوں،" اس نے رونی صورت بنا کر کندھا سہلایا۔

"تو پھر جس کی وجہ سے نکاح شدہ بنی ہو اس کی عزت کرنا بھی سیکھ لو،" ماریہ بیگم نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"کیوں بھئی میں کیا کلاشنکوف لے کر اس کے پیچھے لگی ہوئی ہوں؟" اس نے سر جھٹکا۔

"بس زبان چلانی آتی ہے تمھیں گز بھر کی،" ماریہ بیگم نے تپے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے گز کتنا ہوتا ہے اب؟ دیکھیں یہ اتنی چھوٹی سی ہے،" اس نے اپنی زبان نکالی۔

"تم تو مجھے پاگل کر کے چھوڑو گی،" ماریہ بیگم نے سر پکڑا۔

"ارے میری پیاری مم! مذاق کو سیریس مت لیا کریں یاررر،" وہ لاڈ میں ان سے لپٹ گئی۔

"ارے واہ بڑا پیار جتایا جا رہا ہے،" داؤد صاحب نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ ان کے پیچھے زوی اور ودی بھی تھے۔ دونوں سلام کرتے صوفے پر ڈھے گئے۔

"ڈیڈززز! میری جان،" مینو بھاگتے ان سے لپٹی۔

"دیکھا آپ کے آنے سے پینترا بدل لیا،" ماریہ بیگم نے دونوں باپ بیٹی کو دیکھا۔

"ہاہاہا بیگم جیلس ہو رہیں ہیں آپ تو،" داؤد صاحب ہنس دیے۔

"مم! ہم ہیں نا،" زوی اور ودی بھاگتے ہوئے ان سے لپٹ گئے۔

"کباب میں ہڈی،" مینو نے تیوری چڑھائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب کون جیلس ہو رہا ہے جناب؟" ماریہ بیگم نے اسے گھورا۔

ان کی بات پر سب کے بے ساختہ قہقہے گونجے۔

مینو نے اپنا فون اٹھایا لیکن کسی کال کا نام و نشان نہیں تھا۔ جن دوستوں کا بار بار فون کرنا اسے الجھن میں مبتلا کر دیتا تھا اب وہی بات وہ مس کر رہی تھی۔

سارے مانچسٹر والے ان سے اس لیے ناراض تھے کہ اس نے بغیر بتائے شادی کر لی تھی۔ اب وہ ان کو کیسے سمجھاتی کہ اسے تو خود کو ہی گھیر آ گیا تھا وہ تو مظلوم تھی۔

اس نے لمبا چوڑا پیغام گروپ میں لکھ چھوڑا۔ اب ان کا کیا جواب آنے والا تھا یہ تو وقت ہی بہتر بتا سکتا تھا؟

وہ لمبی سانس خارج کرتی صوفے پر لیٹ گئی۔

سراج آفریدی نے پورے گاؤں میں مٹھائی بانٹی تھی۔ وہ چاہتے تھے سب کو اصفہان اور منہل کے نکاح کا پتا چل جائے۔ یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی تھی۔ مبارکباد دینے والوں کا تانتا بندھ گیا تھا۔ سارے گاؤں کے لوگوں کو وہ شوخ و چنچل سی لڑکی بہت پسند تھی اور اپنے چھوٹے سرکار کی بیوی کے روپ میں دل و جان سے قبول تھی۔

قادر آفریدی پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ سراج آفریدی اتنا شاطر نکلے گا لیکن ____ اس کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا "ہو سکتا اے یہ سب ڈرامہ ام کو دور رکنے کے لیے کیا ہو کیونکہ وہ اپنا لاڈلا بیٹے کا شادی ایسے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چوری چھپے نہیں بنا سکتا، کچھ کرنا پڑے گا" وہ اپنی سوچ کے گھوڑے دوڑا رہا تھا۔ بہرام بھی بہت دنوں سے دوستوں کے ساتھ پنجاب گیا تھا اس سے بھی مدد نہیں لے سکتا تھا وہ۔

وہ سراغ لگائے بنا چین سے بیٹھنے والا نہیں تھا تبھی اٹھ کھڑا ہوا۔

بیل بجی تو صوفے پر لیٹی مینو نے ادھر اُدھر نظریں دوڑائیں لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ ماریہ بیگم کچن میں سب ڈشز کو گرم کر رہیں تھیں جبکہ زوی اور ودی کافی دیر سے داؤد صاحب کے ساتھ ان کی لائبریری کی سیٹنگ کروا رہے تھے۔

جب کوئی بھی دروازے پر دیکھنے نہ گیا تو ناچار اسے اٹھنا پڑا وہ اچھی طرح جانتی تھی کون آیا ہو گا؟

لیکن اس نے دروازہ کھولا تو سامنے ہی ایک بیس اکیس سال کا خوش شکل لڑکا ہاتھ میں ڈبہ لیے کھڑا تھا۔

وہ مینو کو دیکھ کر مسکرایا۔

"جی فرمایئے!" مینو نے آنکھیں گھمائیں۔

"میں سعدی ہوں،" اس نے دانت نکالے۔

"تو ہوگے بھئی میں کیا کر سکتی ہوں اس میں؟" مینو نے کندھے اچکا کر کہا۔

"آپ کچھ بھی نہ کریں بس یہ رکھ لیں،" اس نے ڈبہ مینو کو تھمایا۔

"کیا ہے یہ؟" مینو نے ناسمجھی سے دیکھا۔

"یہ کڑی پکوڑا ہے،" اس نے بتایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اووووتو میں کیوں رکھوں؟ جان نہ پہچان میں تیرا مہمان۔ ہو سکتا ہے اس میں زہر ملایا ہو تم نے،" مینو نے اسے مشکوک نگاہوں سے دیکھا۔ اس نے کراچی کی وارداتوں کے بارے میں کافی سن رکھا تھا۔

"لو بھئی بھلائی کا تو زمانے ہی نہیں ہے میری بھولی ماں نے تو نئے ہمسائیوں کے خیال سے بھیج دیے ورنہ مجھے کیا شوق تھا یہاں آکر ذلیل ہونے کا، دیں ادھر میں خود ہی کافی ہوں یہ ختم کرنے کے لیے،" اس نے مینو کے ہاتھ سے ڈبہ جھپٹا۔

" کھالینا بھئی ندیدے انسان۔ پہلے خود کی نیت بھر جاتی تو ہی دینے آتے یہاں۔ اب جاؤ میر امنہ کیا دیکھ رہے ہو؟" اس نے حساب برابر کیا۔

"بی بی کا خوبصورت چہرہ تو ہر گز دیکھنے نہیں آیا،" اس نے تیوری چڑھائی۔

"بی بی سی ہو گے تم ______ تمہارا پورا خاندان، ہونہہ،" وہ دونوں بازو چڑھائے لڑنے مارنے پر اتر آئی۔

سعدی جس کی اس ٹاؤن کے سب بچوں پر داداگیری چلتی تھی خود کی ایسی درگت بنتے دیکھ پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید بولتا اپنے پیچھے سے آتی آواز پر مڑا۔

"کون ہے یہ؟" اصفہان نے دروازے میں پھیل کر کھڑی مینو سے استفسار کیا۔

"یہ شیخ سعدی کے جان نشین ہیں اور اپنی لٹکتی ہوئی نیت کے ساتھ یہاں آٹپکے ہیں،" مینو کی بات اصفی کے سر کے اوپر سے گزر گئی۔

اس نے تیوری چڑھائے ساتھ کھڑے لڑکے کو دیکھا جس کا رنگ اڑا ہوا تھا۔

"کون ہو تم؟" اصفی نے براہِ راست اب اس لڑکے سے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پہلے تو سعدی ہی تھا اب کا پتا نہیں۔ میری تو مت ماری گئی تھی جو نیکی کرنے نکل پڑا۔ معاف کرو بھئی مجھے تم لوگ۔ جانے کونسے سیارے کی مخلوق ہو؟" وہ ہاتھ جوڑتا وہاں سے نکل گیا۔

"کیا کہا تھا تم نے اس کو؟" اصفی نے سوالیہ انداز میں ابرو اٹھائی۔

"میں___ میں نے تو کچھ نہیں کہا ہر کوئی مجھ معصوم پہ ہی شک کرتا ہے،" مینو نے سر جھٹکا۔

"معصوم____،" اصفی نے داد دیتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"مینو_____ ارے تم بچے کو لے کر آدھے گھنٹے سے دروازے پر کھڑی ہو شرم نہیں آتی کیا؟" ماریہ بیگم نے دروازے پر آتے اسے گھورا۔

"بچہ___،" مینو کا حلق کڑوا ہو گیا تھا اس نے شکل بگاڑی جس پر اصفی نے بمشکل مسکراہٹ دبائی۔

"چچا جان اور دونوں شہزادے کدھر ہیں؟" اس نے نگاہیں ادھر اُدھر گھمائیں۔

"تمہارے چچا کچھ کتابیں لائے تھے تو دونوں ان کے ساتھ رکھوا رہے ہیں، میں بلاتی ہوں کافی دیر سے مصروف ہیں،" وہ مسکراتے ہوئے بتانے لگیں۔

"ارے نہیں آپ بیٹھیں میں خود بلا کر لاتا ہوں،" اصفی کو لگا شاید وہ کھانا بنا کر تھک گئیں ہوں گی۔

ماریہ بیگم تو اس کے اس انداز پر صدقے واری گئیں۔ اصفی کے جانے کے بعد وہ مینو کو سخت سنانے کے لیے پلٹیں لیکن وہ تو کافی دیر سے رفو چکر ہو چکی تھی۔

انھوں نے تاسف سے سر ہلایا۔

کھانے لگانے کے بعد مینو سب کو بلا لائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفی کو ایسے سب کچھ سرو کیا جارہا تھا جیسے مانچسٹر کا میئر آیا ہو۔ یہ سب دیکھ کر مینو کا خون جل رہا تھا۔ اسے معلوم نہیں تھا کریکن کو آج دعوت دے دی جائے گی ورنہ وہ کبھی اتنی دلجمعی سے کھانا نہ بناتی۔

اصفی بہت شوق سے سب کھا رہا تھا۔ وہ پٹھان تھا اور اچھا کھانا اس کی بھی کمزوری تھی۔ وہ چچی جان کے ہاتھ کے ذائقے کا معترف ہو گیا۔

"مینو بچے جاکر گلاب جامن بھی فریج میں سے نکال لاؤ،" ماریہ بیگم نے اسے بھیجا جو پلیٹ میں چاول ڈالے چمچ ہلا رہی تھی۔

ان کے کہنے پر وہ جلدی سے اٹھ کر بھاگی کیونکہ اصفی کی نگاہوں سے وہ جزبز ہو رہی تھی۔

"پتا نہیں اس کریکن کو کیا ہو گیا ہے آج؟" وہ غصے سے بڑبڑاتی کچن میں آئی۔

"واؤ_____مطلب آج سب کچھ ہی مینو نے بنایا ہے۔ یےےےے مزا آگیا،" زوی اور ودی پرجوشی سے چلائے۔

"ہاہاہابس کرو سکون سے بیٹھ جاؤ۔ اتنے دن بعد یہ موقع ملا ہے تو سکون سے لطف اٹھاؤ ورنہ اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو گے،" داؤد صاحب نے ہنستے ہوئے کہا جس پر دونوں شرافت سے بیٹھ گئے۔

اصفی نے حیرانی سے دیکھا۔ اس کے لیے یقین کرپانا مشکل تھا جو اس نے ابھی کھایا وہ اس کی سرپھری بیوی نے بنایا تھا۔

"امپاسبل، ہو سکتا ہے صرف گرم کیا ہو" وہ خود کو تسلی دیتے ہوئے بڑبڑایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مینو نے کرسٹل کی پلیٹ میں گلاب جامن لا کر رکھے۔زوی اور ودی دوسروں کو موقع دیے بغیر جلدی سے پلیٹ اپنی طرف کھسکا کر نان اسٹاپ شروع ہو گئے۔

سب کے شرمندگی بھرے تاثرات دیکھتے اصفی نے بمشکل مسکراہٹ چھپائی۔

"ان کا کچھ نہیں ہو سکتا...."

ماریہ بیگم زبردستی مسکرا دیں۔

"کیا کہا تم نے کس لیے آیا اے یہ مٹائی؟"شیریں نے بے یقینی سے پوچھا۔

"بی بی جی! چھوٹے سرکار کا نکاح او اوے،"حویلی کی ملازمہ سر جھکا کر منمنائی۔

گل جو چائے لے کر کچن سے آئی تھی اس کے ہاتھ سے کپ چھوٹ گیا۔ساری چائے اس کا پاؤں جلا گئی لیکن وہ تو ساکت کھڑی تھی۔

کپ ٹوٹنے پر شیریں جلدی سے مڑیں اور بھاگ کر گل تک پہنچیں۔انھوں نے بوکھلاتے ہوئے ملازمہ سے ٹوتھ پیسٹ لانے کا کہا۔آج ہی تو وہ کچھ بہتر ہوئی تھی کیونکہ فلحال اس کا رشتہ طے نہیں کیا تھا جمشید آفریدی نے۔وہ کچھ وقت دینا چاہتے تھے گل کو اور آج ہی یہ خبر آ گئی۔اب وہ کیسے سنبھالیں گیں اس کو؟وہ سوچ میں پڑ گئیں۔

ملازمہ سے ٹوتھ پیسٹ لے کر انھوں نے اس کے پاؤں پر لگائی اور جلدی سے سب کے معلوم ہونے سے پہلے اسے لیے کمرے میں آ گئیں۔

گل ابھی بھی ساکت سی بیڈ پر بیٹھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"گل ادھر دیک بچے، کچ بولتا کیوں نی تم؟" انھوں نے اسے جھنجھوڑا۔

"مورے! وہ ایسا کیسے کر سکتا اے؟" وہ سسکی۔

شیریں نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے اس کی چیخوں کا گلا گھونٹا۔

"تم کیوں ام کو اس بڑھاپے میں ذلیل کروانا چاہتا اے؟ بس کر دے گل بس کر دے۔ وہ تیرے لیے نئیں بناتا۔ شارک بوت اچا لڑکا اے۔ اس کے لیے مان جا گل میرا بچہ۔ دیکھ اس بات کے واسطے ام کو بی پر ایا کر دیا سب نے،" انھوں نے اسے سمجھاتے ہوئے اپنا دکھڑا رو دیا۔

"ام کیسے صبر کرے مورے؟ کیسے_____،" وہ روتی ہوئی ان کے کندھے سے لگ گئی۔

شیریں اس کا سر تھپکتے ہوئے گہری سوچ میں غرق تھیں۔

"کاش! میں نے اس کا اچا تربیت کیا اوتا تو اصفی کا پہلا ترجیح یہی اوتا، کاش_______"

لیکن ان کو کون سمجھاتا؟

جوڑے تو آسمانوں پر بنتے ہیں۔ نہ زبردستی کسی کا نصیب بنا جا سکتا ہے نہ چھینا جا سکتا ہے۔ یہ تو لکھ دیا جاتا ہے کسی کا ایسے ہی ملنا لکھا ہے تو کسی کا دعاؤں سے۔

یہ سب تو وقت طے کرتا ہے۔۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ----

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں --

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ----

وہ کھانے کے بعد لاؤنج میں داؤد صاحب سے باتوں میں مصروف تھا جب اس نے نوٹ کیا زوی اور ودی وہاں سے غائب ہوئے اور کچھ لمحے بعد ہی آکر ایک طرف بیٹھ گئے۔ دونوں کی کھٹ پٹ کو اصفی نے مشکوک نگاہوں سے دیکھا۔ داؤد صاحب اٹھ کر کسی کام سے باہر گئے تو وہ دونوں دھپ سے اصفی کے اطراف میں آبیٹھے۔

"اصفی لالا! یہ دیکھیں۔ ہم اپنی جان پر کھیل کر یہ چوری کر کے لائے ہیں مینو نے دیکھ لیا تو شامت آجائے گی،" ان دونوں کی رازداری پر اصفی نے ابرو اٹھائی۔

کل تک تو دونوں مینو کے لاڈلے بھائی بن کر اسے دھمکا رہے تھے اور آج اتنا خطرہ مول لیا تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا وہ دونوں تو اس کے ہوش اڑانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

"کیا ہے ایسا اس میں؟" اس نے سکیچ بک ان کے ہاتھ سے لی۔

"آپ خود دیکھ لیں برو،" ان دونوں نے بتیسی نکالی۔

اصفی نے سکیچ بک کھولی تو دنگ رہ گیا۔ اس پر جا بجا کریکن کے نام سے شاہکار بنے ہوئے تھے۔ کہیں کانوں سے دھواں اٹھتا ہوا خاکہ، کہیں منہ سے آگ نکلتا ہوا، کہیں انگارے چباتے ہوئے، کہیں چادر گلے میں رسی کی طرح لٹکائے ہوئے۔

یہ سب دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے۔

داؤد صاحب کمرے میں واپس لوٹے تو حیرانی سے ان کے ہاتھوں میں سکیچ بک دیکھنے لگے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفی نے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ خاموشی سے ان کو بک تھما دی۔ داؤد صاحب جیسے جیسے دیکھتے جا رہے تھے ان کی رنگت تبدیل ہوتی جا رہی تھی۔ سب دیکھ کر وہ سکیچ بک بند کر کے ایک طرف رکھ گئے۔ کچھ دیر تو وہ چپ سادھے رہے جس پر زوی اور ودی کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ ایک دم سے ان کی ہنسی کا طوفان اٹھا اور وہ لوٹ پوٹ ہو گئے۔ اصفی نے ناراض نگاہوں سے ان کو دیکھا۔

"اصفی بچے! برے مت ماننا۔ اس نے بنانے کی کوشش تو کی ہے اب اس کی سکیچنگ ہی خراب ہے تو بیچاری کا کیا قصور؟"

وہ سنجیدہ ہونے کی تگ و دو میں بری طرح ناکام ہو گئے اور پھر سے قہقہہ لگا اٹھے۔

ان کی بات پر اصفی بھی اپنی مسکراہٹ نہ چھپا پایا۔

"چچا جان! ستیاناس کر دیا ہے ساری پرسنلٹی کا،" اس نے منہ بنایا۔

"ہاہاہا اسے کیا معلوم تھا بچے کہ تم شوہر بن جاؤ گے اس کے،" اس بار ان کے ساتھ اصفی کا بھی قہقہہ شامل تھا۔

داؤد صاحب کی ہنسی کو یک دم بریک لگا انھوں نے مڑتے ہوئے نمونوں کو تیکھے چتونوں سے گھورا جس پر دونوں گڑبڑا گئے یعنی اب شامت پکی تھی۔

"یہ ضرور ان شیطانوں کی کارستانی ہو گی،" انھوں نے دونوں کو اشارے سے پاس بلایا۔ وہ دونوں دھیرے دھیرے چلتے ان تک پہنچے۔

"تم دونوں کو شرم نہیں آتی ایک شوہر کے سامنے اس کی بیوی کا امیج خراب کرتے ہوئے، کم از کم اپنی بہن کا ہی لحاظ کر لیتے،" انھوں نے دونوں کے کان مروڑے۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آآآآآ______ڈیڈ ہم آج اصفی لالا کے بھائی بنے ہیں،" وہ دونوں کراہ کر رہ گئے۔

"یہ تو گرگٹ سے بھی زیادہ ماہر ہیں رنگ بدلنے میں،" اصفہان ہنس دیا۔

بیل بجنے کی آواز سے وہ دروازے کی طرف متوجہ ہوئے۔

"ڈیڈی! ہم دیکھ کر آتے ہیں،" وہ دونوں کان چھڑوا کر بھاگے۔

داؤد صاحب نفی میں سر ہلا کر رہ گئے۔

ماریہ بیگم نے سب کے لیے قہوہ بنایا اور مینو کو لے جانے کا کہا۔

"اس کو بھی دینا ہے؟" مینو نے کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"کس کو؟ تمیز ہے تمہیں شوہر ہے تمہارا۔ آپ بولا کرو،" ماریہ بیگم نے اسے تھپڑ رسید کیا۔

"اف مم! ایک تو آپ دو منٹ میں ہٹلر کی جانشین بن جاتی ہیں،" اس نے ناک چڑھائی۔

"زبان بند کرو اور لے کر جاؤ یہ،" انھوں نے آنکھیں دیکھائیں۔

"مم! وہاں ایک آنٹی آئی ہیں،" زوی نے آ کر بتایا۔

ماریہ بیگم ناسمجھی سے دیکھتے چلی گئیں۔

لاؤنج میں داؤد آفریدی اور اصفہان آفریدی کے ساتھ ایک انجان عورت بیٹھیں تھیں۔

ماریہ بیگم کی تقلید میں مینو بھی ان سے ملتی بیٹھ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں آپ کے سامنے والے گھر میں رہتی ہوں۔ میں نے اپنے بیٹے کو آپ کے گھر کڑی پکوڑا مکس دے کر بھیجا تھا لیکن وہ غصے سے بھرا واپس گیا ہے۔ اس نے کہا کہ آپ کی بیٹی نے اسے چور بولا ہے،"

ان خاتون نے اپنے آنے کا مقصد بتایا۔ سعدی نے گھر جا کر ان کا دماغ گھما دیا تھا تبھی ناچار انھیں جواب طلبی کے لیے آنا پڑا۔

"مینوووو____،"سب نے حیرت سے مینو کو دیکھا۔

"توبہ توبہ آنٹی جی! وہ بدلحاظ لڑکا آپ کا بیٹا تھا۔ اسے بالکل تمیز نہیں ہے بات کرنے کی، الٹا الزام بھی میرے اوپر، واہ کیا بات ہے،" وہ جلدی سے سارا ملبہ اس لڑکے پر ڈال گئی۔

اصفہان توستائشی انداز میں ابرو اچکا کر رہ گیا۔ اسے اچھی طرح وہ دروازے پر کھڑا لڑکا یاد تھا جس کا میڈم نے دماغ گھما رکھا تھا اور اب خود شریف بن گئی تھی۔ اس کی قسمت میں بھی کیسا شاہکار لکھا تھا؟

"مینو! کب آیا تھا وہ بچہ؟" ماریہ بیگم نے پوچھا۔

مم! جب یہ کر___ میرا مطلب اصفہان آئے تھے،" اس نے گڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ بتائیں نا،" اس نے اصفی کو اشارہ کیا۔

سب اس کے ایک جھٹکے سے سنبھلے نہ تھے کہ دوسرا اس سے بھی شدید تھا۔

اصفہان تو اتنی دیر کچھ بول ہی نہ پایا۔

"جی ہاں وہی،" اس نے بمشکل بات کی۔

سب نے ناسمجھی سے دیکھا کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

داؤد صاحب نے ہی معاملہ رفع دفع کیا۔

آج اتوار کا دن تھا وہ تینوں گلی کا چکر لگانے باہر نکلے۔ سامنے ہی انھیں کچھ بچے کرکٹ کھیلتے نظر آئے تو وہ ان کی طرف چل پڑے۔

"یارررر! یہاں کوئی فٹ بال کیوں نہیں کھیلتا؟" زوی نے بے زاری سے کہا۔

"لیاری میں کھیلی جاتی ہے فٹ بال۔ وہ لوگ کافی مشہور بھی ہیں۔ ہے نا مینو؟" ودی نے مینو سے پوچھا۔

"ہمم! ان کو اچھی سپورٹ کی ضرورت ہوتی ہے بس____ تب یہیں سے رونالڈو، میسی اور محمد صلاح نکلیں گے،" مینو نے سرد آہ بھری۔

"رئیلی____ پھر تو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اچھے حکمرانوں سے نوازے پاکستان کو،" زوی نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتے دعا کی۔

جس پر سب نے زیر لب آمین کہا۔

وہ کرکٹ کھیلتے بچوں کے پاس پہنچ چکے تھے۔

"سنو وو بھئی____ ہمیں بھی کھلاؤ،" مینو بیٹنگ کرتے بچے کے آگے جا کھڑی ہوئی۔

"ہم بچوں کے ساتھ کھیلتے ہیں،" اس ڈیڑھ فٹ کے بچے نے تیوری چڑھائی۔

"تو ہم کیا بوڑھے نظر آرہے ہیں؟" مینو نے اس بدتمیز بچے کو گھورا۔

"ہم کا تو پتا نہیں آپ ضرور ہیں بڈھی،" اس بچے نے بتیسی دکھائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اف کتنا شیطان ہے یہ____ ہم بھی کھیل کے ہی رہیں گے، ہونہہ، " مینو نے پاؤں پٹختے ہوئے ہٹ دھرمی سے کہا۔

ارد گرد بچوں کا ہجوم لگ گیا۔

"کیا ہو رہا ہے یہ؟" سعدی بھیڑ کو چیرتے وہاں پہنچا۔

سامنے کھڑی محترمہ کو دیکھتے اس کا حلق کڑوا ہو گیا۔ ابھی کل ہی تو امی سے جھاڑ پٹ ہوئی تھی۔ پتا نہیں اس لڑکی نے کیا کان بھرے تھے۔ اب بھی کامل کے ساتھ لڑ جھگڑ رہی تھی۔

"جی محترمہ! اب کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ؟ میرے بھائی کے ساتھ کیوں منہ ماری کر رہی ہو؟" اس نے کامل کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"اووو! میں بھی کہوں اس کی زبان درازی کچھ جانی پہچانی لگ رہی ہے تو یہ آپ جناب کی طرف سے وراثت میں ملی ہے،" مینو نے سکون سے اس کی مٹی پلید کی۔

"دیکھو بی بی اپنے کام سے کام رکھو۔ لڑکی ذات ہو اس لیے لحاظ کر رہا ہوں ورنہ تم سعدی شیراز سے واقف نہیں ہو اچھے اچھوں کی بینڈ بجا دیتا ہوں،"

اس نے کالر اکڑا کر کہا جس پر سب بچے اس کا ساتھ دینے کے لیے واہ واہ کرنے لگے۔

"آہ میں تو ڈر گئی، ہاہاہا ویسے ہی بینڈ بجاتے ہو جیسی میں نے کل تمہاری بجائی تھی،"

مینو نے زوی اور ودی کی طرف آنکھ دبائی اور وہ تینوں کھلکھلا کر ہنس دیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اوہ وہ تو میں تمہارے بھائی کی وجہ سے رک گیا تھا ورنہ اچھی طرح طبیعت صاف کرتا،" اس نے ادا سے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"بھائی_____،" زوی اور ودی کی چیخیں نکل گئیں۔

مینو تو سرخ پڑ گئی تھی اسے سمجھ نہ لگی کیا کہے؟

وہ زیر لب استغفار پڑھتی دونوں نمونوں کو لیتی وہاں سے خاموشی سے کھسک گئی۔

باقی سب ان کے رد عمل پر بھونچکارہ گئے۔

سراج آفریدی مردان خانے میں کچھ گاؤں والوں کے مسائل سننے میں مصروف تھے جب قادر آفریدی کی آمد ہوئی۔ سراج آفریدی کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ بکھر گئی۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے وہ بھاگا بھاگا آئے گا اور وہی ہوا۔

"ارے قادر! بیٹونا تم ضرور مبارک باد دینے آیا او گا،"

سراج آفریدی نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"تم نے جان بوج کے ایسا کیا اے۔ ام اس نکاح کو نئیں مانتا جو چوری چھپے او گیا۔ نہ دلہن اے نہ کوئی تیاری،"

قادر آفریدی غصے سے بھرا ہوا تھا۔ اس کے ارمانوں پر اوس جو پڑ گئی تھی۔

"تمارے نہ ماننے سے حقیقت بدل نئیں جائے گا سمجا،"

سراج آفریدی نے اسے گھورا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ام کیا جانتا نئیں اے تمارا بیٹا راضی نئیں تھا اب تم نے نکاح کا شوشہ چھوڑ دیا،"

اس نے پشت پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔

"کون راضی تھا اور کون نئیں یہ امارا مسئلہ اے تمارا نئیں۔ تم صرف یہ یاد رکو کہ شادی او گیا اے بس______بوت جلد ام سب کی دعوت بنائے گا،"

سراج آفریدی نے اسے باور کرایا۔

"تو پھر رخصتی کیوں نئیں اوا اے؟ اس کا تلیم بی مکمل اے اور کوئی دوسرا بات بی نئیں اے،"

قادر آفریدی نے تن کر پوچھا۔

"یہ جاننا تمارے واسطے ضروری نئیں اے اگر جان بین کر لیا او تو جاؤ اب،"

سراج آفریدی نے تنفر سے سر جھٹکا۔

"ام یاں سے تو جارا اے لیکن داؤد سے پوچھے گا،"

وہ پاؤں پٹختے ہوئے وہاں سے چلا گیا اور سراج آفریدی کو پریشان کر گیا۔

یونیورسٹی میں سب لوگ گروپس کی شکل میں بیٹھے اسائمنٹ مکمل کرنے میں مصروف تھے لیکن شیری کافی دیر سے غائب تھا۔

"تم دیکھو اصفی یہ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی،" ریحان نے شیٹ اٹھا کر اس کے سامنے رکھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سب میں ہی دیکھ لوں تو تم لوگ یہاں جھک مارنے کے لیے بیٹھے ہو،" اصفی نے انھیں تیکھے لہجے میں کہا۔

"اوئے ہوئے لالے اب تو غصہ کرنا چھوڑ دے تو خیر سے بیوی والا ہو گیا ہے،" زبیر کی بات پر وہ چڑ گیا تھا۔

"ہر کام میں میری شادی کو مت لے آیا کرو تم لوگ اب شرافت سے کام کرو،" اس نے دونوں کو جھڑکا۔

ابھی وہ دوبارہ کام کی طرف متوجہ ہوئے ہی تھے کہ ژالے کی آواز نے تسلسل توڑا۔

"اصفہان! تم نے شادی کر لی ہے،" اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔

"تمھیں کس نے بتایا؟" اصفی نے حیرانی سے پوچھا۔

"یہ بتاؤ یہ سچ ہے یا نہیں؟" وہ تقریباً چیخ پڑی تھی۔

اصفی نے ناگواری سے اسے دیکھا جو سب کو متوجہ کر چکی تھی۔

"دیکھیں محترمہ اب آپ حد سے بڑھ رہیں ہیں،" اصفی نے دانت پیستے ہوئے ابرو اٹھائی۔

"بھاڑ میں گئی حد، تم جانتے تھے میری فیلنگز کو پھر بھی کسی اور سے شادی کر لی،" وہ پھر سے دھاڑی تھی۔

شیری ہجوم دیکھتے بھاگا آیا تھا اور صورتحال سمجھتے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

"اف کہیں اصفی کو پتا نہ چل جائے کہ میں نے بتایا ہے اسے ورنہ میری گردن اس کے ہاتھوں ٹوٹے گی، چل شیری بیٹا غائب ہو جا،"

"میں نے تمھیں کوئی آس نہیں دلائی تھی سمجھی وہ تم خود ہی تھی جو پیچھے پڑی تھی،"

اصفی بھی اس بار خود پر قابو نہیں رکھ پایا تھا اور زور سے چلایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں اس ڈائن کو چھوڑوں گی نہیں،" وہ جاہلانہ انداز میں پھنکاری تھی۔

"ہاہاہاہا______،" اس کی بات پر غصے میں بپھرے ہوئے اصفی کا بے ساختہ قہقہ گونجا تھا۔

ساری یونیورسٹی نے یہ منظر پہلی بار دیکھا تھا ورنہ وہ تو ہمیشہ سنجیدہ رہنے والا شخص تھا۔

ہنستے ہنستے اس کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا۔

"تم پہلے اسے پکڑنے کی ہمت تو کرو پھر ہی مانوں گا میں تمہیں،" اس کے ذہن میں تیکھی مرچ کا عکس لہرایا۔

وہ ہنستا ہوا وہاں سے پلٹ گیا۔ ریحان اور زبیر اس کی بات کا پس منظر سمجھتے کافی محظوظ ہوئے تھے۔

ژالے خود کا تماشہ بننے پر پاؤں پٹخ کر چلی گئی۔

"تم لوگ اتنے بے مروت نکلو گے ہم نے سوچا بھی نہیں تھا،" لینا نے منہ بسورا۔

"یاررررر! اب بس بھی کر دو ناراضگی۔ تم لوگوں کو اتنا اچھا تو آئیڈیا دیا ہے آ جاؤ پھر،" مینو نے انھیں مشورہ دیا۔

"آ تو جائیں لیکن اس کی کیا گارنٹی ہے کہ تم لوگ کراچی ہی ملو گے؟" زک نے ٹیبل پر کہنیاں ٹکا کر دونوں ہاتھوں میں چہرہ رکھتے فرصت سے پوچھا۔

"ام______ اب تو ہم یہیں ہوں گے، ڈونٹ وری،" زوی نے یقین دلایا۔

"ٹھیک ہے پھر ہم تیاری کرتے ہیں،" کیٹ نے کہا۔

"اوکے باس!" ان تینوں نے یک زبان سراہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

بیل کی آواز پر تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا لیکن کوئی نہ اٹھا۔

مینو جلدی سے کشن منہ پر رکھ کر لیٹ گئی۔ زوی اور ودی کچھ دیر ایک دوسرے کی ضد میں بیٹھے رہے پھر ماریہ بیگم کی ڈانٹ پر کھولنے بھاگے۔

وہ دونوں قادر آفریدی کے ساتھ آتے دکھائی دیے۔ ان کے پیچھے کچھ ملازم پھلوں اور خشک میوہ جات کی ٹوکریاں اٹھائے آ گئے۔

ماریہ بیگم کا تو یہ سب دیکھ کر رنگ اڑ گیا جبکہ مینو پر جوش انداز میں ان سے ملی۔

ماریہ بیگم کو مجبوراً مہمان نوازی نبھانی پڑی اور کچن میں جاتے ہی داؤد آفریدی کو کال ملائی۔

وہ ہڑبڑی میں گھر پہنچے۔ قادر آفریدی نے کافی ناراضگی کا اظہار کیا نکاح کا نہ بتانے پر جس پر داؤد آفریدی نے انھیں مطمئن کرنا چاہا لیکن وہ تو سراج آفریدی کا دشمن بنا ہوا تھا۔ اور سب کچھ ان پر تھوپ دیا۔

وہ بکتا جھکتا چلا گیا تھا۔ داؤد آفریدی کو اس کے ارادے خطرناک لگ رہے تھے تبھی جلدی سے سراج آفریدی کو تمام صورت حال سے آگاہ کیا۔

سراج آفریدی کے کہنے پر اصفہان عجلت میں داؤد آفریدی کی طرف آیا تھا۔ گھر کا دروازہ کھلا دیکھ کر وہ گھبراہٹ میں اندر داخل ہوا اسے لان سے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دیں۔

وہ آوازوں کے تعاقب میں گیا تو سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں جہاں مینو صاحبہ پانی کا پائپ لیے پودوں کے ساتھ ساتھ خود کو اور دونوں نمونوں کو بھی نہلانے میں مصروف تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کی حیرت کی وجہ پاس ہی کرسیوں پر بیٹھے شام کی چائے سے لطف اندوز ہوتے ماریہ بیگم اور داؤد صاحب تھے جن کو اس ساری کارروائی سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

وہ کیسے بھول سکتا تھا جہاں اس کی بیوی جیسی مخلوق پائی جاتی ہو وہاں پریشانی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ان میں سے کسی کا بھی دھیان اس پر نہیں گیا تھا جس کا فائدہ اٹھاتے اس نے مینو کا جائزہ لیا تھا جو گرین ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس اچھل کود کرنے میں مصروف تھی۔

"ایسا لگتا ہے میں نے کسی بچی کو گود لے لیا ہے،" اس کے دماغ نے پھر سے رونا ڈالا تھا۔

وہ زیادہ دیر اپنی منفی سوچوں کو برقرار نہیں رکھ پایا تھا کیونکہ پانی کی تیز دھار نے اسے بھگو ڈالا تھا۔

"اووو نو! اصفی لالا،" زوی اور ودی کے چلانے پر سب متوجہ ہوئے۔

"مینووووو! یہ کیا کر دیا؟"

داؤد صاحب نے بے چینی سے اصفی کی سیاہ شلوار قمیض کو پانی میں نچڑا دیکھا۔

"ڈیڈااا! دیٹس ناٹ مائی فالٹ، وہ خود راستے میں آیا____میرا مطلب آئے ہیں"

ماریہ بیگم کی گھوری پر اس نے کندھے اچکاتے درستگی کی۔

اصفی جو غصے سے مٹھیاں بھینچ کر کھڑا تھا اس کے گڑبڑا کر عزت دینے پر مسکراہٹ دباتے ڈھیلا پڑ گیا۔

"اب جاؤ جا کر ٹاول دو اور قمیض ڈرائے کرواؤ اصفی کی،" ماریہ بیگم نے حکم دیا۔

کیااا____میں کروں؟" اس نے ہونق پن سے دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں تم اور کون؟" انھوں نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"اللہ اللہ کیا زمانہ آگیا ہے ایک آدمی کے کپڑے مجھے خشک کرنے کا کہہ رہیں ہیں،" اس نے تاسف سے سر ہلایا۔

جہاں اصفی اس کی بات پر گڑبڑا کر کان کھجانے لگا وہیں ماریہ بیگم نے سر پیٹ لیا ان کا دل کیا جو تا اتار کر اسے گنجا کر دیں جس کی زبان بے وقت فضول گوئی کرتی تھی۔

"مینو بچے میزائل تمھاری طرف آنے سے پہلے نکل لو،"

داؤد صاحب نے مسکراہٹ دباتے اسے مشورہ دیا جس پر وہ جلدی سے اصفی کا ہاتھ پکڑ کر ساتھ لے گئی۔

اصفہان نے حیرت سے اس کے نازک ہاتھ میں دبا اپنا مضبوط ہاتھ دیکھا۔

وہ تو ایسے ہاتھ پکڑے لے جا رہی تھی جیسے اصفی کوئی چھوٹا سا بچہ ہو۔

زوی اور ودی نے ان کے پیچھے جانا چاہا لیکن داؤد آفریدی راستے میں حائل ہو گئے اور وہ دونوں ان کے گھورنے پر وہیں جم کر بیٹھ گئے اور حسرت سے مینو کی پشت دیکھتے رہے۔

اس نے کمرے میں لا کر ہی ہاتھ چھوڑا تھا اور جلدی سے ڈرائیر نکال کر اصفی کو تھمانے لگی پر اصفی نے ہاتھ آگے نہ بڑھایا۔

مینو نے جھنجھلا کر دیکھا لیکن وہ تیوری چڑھائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہے اب پکڑووو؟" اس نے زور دیا۔

"پہلی بات تو یہ کہ ادب سے بولا کرو مجھ سے یہ تو تڑاخ تم اپنے تک ہی رہنے دو تو بہتر ہے اور دوسری بات یہ کہ مجھے گیلا تم نے کیا ہے تو سکھاؤ گی بھی تم،"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ کہتا ہوا خود آرام سے صوفے پر پھیل کر بیٹھ گیا۔

مینو تو اس کے تیور دیکھ کر حیران رہ گئی جو آج کافی شوخا ہو رہا تھا۔

"تو پھر نچوڑ نہ دوں تمہیں اچھی طرح میں،" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

کوئی نشہ تو نہیں کر آیا یہ آج۔ اس نے آگے ہوتے ہوئے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا ٹمپریچر چیک کرنے کے لیے۔

اصفہان آنکھیں چھوٹی کیے اس کی عجیب و غریب حرکتیں دیکھنے لگا۔

"بخار تو نہیں ہے تمہیں پھر کیوں بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو،" اس نے ناک چڑھائی۔

"ابھی تو کوئی بہکی ہوئی بات نہیں کی میں نے،"

وہ دونوں بازو صوفے کی پشت پر رکھ کر ان پر اپنا سر ٹکائے معنی خیزی اسے دیکھنے لگا۔

"تم ___ پتا نہیں کیا ہو گیا ہے تمہیں؟" میں ں چلتی ہوں یہ پکڑو اور جلدی سے اپنی قمیض ڈرائے کرو،"

وہ سٹپٹاتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی۔

اس کا سرخ چہرہ دیکھتے اصفہان کا بے ساختہ قہقہ گونجا تھا جو باہر نکلتی مینو کو بغور سنائی دیا اور وہ ایک سو بیس کی سپیڈ سے بھاگی تھی۔

"لاحول ولا قوۃ الا باللہ، اس بندے کے دماغ پر واقعی میں اثر ہو گیا ہے،" اس نے کچن میں جا کر ہی دم لیا تھا۔

سانسیں بحال کرتے وہ سامنے متوجہ ہوئی جہاں شیلف پر کہنیاں ٹکائے زوی اور ودی مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے اور ساتھ ماریہ بیگم نے تیوری چڑھا رکھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیاااہے بھئی؟"اس نے گڑبڑا کر پوچھا۔

"اصفی کی قمیض ڈرائے کر دی تھی؟"ماریہ بیگم نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

"جی ی ی بالکل کر دی تھی،"اس نے کان کے پیچھے بال اڑستے ہوئے جھوٹ بولا۔

"توٹھیک ہے میں دیکھ کر آتی ہوں،"ماریہ بیگم کواس کا اچھی طرح پتا تھاجو اتنی آسانی سے کوئی کام نہیں کر سکتی تھی۔

"کبھی میری بات کا بھی یقین کر لیاکریں ہر وقت اس کی___میرامطلب تھاان کی سگی بنی رہتی ہیں،"

جاتی ہوئی ماریہ بیگم کے مڑ کر دیکھنے پر وہ فوراً سے مہذب لہجے میں بولی۔

"ایک تو ایساہٹلر والاپوز دیتی ہیں بندے کی چیخیں نکل جائیں،"اس نے بے چینی سے چکر کاٹے اب اسے اپنی جان کے لالے پڑ گئے تھے۔

"تم جو اتنا گھبرا رہے ہو

کیاکارنامہ کیاہے جو چھپارہے ہو،"

زوی نے آنکھیں گھمائیں۔

"ہاں نا_____بتائیں ہم سے کیسی پردہ داری،"ودی کے کہنے پر دونوں نے بتیسی نکالی۔

"تم دونوں جو اپنے کالے دانت دکھارہے ہو

کیاانھیں تڑوانے کاارادہ بنارہے ہو؟"

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مینو نے اپنی آستینیں اوپر چڑھاتے ہوئے ان کی عزت افزائی کی۔

وہ دونوں اس کی بات پر جلدی سے دانت اندر کر گئے جو پہلے ہی آدھے ادھورے بچے ہوئے تھے۔ چاکلیٹس کھا کھا کر دانتوں کا حشر نشر ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اب بہت کم میٹھی چیزیں کھانے کو ملتیں تھیں۔

اب تو دودھ کے دانت بھی نہیں تھے جو یہ کہہ دیتے کہ نئے آجائیں گے۔

تبھی ماریہ بیگم کی پکارنے کی آواز پر وہ سرپٹ باہر دوڑی۔

اصفہان نے پہلے سوچا کہ وہ ڈرائے کر لے قمیض پھر اس کی آنکھیں کچھ سوچتے چمک اٹھیں وہ ایسے ہی باہر نکل آیا سامنے ہی اسے ماریہ بیگم آتی نظر آئیں تو وہ معصوم صورت بنائے ان کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"اصفی بچے! یہ آپ ایسے ہی گیلے پھر رہے ہو سردی لگ جائے گی،" انھوں نے فکر مندی سے کہا۔

"مجھے ڈرائے کرنا ہی نہیں آیا،" اس نے بے چارگی سے کہا۔

"لیکن میں نے تو مینو کو کہا تھا____ مینووووو فوراً یہاں آؤ،" ماریہ بیگم کو اس پر سخت تپ چڑھی تھی۔

"یس مم واٹ ہیپنڈ؟" وہ بوکھلائی ہوئی سی آ کھڑی ہوئی۔

"تمھیں میں نے کیا کہا تھا؟؟؟؟" انھوں نے تیکھے لہجے میں پوچھا۔

"کب مم؟" اس نے حیران ہونے کی ایکٹنگ کی۔

"میرا دماغ خراب مت کرو اور جلدی سے یہ ڈرائے کرو،" انھوں نے اصفی کی قمیض کی طرف اشارہ کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ جو مسکراہٹ چھپانے کے چکر میں گردن جھکائے کھڑا تھا یک دم سنجیدہ ہوا۔

"ارے نہیں چچی جان! یہ تو اب سوکھ ہی گئی ہے،" اس نے ماریہ بیگم کو منع کیا۔

مینو نے اس ڈرامے باز کو دیکھتے دانت کچکچائے۔

"اچھا تو پھر ٹھیک ہے آپ کچن میں جاؤ بچے مینو کے ساتھ یہ آپ کو کافی کے ساتھ کچھ کھانے کو بھی بنا دے گی،" انھوں نے اسے پیار سے کہا۔

وہ اپنے ساتھ زوی اور ودی کو لیے وہاں سے چلیں گئیں۔ دونوں نمونے تو آج اپنی ماں کے اس ظلم سے تنگ آئے ہوئے تھے جو انھیں ہر موقع پر مینو سے الگ کر رہیں تھیں۔

سراج آفریدی کو پنچایت کے سرداروں کا فون آیا تھا وہ اس خفیہ نکاح کی وجہ جاننا چاہتے تھے۔ سراج آفریدی اچھی طرح سمجھ گئے تھے کہ یہ سارا کیا دھرا قادر کا ہے وہ چین سے بیٹھنے والا نہیں تھا۔ پنچایت میں داؤد آفریدی کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

سراج آفریدی نے ان کا نمبر ملایا کچھ دیر بعد کال اٹینڈ کر لی گئی۔ سلام دعا کے بعد وہ اصل مدعے پر آئے اور داؤد آفریدی کو تمام خدشات کہہ سنائے۔

"لالا جان! اب کیا ہوگا؟" داؤد آفریدی کی پریشان آواز آئی۔

سراج آفریدی نے اپنی پیشانی رگڑی۔

"امیں رخصتی کرنی اوگی اب جلد ہی،" بالآخر انھوں نے من کی بات کہہ ڈالی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیاااا____ابھی لیکن مینو نہیں مانے گی۔ آپ جانتے ہیں نکاح زبردستی کروایا گیا تھا اور اب پھر۔۔۔۔" داؤد آفریدی کی شدت سے آواز پھٹ گئی۔

"اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نئیں اے داؤد۔ تم اچھی طرح جانتا اے قادر کو وہ چین سے نئیں بیٹھے گا،" انھوں نے قائل کرنا چاہا۔

"لیکن مینو اور اصفی____" داؤد صاحب نے خدشہ ظاہر کیا۔

"اصفی کو چھوڑو بس مینو کا بات اے اس سے ام خود بات کرلے گا،" سراج آفریدی نے دلاسا دیا۔

"جی ٹھیک ہے،" انھوں نے سب کی خیریت معلوم کر کے فون رکھ دیا۔

ماریہ بیگم کے آنے پر انھیں ساری صورتحال بتانے لگے جو ان کو بھی پریشانی میں مبتلا کر گئی۔

"آج ہماری مم کا دل پتا نہیں کیوں سمندر بنا ہوا ہے؟ چلیں آپ اب تشریف لے جائیں کچن میں،" وہ بڑبڑاتی ہوئی سیدھی ہوئی اور جلدی سے اصفی کو چلنے کا اشارہ کیا مبادہ پھر سے والدہ محترمہ نہ آجائیں۔

کبھی کچن میں قدم نہ رکھنے والا اصفہان محض اپنی بیوی کو زچ کرنے کے لیے کچن میں تشریف لا چکا تھا۔

وہ جلدی سے فریج میں سے کباب نکال کر لائی تاکہ فرائی کر کے اس سے جان چھڑائے لیکن اصفی نے دیکھتے ہی منہ بنا لیا۔

"مجھے یہ بالکل نہیں کھانے،" اس نے کرسی سے ٹیک لگا کر کہا۔

"کیا مطلب؟ یہ کوئی ہوٹل نہیں ہے جہاں تمہاری مرضی چلے گی،" اس نے کڑے تیوروں سے گھورا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تو پھر ٹھیک ہے میں کسی ہوٹل سے ہی کھالوں گا،" وہ کندھے اچکاتا اٹھ کر چل پڑا۔

"میں تو مذاق کر رہی تھی، تم___ میرا مطلب آپ تو برا ہی مان گئے،" مینو نے بھاگ کر اس کا راستہ روکا اور بھرپور عزت دینے کی کوشش کی۔

وہ دنیا میں واحد اپنی ماں سے ہی تو ڈرتی تھی جو کسی کا بھی لحاظ کیے بغیر اس کی عزت اتارنے میں لمحہ بھی نہیں لگاتیں تھیں۔

اصفی کو بھی اس کی کمزوری کا علم ہو چکا تھا تبھی اتنے نخرے دکھا رہا تھا۔

"امممم چلو پھر یوں کرو تم چپلی کباب بنادو میرے لیے، یہ شامی کباب مجھے نہیں پسند" وہ آرام دہ انداز میں پھر سے کرسی سنبھال گیا۔

اس کی شاہانہ فرمائش پر مینو بے ہوش ہوتے ہوتے بچی تھی۔ آج اس کا دل کچھ بھی کرنے کا نہیں تھا اور یہاں۔۔۔۔۔

اصفی نے بغور اس کی اڑی اڑی رنگت دیکھی وہ اس کی وجہ اس کا پھوہڑ پن سمجھا تھا تبھی لب بھینچ کر ہنسی روکی۔

مینو نے جب دیکھا کہ وہ ایسے ٹلنے والا نہیں ہے تو مرتے کیا نہ کرتے فریج سے قیمہ نکالا اور جلدی جلدی تمام مسالے نکالے۔

پشاوری چپلی کباب تو ویسے بھی ڈیڈ کو بہت پسند تھے تو اس لیے وہ یہ بنانے میں ماہر ہو چکی تھی۔

قیمے میں تمام مسالا جات ملاتے ہوئے وہ اصفہان کی نظریں خود پر جمی محسوس کرتے جھنجھلا گئی۔

"کیا ہے تمہیں، کبھی اتنی خوب_____؟؟؟" وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولتی بولتی لب دبا گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جملہ تو پورا کرو اپنا____" اصفہان نے ٹیبل پر کہنیاں ٹکا کر اپنا چہرہ ہتھیلیوں پر رکھتے اسے زچ کیا۔

وہ بمشکل مٹھیاں بھینچ کر اپنا اشتعال دباتی منہ پھیر گئی۔

"چلو میں خود بتا دیتا ہوں، ہاں واقعی اتنی خوف___ آئی مین خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی،"

وہ مینو کی خونخوار نظروں پر فوراً بات بدل گیا۔

انڈا مکس کر کے کچھ دیر کے لیے رکھنا ضروری تھا مکسچر، اس کا دل کیا اس کی فضول گوئی پر اس کے سر پر سارا مسکچر ڈال کر اسی کا چپلی کباب بنا دے۔

اب کیا کرے اس نے سوچا؟

پھر دل پر پتھر رکھتے سلاد بنانے لگی۔ اس کو تیزی سے کٹنگ بورڈ پر چھری چلاتے دیکھ کر اصفی نے ستائشی انداز میں ابرو اٹھائی۔

وہ سلاد بنا کر ہری چٹنی بنانے لگی۔

پھر مسکچر اٹھا لائی۔ اس میں پیاز ٹماٹر ملا کر گول گول شکل میں کباب بنانے لگی۔

اس کا مشاہدہ کرتے اصفی کو پیاس محسوس ہوئی۔

اسے مینو سے تو کوئی امید نہیں تھی تبھی ناچار خود ہی اٹھ کر پانی پینے لگا۔

وہ اصفی کو اگنور کرتے فرائنگ پین چولہے پر رکھتے تیل اٹھانے لگی لیکن اصفی نے ٹوک دیا۔

"ہم دیسی لوگ ہیں تو مکھن میں تلے ہوئے کباب کھاتے ہیں،" اس کے شاہانہ انداز پر مینو عش عش کر اٹھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تو پھر اپنے گھر جا کر ہی کھاتے نا،" مینو تیکھے لہجے میں بولی۔

"محترمہ یہ بھی میرا ہی گھر ہے، چلو میں تمہیں چچی جان سے پوچھ دیتا ہوں،"

اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں تو مذاق کر رہی تھی یہ ہم سب کا ہی گھر ہے،" اس نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ہمارا نہیں تمہارا گھر ہے۔ میرا تو اب سسرال ہے،" اصفی کی بات پر وہ ہونق پن سے دیکھنے لگی۔

کبھی کچھ کبھی کچھ۔

اس کا کھلا منہ دیکھتے اصفی نے بمشکل اپنے ابلتے ہوئے قہقہے کا گلا گھونٹا۔ اس کو تپا کر اسے بہت مزا آرہا تھا۔

"یہ بندہ آج واقعی میں پاگل ہو گیا ہے پتا نہیں کونسا سکرو ڈھیلا ہوا ہے اس کا؟" اس نے دانت پیستے ہوئے سوچا۔

"مجھے اندر ہی اندر کوسنے کی بجائے جلدی سے ہاتھ چلاؤ بہت بھوک لگ رہی ہے کب سے بس باتیں ہی بنا رہی ہو؟"

اصفی نے اسے کہتے ہوئے فون نکال لیا۔

مینو نے اس کی مبالغہ آرائی پر اسے گھورا لیکن وہ تو گنگناتے ہوئے اپنے فون میں مصروف تھا۔

اس نے پاؤں پٹختے ہوئے کباب فرائی کیے اس کا دل کیا جلا دے لیکن اسے اپنی جان بہت عزیز تھی تبھی پلیٹ میں

کباب نکالے اور نان گرم کر کے اس کے پاس لا کر رکھے۔

اصفی نے فون جیب میں رکھتے ایک نظر سارے کچن میں دوڑائی "آہ اصفی شکر ہے کم از کم صفائی پسند تو ہے تیری

بیوی" اس نے صاف ستھرا کچن دیکھتے شکر کی سانس لی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آہم م م کافی نہیں مجھے چائے بنا کر دو،" اصفی نے اسے کافی کا سامان نکالتے دیکھ کر حکم صادر کیا۔

اس کی فرمائش پر مینو نے مزے سے کباب کھاتے ہوئے اصفہان کو گھورا اور اس کی بے نیازی پر کڑھتے ہوئے چائے کا سامان نکال کر شیلف پر پٹخا۔

پتا نہیں اس کریکن کے ساتھ مجھے چھوڑ کر سارے کہاں غائب ہو گئے ہیں۔

اصفہان اس کی اٹھک پٹخ سے لاپرواہ اپنے کان لپیٹے کباب سے بھرپور انصاف کرنے میں مصروف تھا۔

"پانی بھی لا کر دو،" نیا حکم نامہ جاری ہوا۔

"زہر نہ لا دوں،" مینو بڑبڑاتے ہوئے پانی رکھ گئی۔

"تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں بہرہ بالکل نہیں ہوں اور جو تم میری شان میں قصیدے پڑھ رہی ہو یہ لفظ بہ لفظ مجھے سنائی دے رہا ہے،" اصفی نے آخری کباب منہ میں رکھتے اسے سنایا۔

"اور آپ جناب اتنے ڈھیٹ واقع ہوئے ہیں کہ جانے کا نام ہی نہیں لے رہے،" مینو نے کپ میں چائے ڈالتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔

"وہ تو چچی جان کا دل رکھنے کے لیے رک گیا ورنہ مجھے کوئی شوق نہیں تھا ایسے بدمزہ کباب کھانے کا،" اس نے چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے حد درجہ معصومیت سے کہا۔

"ہاں ں ں_____،" خالی پلیٹ دیکھتے اس کی چیخ نکل گئی اور ابھی یہ بدمزہ تھے۔

اصفی نے بمشکل مسکراہٹ دباتے چائے ختم کی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہاہ____یااللہ تیرا شکر ہے،" مینو نے اس کے کچن سے نکلتے ہی سکون بھری سانس خارج کی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے میں نے تم سے ہل چلوایا ہو،" اصفی جو اپنی گاڑی کی کیز اٹھانے آیا تھا اس کے شکر ادا کرنے پر جلے دل سے بولا۔

"تو ____ جو تم اتنی دیر سے میرا دماغ کھا رہے تھے وہ ہل چلانے سے زیادہ ٹف تھا،" اس نے گڑبڑاتے ہوئے اپنی صفائی پیش کی۔

"محترمہ! تمہارے اس دماغ میں تھا ہی کیا جو میں کھاتا؟" اصفی اس کی پیشانی پر انگلی رکھ کر بجاتے ہوئے بولا۔

"اوہو ____ تم تو میرے پیچھے ہی پڑ گئے ہو،" اصفی جو انگلی اٹھانا ہی بھول گیا تھا اس کی جھنجھلاہٹ بھری آواز پر ہوش میں آیا۔

"اف ____ ایک تو یہ لڑکی بنے بنائے موڈ کا بیڑا غرق کر دیتی ہے،" اصفی تاسف سے سر ہلاتے وہاں سے پلٹ گیا۔

"ہائیں ____ کونسا موڈ؟ کیسا موڈ بھئی؟؟؟" وہ ناسمجھی سے چلاتی رہی لیکن اصفی ان سنی کرتے جا چکا تھا۔

"سلام اماں جان!" سراج آفریدی اپنی والدہ کے کمرے میں داخل ہوئے تو وہ جلدی سے اٹھ بیٹھیں۔

"وسلام بچے،" وہ نقاہت زدہ لہجے میں بولیں۔

"کیا بات اے طبیعت ٹھیک اے نا تمارا؟" انھوں نے پریشانی سے پوچھا۔

"ہاں بچے بس ایسے ہی لیٹا تا،" انھوں نے سراج آفریدی کے لیے جگہ بنائی اپنے پاس۔

"میں اچی طرح جانتا اے تم شیریں کو یاد کرتا اے تم اس کی فکرنی کرو وہ میرا بچوں کی طرح اے۔ داؤد اور وہ دونوں برابر اے میرے لیے میں اس کو لے آئے گا کچ دنوں میں،" انھوں نے اماں جان کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سچی لے آئے گا تم؟ میں جانتا اے اس کی نادانی ابی تک نی گیا لیکن ام ایسے تو نئیں چھوڑ سکتا نا،" وہ ماں تھیں اور لاچاری ان کے لہجے سے ہی ٹپک رہی تھی۔

"میں جانتا اے اماں جان بس اصفی کا شادی میں اس کو لے آئے گا،" انھوں نے اماں کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پیار سے کہا۔

"ہیں ____ سچی میں اصفی کا ابی شادی بنائے گا؟ بوت مزا آئے گا پھر تو ام یہی چاہتا اے اس بچی کو گر لے آئے وہ تو رونق لگاتا اے ماشاءاللہ،" انھوں نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

سراج آفریدی ان کے چہرے پر بکھرتے رنگوں کو دیکھتے مسکرا دیے۔

"بالکل اماں بس کچھ مسائل کی وجہ سے ام چاہتا اے رخصتی ہو ای جائے اب،" وہ اصلی بات چھپاتے ہوئے وجہ بتا گئے۔

"اللہ مبارک کرے گا تم فکر نی کرو بچے،" انھوں نے دعا دی۔

"انشاءاللہ،" وہ ان سے ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَيُكم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

شکریہ۔۔۔۔

اصفہان سب سے ملتے ملاتے خوشگوار ماحول میں باہر نکلا تھا۔ داؤد صاحب نے رات رکنے کا کہا تھا لیکن وہ کچھ کام کی وجہ سے منع کر گیا۔

وہ اپنی گاڑی کا دروازہ کھول ہی رہا تھا کہ جانی پہچانی آواز پر مڑا۔

"ہائے ے ے ے_____ ایک الجھن ہے سلجھا دیں گے کیا؟" سعدی جو اپنے گھر کی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا پوچھتا ہوا سیدھا ہوا۔

"کیا ہے؟؟؟؟؟" اصفی نے سوالیہ ابرو اٹھائی۔

اسے پتا نہیں کیوں اس لڑکے سے منفی تاثرات آتے تھے۔

"آپ بھائی تو ہو نہیں سکتے اس لڑکی کے کیونکہ ان کے ساتھ نہیں رہتے تو پھر کیا لگتے ہیں؟" اس نے رازداری سے پوچھا۔

"میں جو بھی لگوں اس کا، تم اس سے دور ہی رہو تو بہتر ہے،" اصفی نے تیکھے لہجے میں اسے باور کرایا۔

آہاں___ جس طرح کا آپ نے ردعمل دیا ہے میری بات پر اس تڑپ سے لگتا ہے آپ اس پر بری طرح سے فدا ہیں۔ میرا ایک مخلصانہ مشورہ ہے اس لڑکی سے دل ول مت لگانا بہت ہی کھڑوس قسم کی بندی ہے_____،"

اس نے ناصحانہ انداز میں کہتے بات مکمل ہونے سے پہلے لب بھینچ لیے کیونکہ اصفہان کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ پڑ گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم___بہت سن لی میں نے تمہاری بکواس اب اگر تم نے ایک لفظ بھی مزید کہایا پھر اس لڑکی کے آس پاس بھی نظر آئے تو چلنے پھرنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔"

اصفی نے اسے دھمکانا ضروری سمجھا۔

"او بھائی میں پاگل نہیں ہوں جو اس کے آگے پیچھے گھوموں ویسے بھی مجھ سے بڑی ہے وہ صرف عمر میں ہی ورنہ دماغ تو اس کا____،"وہ اصفی کے خونخوار تاثرات دیکھتے وہاں سے کھسک گیا کیونکہ اسے اپنی جان بے حد عزیز تھی۔

"لو بھئی بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے میں تو یہ دیکھ کر سمجھا رہا تھا اچھا خاصا ہینڈ سم بندہ ہے کچھ عقل و شعور بھی رکھتا ہو گا لیکن مجھے لگتا ہے یہ دل، گردے، پھیپھڑے وغیرہ سب کچھ اس کے نام کر چکا ہے، خیر مائے کو کیا کوئی نیا مرغا ڈھونڈتے ہیں۔ سعدی شیرازی کے پاس کمی ہے کیا؟"وہ بڑبڑاتا ہوا جا رہا تھا۔

اصفہان سر جھٹکتے گاڑی سٹارٹ کر گیا۔ فلیٹ میں پہنچتے ہی وہ فریش ہونے چلا گیا تبھی دریا خان دروازہ ناک کرتے پانی اور کافی رکھ گیا۔

کافی اٹھاتے ہی اسے مینو کے غضب ناک تاثرات یاد آ گئے وہ مسکراتے ہوئے گھونٹ گھونٹ اپنے اندر انڈیلنے لگا۔

وہ حیران تھا آج کیسے وہ ٹین ایجرز والی حرکتیں کر گیا؟ شاید اس کا بچپن بھی کہیں سویا ہوا تھا اور اب آہستہ آہستہ بیدار ہونے لگا تھا۔

جو بھی تھا لیکن اسے سب کچھ نیا نیا اور زبردست لگ رہا تھا۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے فون اٹھاتے داؤد صاحب کا نمبر ملایا جو پہلی بیل پر ہی اٹھا لیا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سلام چچا" اس نے سلام جھاڑا۔

"وعلیکم السلام بچے! خیریت سے پہنچ گئے؟" انھوں نے پوچھا۔

"جی چچا! مجھے آپ کو کہنا تھا زوی اور ودی ضد کر رہے تھے سمندر پر جانے کی، کیا میں لے جا سکتا ہوں انھیں کل؟" اس نے محتاط انداز میں پوچھا لیکن اس کے برعکس وہ برامان گئے جس پر وہ لب دبا گیا۔

"اصفی بچے! وہ تمہارے اپنے ہیں جب چاہے ساتھ لے جاؤ یہ تم نے بالکل پرائے لوگوں جیسی بات کی ہے،" انھوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔

"ارے نہیں چچا آپ کیسی بات کر رہے ہیں وہ میرے بھائی ہیں،" اس نے جلدی سے کہا۔

"سالے بھی ہیں،" ان کی بات پر دونوں کے بے ساختہ قہقہے گونجے۔

"جی جی سالے بھی ہیں،" اس نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔

"اوہاں یہ بتاؤ صرف سالوں کو ہی یا بیوی کو بھی لے جانا ہے،" انھوں نے شرارتی لہجے میں پوچھا۔

"اااا_____ اگر بیوی بھی ساتھ ہو تو اچھا ہو جائے گا،" اس نے خجالت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاہاہا ٹھیک ہے تینوں کو ہی لے جانا وہ یہاں گھومے پھرے بھی نہیں ہیں،" داؤد صاحب ہنستے ہوئے بولے۔

چند باتیں کر کے داؤد صاحب نے فون رکھ دیا۔

اصفی بھی فون سائیڈ ٹیبل پر رکھتے سونے کے لیے لیٹ گیا۔

مسکراتے ہوئے کب وہ نیند کی وادیوں میں اترا پتا ہی نہ چلا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اگلے دن شام کو وہ ان تینوں کو لینے پہنچ گیا۔ وہ نک سک سے تیار لاونج میں ہی بے صبری سے اس کا انتظار کر رہے تھے۔

اس نے مینو کو دیکھا جو ٹراوزر شرٹ پہنے کھڑی تھی۔ اس کی ایسی ڈریسنگ سے اسے شدید کوفت ہوتی تھی پر مجبوراً وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا۔

وہ زبردستی مسکراتے ہوئے ماریہ بیگم سے ملتا انھیں لے کر نکل آیا۔

تینوں سارے راستے بحث و مباحثے میں الجھے رہے وہ صرف مسکرانے پر اکتفا کرتا رہا۔

وہ تو بیک ویو مرر سے بس اپنی بیوی کی ایک سو بیس کی سپیڈ سے چلتی زبان ہی دیکھ رہا تھا۔ مجال ہے جو محترمہ کسی کے رعب میں آجائیں۔

اصفی کو لگتا تھا دنیا کا ایسا کوئی سوال نہیں ہوگا جس کا اس کے پاس جواب نہیں ہوگا۔

سمندر پر پہنچتے ہی وہ پرجوشی سے ادھر اُدھر گھوم رہے تھے پھر کسی سیاح کی فٹ بال کی شامت آگئی تھی۔

سمندر کنارے فٹ بال کھیلتے ہوئے زوی نے اصفہان کو بھی دعوت دی لیکن وہ معذرت کر گیا۔ اس نے صرف انھیں کھیلتے دیکھنے کو ہی ترجیح دی۔

"تم کیا اسے شلوار قمیض میں رونالڈو سمجھ رہے تھے؟" مینو نے مذاق اڑایا۔

"پہلی بات تو یہ کہ 'اسے' نہیں 'انھیں'۔

زوی نے اسے سمجھایا۔

"اور دوسری بات وہ رونالڈو یا ٹونی کروس نہیں بلکہ 'دی اصفہان آفریدی' ہیں اور سب سے وکھرا اسٹائل ہے ان کا،"

ودی نے اکڑ کر کہا۔

مینو نے ان دونوں کی زبان کے جوہر دیکھتے آنکھیں سکیڑیں جن میں ماریہ بیگم کی جھلک نظر آ رہی تھی۔

"واہ بھئی بڑے گلاب جامن برس رہے ہیں تم لوگوں کے منہ سے تو اپنے اصفی لالا کے لیے،" اس نے دونوں کو دھپ لگائی۔

اصفہان ان کو دور سے ہی لڑتے دیکھ کر نفی میں سر ہلا گیا۔ یہ لوگ اس کی سمجھ سے باہر تھے۔

"پل میں تولہ پل میں ماشہ،"

"چلو اب رات ہو رہی ہے چلتے ہیں،" اصفہان نے ان تینوں کو اشارہ کیا۔

"اصفی لالا! آپ ایسے ہی لے جائیں گے ویری بیڈ_____،"

زوی نے آنکھیں گھمائیں۔

"کیا مطلب اور کیسے لے کر جاؤں؟ گود میں تو اٹھانے سے رہا میں،"

اصفی نے تیوری چڑھائی۔

"کیا کچھ کھلائیں پلائیں گے بھی نہیں؟ میرے پیٹ میں تو چوہے ہاپ سکاچ کھیل رہے ہیں،"

ودی نے پیٹ پر ہاتھ رکھا۔

"ہاں بھئی کھائے پیئے بغیر تو ہم کہیں نہیں جانے والے،"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مینو جو سوچوں میں غرق کھڑی تھی ایک دم اکڑ کر بولی۔

اصفی نے آنکھیں سکیڑ کر اس کی ہٹ دھرمی دیکھی اور گاڑی کی کیز انگلی میں گھماتا چل پڑا۔

وہ تینوں ہونق پن سے اسے جاتا دیکھتے رہے جو اب گاڑی سٹارٹ کر رہا تھا پھر بھاگتے ہوئے گاڑی میں سوار ہوئے مبادہ وہ انھیں چھوڑ ہی نہ جائے۔

اصفی نے ان کی جلد بازی پر بمشکل ہنسی دبائی جو کچھ اور ہی سمجھے تھے۔اس کا پہلے سے ارادہ تھا انھیں ڈنر کروا کر گھر چھوڑنے کا لیکن وہ تو نہایت ہی بے صبرے ثابت ہوئے تھے۔

اس نے گاڑی سی سائٹ پر بنے اپنے پسندیدہ ریستوران کے سامنے روکی اور باہر نکلا۔

وہ تینوں حیرانگی سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے اترے۔

وہ تینوں اصفہان کی تقلید میں چلتے اشتیاق سے ارد گرد کی چھل پہل دیکھ رہے تھے۔

ویٹر نے اصفہان کو دیکھتے ہی جلدی سے ٹیبل کا رخ کیا تھا ان کے بیٹھنے پر وہ آرڈر لینے لگا۔

ان تینوں نے ہی فش اور سنگاپورین رائس آرڈر کیے تھے جبکہ اصفی نے پرانز آرڈر کیے۔وہ لوگ اپنی باتوں میں مشغول اس پر دھیان نہیں دے پائے تھے۔

اصفی نے مینو کو دیکھا جو ان دونوں کی باتوں سے بے نیاز ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ رہی تھی اس نے نوٹ کیا تھا وہ سمندر کنارے بھی سوچوں میں گم تھی۔

ویٹر ان کے لیے سافٹ ڈرنکس دے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جب اس نے پلکیں نہ جھپکیں تو اصفی نے عادتاً سوالیہ ابرو اٹھائی جس پر وہ گڑبڑائے بغیر زوی اور ودی کو مخاطب کر گئی۔

"تم لوگ تو کہہ رہے تھے ان کا وکھرا اسٹائل ہے لیکن مجھے اتنی دیر جائزہ لینے کے باوجود بھی نظر کیوں نہیں آیا؟" اس نے دونوں سے سوال کیا۔

اس کی بات پر وہ دونوں سر پیٹ کر رہ گئے جبکہ اصفی کی حیرت سے آنکھیں پھٹ گئیں۔

"اف____ آپ انتہائی بدذوق واقع ہوئی ہیں تو اپنے دماغ پر زور نہ ہی ڈالیں تو اچھا ہے،"

زوی نے بڑے بوڑھوں کی طرح اسے سمجھایا۔

مینو اس کی بات پر سر جھٹک کر رہ گئی تبھی ویٹر آ کر آرڈر سرو کرنے لگا۔

"یہ کیا ہیں اصفی لالا؟" زوی نے اس کی پلیٹ میں پرانز دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ جھینگے ہیں اور انگلش میں بولو تو پرانز ہیں،" وہ چھری اور کانٹا اٹھاتے ہوئے نارمل لہجے میں بولا۔

"وااااٹ____ پرانز آآآ،" مینو کی دردناک چیخیں گونجیں تھیں۔

وہ یک دم اچھل کر کھڑی ہو گئی جس پر زوی اور ودی نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی۔ اصفی نے لب بھینچ لیے یہ لڑکی کہیں بھی ذلیل کروانے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی۔ سب لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

ویٹر بھاگا آیا۔

"سر! کوئی مسئلہ ہے کیا؟" اس نے مؤدب لہجے میں دریافت کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب کیا ہو گیا ہے؟" اصفی نے بے زاری سے پوچھا۔

"یہ واپس کرو تم،" اس نے پرانز کی طرف اشارہ کیا۔

"کیوں؟؟؟؟؟" اصفی نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"اصفی لالا! ان کو

Ostraconophobia

ہے،" زوی نے ہنستے ہوئے بتایا۔

"Ostraconophobia is the fear of shellfish.

I don't know why but she just don't like them"

ودی نے رٹے رٹائے جملے بالکل طوطے کی طرح دہرا دیے۔

اسے اب ہر جگہ یہ وجہ بتانے کی عادت ہو چکی تھی۔

ویٹر اور اصفہان نے ہونقوں کی طرح سب سمجھنے کی کوشش کی۔ اصفہان نے ویٹر کو وہ واپس لے جانے کا اشارہ کیا اور چکن شاشلک لانے کا کہا تب جا کر مینو آرام سے بیٹھی۔

"تم لوگوں نے بھی کبھی نہیں کھائے کیا؟" اصفی نے ان دونوں سے سوال کیا۔

"نووو ہم نے تو کبھی دیکھے بھی نہیں ہیں۔ ڈیڈی بتاتے ہیں یہ بچپن سے چلانے لگتی تھیں ان کو دیکھتے ہی تبھی انھوں نے گھر لانا بند کر دیے،" ودی نے تفصیلاً بیان کیا۔

"حیرت ہے یہ بھی کسی چیز سے ڈرتی ہے،"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفی نے اپنی پلیٹ میں چاول نکالتے ہوئے سوچا کیونکہ وہ بولنے کی جسارت نہیں کر سکتا تھا۔

"اصفی لالا! یہ جگہ کتنی رومینٹک ہے نا،"

پانی پیتے اصفی کو ودی کی بات پر اچھو لگا تھا۔ اس نے مینو کی طرف دیکھا لیکن وہ تو کھانا کھانے میں مگن تھی جیسے ان کے لیے یہ معمول کی بات ہو۔

"یہ بہن بھائی اس کی سمجھ میں کبھی نہیں آسکتے تھے،" اس نے سر جھٹکتے پانی پیا۔

وہ لوگ کھانا کھا کر نکلے تو مینو نے آئس کریم کی فرمائش کر دی۔

وہ انھیں کراچی کی مشہور پشاوری آئسکریم کھلاتے شہر کا چکر لگوا لایا تھا۔ سارا شہر روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔

ستائشی انداز میں انھوں نے روشنیوں میں ڈوبے شہر کو دیکھا۔

"Wow! That's City of Lights, Karachi...."

مینو کی چہکتی ہوئی آواز پر اصفی نے بیک ویو مرر سے اس کے خوشی سے چمکتے چہرے کو دیکھا تھا جس پر وہ خود بھی مسکرا دیا۔

سیر و تفریح سے بھرپور شام گزار کر وہ انھیں گھر ڈراپ کرنے آیا تھا۔

"بندہ اتنا برا ابھی نہیں ہے مینو،" گاڑی سے نکلتے ہوئے یہ پہلی مثبت سوچ تھی جو مینو کے دماغ میں اصفی کے لیے آئی تھی۔

ماریہ بیگم نے اس کی ایک نہیں چلنے دی تھی اور کافی کے لیے روک لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ داؤد آفریدی سے باتوں میں مصروف تھا جو اپنے گرد چادر لپیٹے صوفے پر براجمان تھے تبھی مینو ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس فریش ہو کر آ گئی۔ وہ لاڈ سے داؤد صاحب کی چادر کے ایک کونے میں لپٹ کر کندھے سے سر ٹکا گئی۔

داؤد صاحب نے بھی اسے اپنے بازو کے حصار میں لے لیا۔ ان سے بات کرتے اصفی کے چہرے پر اس محبت بھرے مظاہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

مینو جو آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی خود پر نگاہوں کی تپش محسوس کر کے یک دم آنکھیں کھول کر دیکھنے لگی تو نظریں سیدھی اصفہان سے ٹکرائیں۔

اس نے اسی کے انداز میں سوالیہ ابرو اٹھائی جس پر اصفی نے سر جھکا کر بمشکل اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا۔

"ٹھرکی کہیں کا____"، مینو زیر لب بڑبڑائی۔

"آہمم____"، داؤد صاحب جو اتنی دیر سے ان دونوں کی بے توجہی نوٹ کر رہے تھے ہلکا سا کھنکارے۔

گڑبڑا کر اصفی نے اپنا کان کھجایا جبکہ مینو نے اپنا چہرہ ان کی چادر کے اندر کر لیا۔

زوی اور ودی ماریہ بیگم کے ساتھ کافی اور نٹس لیے آ گئے تو دیر تک ان کی محفل جمی رہی۔

سراج آفریدی نے داؤد صاحب کو پنچایت میں بلایا تھا جس پر وہ اکیلے جانے کے لیے تیار ہو گئے انھوں نے اصفہان کو گھر پر رکنے کی تاکید کی تھی۔ اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ یونیورسٹی سے سیدھا وہیں آ جائے گا لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ آج کا دن اس کے لیے تاریخی ہونے والا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

داؤد صاحب نے روانہ ہونے سے پہلے انھیں ڈھیر ساری نصیحتیں کیں حالانکہ وہ جانتے تھے سب ہمیشہ کی طرح رائیگاں جائیں گی۔

زوی اور ودی نے اسکول سے چھٹی کر لی تھی تبھی ان تینوں نے مل کر اصفی کی یونیورسٹی پر دھاوا بولنے کا سوچا۔

وہ تینوں ماریہ بیگم کے فون میں مصروف ہونے کا فائدہ اٹھا کر وہاں سے نکل لیے۔

رکشا پکڑتے وہ یونیورسٹی کا نام بتاتے اس میں سوار ہو گئے۔ زوی اور ودی کے لیے یہ نیا تھرل تھا۔

وہ تینوں چیختے چلاتے ہوئے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ رکشے والا بے چارگی سے دیکھنے لگا اسے پولیس کا خوف تھا کہیں وہ اس غریب کو دھر نہ لیں ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ انھیں اغوا کر کے لے جا رہا ہو۔ وہ انھیں یونیورسٹی روڈ پر چھوڑتے ہی بنا پیسے لیے فرار ہو گیا۔ وہ لوگ بھی کندھے اچکاتے آگے بڑھ گئے۔

وہ یونیورسٹی میں داخل ہوئے تو ہر جگہ سٹوڈنٹس کا رش لگا تھا۔

"یہ کیا کوئی میلہ لگا ہوا ہے؟" زوی نے حیرت سے دیکھا۔

"ہاہاہا لگتا تو ہے،" مینو نے قہقہہ لگایا۔ سب لوگ انھیں حیرانی سے دیکھ رہے تھے جو دندناتے پھر رہے تھے۔

وہ ہر جگہ کا جائزہ لیتے سپورٹس کمپلیکس کے سامنے آ کر وہاں پر کھڑے ایک لڑکے سے ابھی وہ اصفہان کا پوچھ ہی رہے تھے کہ انھیں کسی لڑکے کی تمسخر اڑاتی آواز سنائی دی مینو یک دم مڑی تھی۔

ایک لمبا سا خوش شکل مگر حلیے سے بگڑا ہوا لڑکا ہاتھ میں فٹ بال گھماتا ایک لڑکی کا مذاق بنا رہا تھا۔ اس کے ساتھ کھڑے کچھ چمچے ٹائپ لڑکے زور زور سے قہقہے لگا رہے تھے جبکہ لڑکیاں اسے پسندیدگی سے دیکھ رہیں تھیں۔

مینو نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔ اسے ایسی لڑکیوں سے ہمیشہ چڑ ہوتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم لڑکیوں کا نا یہی مسئلہ ہے تھوڑا سا کوئی امیر بندہ ہنس کر بات کر لے تو اس کا پیچھا ہی نہیں چھوڑ تیں۔ میں ٹھہرا یہاں کی فٹ بال ٹیم کا کپتان اور تم کیا ہو ہاں____،"

اس کی بات پر لڑکی کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔

"اوہ تو آپ جناب کو فٹ بال ٹیم کا کپتان ہونے کا غرور ہے تو کیا آپ رونالڈو، میسی، نیمار یا پھر محمد صلاح سے اچھا کھیلتے ہیں؟"

اس نے طنزیہ انداز میں بازو سینے پر لپیٹے ہوئے پوچھا۔

"تم کون ہو؟؟؟؟" اس لڑکے نے تیکھے لہجے میں پوچھا۔

"میں وہ ہوں جو تم سے اچھی فٹ بال کھیلنا جانتی ہے اور تم سے زیادہ امیر بھی ہوں گی،" اس نے ناک چڑھا کر کہا۔

"اوہ ہاہاہا____کون ہے یہ جو پاگل خانے سے اٹھ کر آگئی ہے؟"

اس نے قہقہہ لگاتے ارد گرد کھڑے لوگوں سے پوچھا۔

اب رش بڑھنے لگا تھا۔

"میں منہل داؤد آفریدی ہوں اور پاگل خانے سے اٹھ کر تمہارا دماغ درست کرنے آئی ہوں،" اس نے بھی ادھار رکھنا نہیں سیکھا تھا۔

اس لڑکے کا چہرہ یک دم پھیکا پڑ گیا اور اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں۔ یہ سب اس کا ساتھ پہلی بار ہوا تھا تو اس کے لیے ناقابلِ برداشت تھا۔

"آفریدی"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہیں ہجوم میں کھڑا ایک لڑکا بڑبڑایا اور تیزی سے وہاں سے نکل کر بھاگا۔

"ہمم تو ٹھیک ہے ایک مقابلہ ہو جائے دیکھتے ہیں تمہاری یہ اکڑ کب تک قائم رہتی ہے؟ تم ابھی جانتی نہیں ہو تیمور آفندی کو،"

اس لڑکے چیلنج کیا۔

"ٹھیک ہے پھر ہو جائے تم بھی ہمیں ابھی جانتے نہیں ہو،" مینو نے بھی گردن اکڑا کر کہا۔

"ہم____اووومائی گڈ نیس۔

گائز لک ایٹ ہر ٹیم۔

ہاہاہاہا،"

اس نے مینو کے دائیں بائیں کھڑے زوی اور ودی کو دیکھ کر استہزائیہ انداز میں قہقہ لگایا جس پر اس کے چمچوں نے بھی ساتھ دیا۔

زوی اور ودی نے اس کو آنکھیں سکیڑ کر دیکھا جو ان کے سائز پر ہنس رہا تھا۔

سب لوگ فٹ بال گراؤنڈ کی طرف چل پڑے تھے۔

"خود کی عزت کرنا سیکھو تبھی لوگ تمہاری عزت کریں گے،" مینو نے اپنے ساتھ چلتی اس لڑکی کو کہا جس پر وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

مینو زوی اور ودی کو اچھی طرح سمجھاتے ہوئے وہاں سے چل پڑی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میچ شروع ہو گیا تھا سب چیخ رہے تھے کچھ ہی لوگ تھے جو ان کی سپورٹ میں تھے وہ لازماً تیمور کے ستائے ہوئے تھے۔

وہ تینوں ہی بہت اچھا کھیل رہے تھے لیکن دوسری ٹیم کو لمبا قد ہونے کا فائدہ ہوا تھا اور انھوں نے بے ایمانی کرتے ہوئے پوری ٹیم کو کھلا رکھا تھا۔

ان کے چھ گول ہو چکے تھے جبکہ مینو ایک ہی کر پائی تھی۔ زوی اور ودی بچوں کے ساتھ بہت اچھا کھیلتے تھے لیکن اب سب کھلاڑیوں نے انھیں گھیر رکھا تھا۔

"یہ بے ایمانی ہے،" مینو غرائی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ----

کلاس ختم ہونے کے بعد وہ سب دوست کوریڈور کی سیڑھیوں پر بیٹھے گپ شپ لگا رہے تھے تبھی ان کا کلاس فیلو فواد بھاگا آیا۔

"اصفہان سپورٹس کمپلیکس میں پہلی بار کسی لڑکی کا فٹبال کا زبردست میچ چل رہا ہے،"اس نے پھولتی سانسوں میں بمشکل بتایا۔

"تو پھرررر میں کیا کروں؟"اصفی نے اسے تیکھے لہجے میں پوچھا جس پر وہ گڑبڑا گیا۔

"وہ لڑکی اور اس کے دو بھائی شاید تمہارے رشتے دار ہیں،"اس نے جلدی سے مطلب کی بات بتائی۔

"رشتے دار؟؟؟؟لڑکی دو بھائی اوہ نووووو،"وہ بات سمجھتے تیزی سے اٹھ کر بھاگا تھا اس کے دوست بھی اس کے پیچھے تھے۔

وہ لوگ جیسے ہی وہاں پہنچے تو سپورٹس کمپلیکس میں معمول سے ہٹ کر رش لگا ہوا تھا۔

"اصفہان!وہ لڑکی کون ہے؟"ژالے اسے دیکھتے ہی غصے سے اس کی طرف لپکی لیکن وہ تو سب کو اگنور کیے بھیڑ کو ہٹاتے آگے بڑھ گیا۔

سامنے کا منظر اسے ششدر کر گیا جہاں وہ تینوں یونیورسٹی کی بہترین ٹیم کے مدمقابل کھڑے تھے۔

وہ جو تیمور کو تیوری چڑھائے گھور رہی تھی اصفی نے جلدی سے اس کا بازو دبوچا اور ساتھ لے جانے لگا۔

"اوہ آفریدی_____تو یہ تمہارے ساتھ ہے اس کو سمجھا دینا بچے بڑوں سے پنگا نہیں لیتے،خیر پٹھان اے نا بیچاری بھول گئی ہو گی بی بی شیرینہ،"

وہ اصفہان کو کہتا قہقہ لگا کر ہنس دیا۔

اصفہان چلتے چلتے اس کی بات پر رکا تھا۔

اس نے اپنی چادر اتارتے مینو کے گرد لپیٹ دی اور شیری کو زوی اور ودی کو لے جانے کا اشارہ کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"چلو پھر ٹھیک ہے دو جوانوں کا مقابلہ ہو جائے تم بھی تو بچوں سے جیت کر خوش ہو رہے تھے کم از کم ان میں اتنی ہمت تو تھی تم سے ڈرے نہیں،"

اصفی نے اپنی قمیض کے بازو فولڈ کرتے اسے اس کی اوقات یاد دلائی تھی جس پر وہ دانت پیستے فٹ بال اٹھا لایا۔

مینو جو اس کی چادر اوڑھے حق دق کھڑی تھی چادر پر جھٹکا لگنے سے ہوش میں آئی اور سامنے خونخوار تاثرات لیے کھڑی لڑکی کو نا سمجھی سے دیکھا۔

"کون ہو تم ؟؟؟؟ یہ چادر مجھے دو،" ژالے نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"او میں جو بھی ہوں تم کون ہو بھئی اور میں کیوں دوں تمہیں جان نہ پہچان میں تیرا مہمان، ہونہہ،"

مینو جو پہلے خود ہی چادر اتارنے والی تھی اب اس لڑکی پر بھڑکتی مزید مضبوطی سے اپنے گرد لپیٹ گئی۔

"تم ہو کون جو اتنا اکڑ رہی ہو، کہیں تم؟"

ژالے کے ذہن میں ایک دم سے جھما کہ سا ہوا وہ اپنے خدشات کو سچ نہیں ثابت کرنا چاہتی تھی۔

"ہاں جی بالکل میں ____،"

مینو بتیسی دکھاتی شرمانے کی ایکٹنگ کرتے اپنے چہرے پر چادر کا پلو رکھ گئی جس پر ژالے کا رنگ اڑ گیا۔

اصفہان کے دوستوں نے صورت حال دیکھتے بمشکل قہقہے ضبط کیے واقعی میں اصفہان کو شیرنی ملی تھی جو سب کے چھکے چھڑا دیتی تھی۔

شور بلند ہوتے ہی سب کی توجہ میچ پر گئی جہاں اصفی گول پر گول کرنے میں مصروف تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ارے یہ کریکن تو فٹ بال کھیلنا جانتا ہے واہ بھئی،"

مینو نے زوی اور ودی کو متاثر کن لہجے میں کہا۔

اس کے "کریکن" کہنے پر اصفہان کے کلاس فیلوز کو کھانسی کا دورہ اٹھا تھا۔

اصفی کے چار اور تیمور کے دو گول ہو گئے تھے۔ اصفی کے پانچواں گول کرنے پر مینو پر جوشی سے کرسی پر چڑھ گئی اور زور زور سے ہوٹنگ کرنے لگی۔

"یاہووو،" اس کے چلانے پر اصفی کی نظر اس پر پڑی تھی جس پر وہ گڑبڑا کر رہ گیا جو بچوں کی طرح اچھل کود کر رہی تھی۔ سب اسی کی طرف متوجہ تھے۔ اصفی کا بس نہیں چل رہا تھا کر اس کو نیچے بٹھا دے۔ موقعے کا فائدہ اٹھاتے تیمور نے دوسرا گول کر دیا تو اصفی کو اپنا دھیان پھر سے میچ پر لگانا پڑا۔

میچ اصفہان کی جیت پر ختم ہوا تھا اور وہ سب کے شور کو نظر انداز کرتا اس کی طرف بڑھا تھا جو پر جوشی سے تالیاں بجا رہی تھی۔

اصفہان نے جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر نیچا اتارا تھا۔

"واہ تم نے تو کمال کر دیا شاباش،" اصفی اس کا ہاتھ پکڑے آگے چل رہا تھا جبکہ سب پیچھے پیچھے تھے۔ اس کی باتیں مسلسل جاری تھیں جو سب کو مسکرانے پر مجبور کر رہیں تھیں سوائے اصفی کے۔

"ایک منٹ رکو،" وہ اصفی کا بازو ہلا کر روک گئی۔

اس کے رکتے ہی وہ تیمور کی طرف مڑی جو فٹ بال پر فرسٹریشن نکال رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب آرام اے کیا تمہیں آفریدی سے ہار کر؟ کبھی ہم پٹھانوں کو ملکے میں مت لینا بچے ہم دن میں تارے دکھا دیتے ہیں۔

اور ہاں تمہیں ضرورت اے، جانتے او کس چیز کی؟

لڑکیوں سے بات کرنے کی تمیز کی، کاش ہم کسی میں تمیز انسٹال کر سکتے،"

وہ اسے چڑاتے ہوئے بولی جس پر سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے اصفی بھی مسکرا دیا۔

زوی اور ودی نے تیمور کو سیٹی مار کر متوجہ کیا اس کے مڑ کر دیکھنے پر دونوں نے آنکھ ماری اس کے ساتھ ہی سب کے قہقہے ابل پڑے۔

اصفہان نے ان کے بیٹھنے پر گاڑی سٹارٹ کی اور سنجیدگی سے ڈرائیونگ کرنے لگا۔

وہ تینوں نظروں ہی نظروں میں ایک دوسرے سے پوچھنے لگے بولنے کی توان میں ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

"اصفی لالا______"

زوی نے بات شروع کی لیکن اصفی کے ٹوکنے پر مکمل نہ کر سکا۔

"تم لوگ کس سے پوچھ کر آئے تھے اکیلے؟؟؟؟"

اس کے سنجیدگی سے پوچھنے پر وہ تینوں گڑبڑا گئے۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے شاید۔۔۔"

اس نے بیک ویو مرر سے مینو کی اڑی رنگت دیکھتے طنز کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اصفی لالا! ہم تو مینو کے ساتھ آئے تھے وہ ہماری بڑی بہن ہیں۔"

زوی نے جی کڑا کر کے اس کی معلومات میں اضافہ کیا۔

"اوہ اچھا بڑی بہن لیکن مجھے تو اس میں کوئی بڑوں والی خصوصیات نظر نہیں آتیں۔"

اصفی نے استہزائیہ انداز میں کہا۔

مینو نے اس کی بات پر دانت کچکچائے۔

"دیکھو تم میرے بھائیوں کے سامنے میری بے عزتی کر رہے ہو اگر اب مزید ایک لفظ بھی بولا تو______"

اس نے درشتگی سے کہا۔

"تو_____،" اصفہان نے سوالیہ ابرو اٹھائی۔

"تو میں چلتی گاڑی سے کود جاؤں گی۔"

اس نے دھمکی دی۔

"اور ہم بھی آپ کے بغیر نہیں رہیں گے ہم بھی کود جائیں گے۔"

زوی اور ودی نے بھی جذباتی انداز میں کہا۔

"چلتی گاڑی سے کیوں؟ لو گاڑی روک دی میں نے اب لگاؤ چھلانگ۔"

اصفہان نے سیٹ سے ٹیک لگاتے چیلنج کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ تینوں اصفہان کی دعوت پر بوکھلا گئے انھیں اس سے اتنی سفاکی کی امید نہیں تھی۔وہ بھی اب ان کی جذباتی بلیک میلنگ سمجھنے لگا تھا۔

پہلے تو مینو تھوڑی خوف زدہ ہوئی آس پاس دیکھتے کیونکہ وہ کوئی ویرانہ تھا لیکن اپنی بات کا پاس بھی تو رکھنا تھا سو دروازہ کھلنے لگی مگر یہ کیا اسے تو لاک لگا ہوا تھا؟اس نے نگاہیں بیک ویو مرر پر ڈالیں تو اصفہان اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"محترمہ!زیادہ ملکہ جذبات بننے کی کوشش مت کریں ورنہ نقصان آپ کا ہی ہو گا۔"

اس نے تنبیہی نگاہوں سے مینو کو وارن کیا۔اسے اس کے گراؤنڈ میں سب کے مرکز نگاہ بننے سے تپ چڑھی ہوئی تھی۔

صد شکر کہ اس کی چادر نہیں اتاری تھی۔

"چادر،"وہ یک دم چونکا اور اسے دیکھا۔

چادر تو ابھی تک اوڑھے بیٹھی تھی اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ چھب دکھا کر غائب ہو گئی۔

"اصفی لالا!ہم تو مذاق کر رہے تھے آپ تو برا ہی مان گئے۔"

زوی اور ودی نے مصنوعی ہنس کر کہتے ہوئے اصفی کو رام کرنے کی کوشش کی۔

انھوں نے مینو کے کام بگاڑنے سے پہلے بات سنبھالنی چاہی۔اگر ماریہ بیگم کو ان کے چھپ کر یونیورسٹی جانے کا پتا چل جاتا تو لینے کے دینے پڑ جاتے۔

"اوہ اچھا یہ بات تھی لیکن تم لوگوں کی بہن صاحبہ کی باتوں سے تو ایسا کچھ نہیں لگا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفی نے ان کی چالاکی اچھی طرح سمجھتے ہوئے اپنی بیوی کو درمیان میں گھسیٹا جس کے تیور ساتویں آسمان پر پہنچے ہوئے تھے۔

آں____وہ بھی تو مذاق کر رہیں تھیں وہ تو کبھی صوفے سے نہ کو دیں، ہے نا مینووو؟"

زوی نے پیچھے مڑ کر اسے نظروں سے سمجھایا جو اصفی کو سخت سنانے کے لیے منہ پھاڑنے والی تھی۔

"ہمم____"اس نے زوی کا مطلب سمجھتے ہوئے بمشکل اپنی زبان کو تالا لگایا اور اصفہان کو اگنور کرتے باہر راستوں پر نگاہ دوڑانے لگی۔

"چلو معاف کر دیا، کیا یاد کرو گے کس سخی سے پالا پڑا ہے۔"اصفی نے شاہانہ انداز میں بولتے ہوئے مینو کے چہرے کے اڑے رنگ کو دیکھتے اپنے بے ساختہ امڈتے قہقہے کا گلا گھونٹا۔

وہ اچھی طرح جانتا تھا وہ کن دقتوں سے منہ سی کر بیٹھی ہے ورنہ وہ کسی بات کا جواب نہ دے ایسا ناممکن تھا۔

واحد اس دنیا میں اس کی ماں ہی تھیں جو اس کی بولتی بند کروا سکتیں تھیں اور کوئی نہیں۔

پنچایت میں سب سرداران موجود تھے۔ داؤد صاحب جب وہاں پہنچے تو پہلے سے بحث ومباحثہ جاری تھا۔

"سراج! تم خود دیکو نا یہ کاں کا رواج اے کہ چوری چھپے نکاح کرو تمارا اکلوتا بیٹا اے اصفاہن، تم یاں کے سردار او یہ مت بھولو اس طرح غلط تاثر جائے گا سب گاؤں والوں پر وہ بی اپنا منمانی کرے گا پھیر۔"

ایک بزرگ نے سراج آفریدی کو سارا معاملہ گوش گزار کیا۔

"میں تمارا بات سمجھتا اے چچا وہ بس جلدی میں ارادہ بن گیا تو سوچا بعد میں سب کا دعوت کر دے گا ام۔"

انھوں نے مدعا بیان کیا۔

قادر آفریدی نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں تھیں۔وہ اچھی طرح جانتا تھا کیوں جلدی کیا نکاح۔

"تو پھر رخصتی کیوں نئیں کیا؟" ایک اور بزرگ بولے۔

"مجھے لگتا اے تم کو اب اصفاہن کا شادی دوم دام سے منانا چاہیے اب عمر تو او گیا اے اس کا۔نیک کام میں دیری کیسی؟"

تیسرے بزرگ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

"جی ام یہی سوچتا اے اب بس دعوت مکمل شادی پر ای دے گا۔"

سراج آفریدی نے جواباً کہتے داؤد آفریدی کو دیکھا جو سر جھکائے بیٹھے تھے۔

"داؤد! تم کیا کہتا اے؟"

قادر آفریدی نے استہزائیہ لہجے میں پوچھا اسے امید تھی کہ وہ انکار کر دیں گے۔

"جی جی____مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جیسے لالا جان چاہیں وہی ہو گا۔"

داؤد آفریدی نے سراج آفریدی کے چہرے پر پھیلے یقین کو دیکھتے اپنا عندیہ دے دیا وہ اپنے باپ جیسے بھائی کی بات رد نہیں کر سکتے تھے جو ہمیشہ اپنی اولاد سے بڑھ کر ان کے لیے کھڑے تھے۔

ان کی بات پر سراج آفریدی کا چہرہ خوشی سے جگمگا اٹھا جبکہ قادر آفریدی کو سخت طیش آیا۔

"تو پھر ٹیک اے سراج تم بتاؤ کونسا تاریق رکھنا اے؟" ایک سردار نے ان سے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ام چاہتا اے کہ اگلا مہینے کا پندرہ تاریخ رکھ لے تا کہ پورا تیاری بی او جائے،"

سراج آفریدی نے تاریخ طے کی جس پر سب متفق ہوئے۔

"مبارک او، چلو اصفاہن سے بی ام بات کرے گا۔"

ایک بزرگ کہتے اٹھ کھڑے ہوئے۔

سب مبارکباد دیتے کھانے کی طرف متوجہ ہوئے جو سراج آفریدی نے خاصے اہتمام سے تیار کروایا تھا۔

داؤد آفریدی کچھ متفکر بھی تھے مینو کے متوقع ردعمل کو سوچ کر۔

وہ ڈرتے ڈرتے گھر میں داخل ہوئے تھے لیکن انھیں حیرانی تو اس بات کی ہوئی جب اصفہان نے ساری بات سنبھال لی اور ماریہ بیگم اسی بات پر مسکرادیں کہ وہ اس کے ساتھ تھے۔

وہ اصفہان کو فریش ہونے کا کہتیں خود لنچ کا انتظام کرنے چلی گئیں۔

وہ ابھی اپنی حیرت کا اظہار کرتے تبھی ماریہ بیگم کچھ یاد آنے پر کچن سے باہر آئیں۔

"اوہ یاد آیا یہ کپڑے تو دینا بھول ہی گئی میں اصفی کو، دریا خان دے گیا تھا۔

مینوووو! جاؤ تم دے آؤ۔"

انھوں نے مینو کو اشارہ کیا۔

"میں_____میں کیوں دے کر آؤں؟ زوی کو بول دیں وہ دے آئے گا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے سرے سے انکار کرتے زوی کو آگے دھکیلا۔

"اس کی بیوی تم ہو یا زوی؟"

انھوں نے تیوری چڑھائے اس سے استفسار کیا۔

ان کی بات پر وہ تینوں چھت پھاڑ قہقہہ لگا اٹھے۔

انھیں اپنی ماں کا سیریس انداز میں مزاحیہ بات کرنا ہمیشہ مزا دیتا تھا اور وہ دیر تک ہنستے رہتے تھے۔

"زوی ____ بیوی کے روپ میں کیسا لگے گا؟؟؟؟

جسٹ امیجن فار آمنٹ"

مینو اور ودی ہاتھ پر ہاتھ مارتے کھلا اٹھے جبکہ زوی نے منہ پھلا لیا۔

"یہ فضول کی باتیں چھوڑو اور چلو دے کر آؤ یہ کپڑے اصفہان کو۔"

انھوں نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

وہ منہ بناتی شاپنگ بیگز اٹھاتی چل پڑی۔

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو سامنے سے آتے اصفی سے بری طرح ٹکرا گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ گرتی اصفی نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے گرنے سے بچایا۔

وہ آنکھیں بند کیے ہوئے تھی جب اسے اپنے بچنے کا یقین ہوا تو ایک آنکھ کھول کر دیکھا اور خود کو بغور تکتے اصفی کو دیکھتے اس نے جھٹ سے دوسری آنکھ بھی کھولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم آدم خور ہو کیا؟ میرا دماغ ہلا ڈالا اتنی زور سے بجے ہو مجھے، ہونہہ۔"

اس نے دانت پیس کر اپنا سر سہلایا۔

"اب کیا قیامت تک ایسے ہی پکڑے رکھو گے چھوڑو مجھے۔"

اس نے چیخ کر اصفی کو ہوش دلایا تو وہ گڑبڑاتے ہوئے اسے چھوڑ گیا جس پر وہ دھڑام سے نیچے گری۔

"اللہ_____مار ڈالا_____ہائے میں مر گئی_____"

گرتے ہی اس کی آہ و بکا گونجی۔

"تم نے ہی کہا تھا چھوڑنے کو۔"

اصفی نے خجالت سے سر کھجایا۔

وہ اس کی چیخ و پکار سے گھبراتے اس کے منہ پر ہاتھ جما گیا۔

" ششششش____چپ کر جاؤ خدا کے واسطے کیوں سب کو اکٹھا کر رہی ہو۔

وہ دھیرے سے اسے سمجھانے لگا جبکہ مینو نے اسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا اور پھر اپنے منہ پر رکھے ہاتھ کو وہ ساکت سی اسے دیکھ رہی تھی۔

"تم____"

اصفی نے نا سمجھی سے اسے سکتے کی حالت میں دیکھا اور جھٹ سے ہاتھ ہٹا دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اف____تم بہت ہی برے انسان ہو مجھے مارنا چاہتے ہو نا؟ میں ہی پاگل تھی جو مم کے کہنے پر کپڑے دینے آگئی۔ ہٹو تم پیچھے جنگلی کہیں____"

وہ لڑکھڑا کر چلتی کمرے سے نکل گئی جبکہ اصفی نے اس کے عجیب و غریب تجزیے پر اپنا سر پکڑ لیا۔

"اف کیا کروں اس لڑکی کا میں____؟ ڈرامے باز ہے پوری۔ ڈرا ہی دیا تھا مجھے"

اس نے بے چارگی سے سوچا۔

زمل خوشی سے بھاگتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی اور زور سے زرش کو گھمانے لگی۔

"ارے کیا ہو گیا ہے؟" زرش نے عجلت میں پوچھا۔

"زر! تم جانتی ہو ابھی میں کیا سن کر آرہی ہوں؟"

اس نے زرش کو تنگ کیا۔

"نہیں پتا بابا تم بتا دو۔" زرش نے جھنجھلا کر کہا۔

"داؤد چچا، دادی جان اور بابا سرکار نے لالے کی شادی کی تاریخ رکھ دی ہے اگلے مہینے کی پندرہ۔"

اس نے پر جوش لہجے میں کہا۔

زرش کی بھی یہ خبر سن کر خیخیں نکل گئیں۔

"تم سچ کہہ رہی ہو؟ اوہ میرے خدایا تبھی تو آج داؤد چچا ایسے اکیلے آئے ہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زرش خوشی سے چلائی۔

"ہائے شکر ہے اب مینو ہماری بھابھی بن کر ہمارے گھر آجائے گی ورنہ نکاح کے بعد بھی سب ویسا ہی لگ رہا تھا۔"

زمل نے منہ بنایا۔

"ہاں بالکل بس اللہ کرے سب اچھا ہو۔"

زرش نے دعا کی۔

"آمین ثم آمین، چلو اب چچا سے ملنے چلیں۔"

وہ دونوں تیزی سے باہر نکلیں۔

اصفہان اب ناشتے کی میز پر موجود تھا جہاں وہ تینوں بنانا شیک کے جگ پر لڑ رہے تھے۔

ماریہ بیگم ناشتے کے لوازمات رکھنے آتیں تو وہ شرافت کا مظاہرہ کرتے پیار سے ایک ہی پلیٹ میں چیز آملیٹ کھانے لگتے اور ان کے نکلتے ہی اپنے اپنے گلاس میں شیک ڈالنے کی کوشش کرتے۔ اصفہان ان کی نوک جھونک سے کافی لطف اندوز ہو رہا تھا۔

کل سے اب تک اس نے صرف انجوائے ہی کیا تھا ان کے سنگ اس نے زندگی کے بہت سے رنگ دیکھے تھے ہنستے کھیلتے، ایک دوسرے سے محبت جتاتے، زچ کرتے انھیں دیکھ کر لگتا تھا زندگی محض پھولوں کی سیج ہے۔

وہ تینوں زندگی کی الجھنوں اور سازشوں سے پاک تھے اور وہ چاہتا تھا کہ ہمیشہ ایسے ہی رہیں۔

مینو ناشتے سے اٹھتی اپنا فون لے آئی۔ اس نے نمبر ڈائل کرتے فون کان سے لگایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"السلام علیکم بڈی____کیسے ہیں آپ؟"

اس کے طرزِ تخاطب سے ہی وہ اندازہ لگا گیا تھا کہ کس سے بات کر رہی ہے۔

اس کی باتیں جاری تھیں وہ بابا سرکار سے کبھی بھی اپنے دوستوں کی طرح بات نہیں کر پایا تھا جیسے وہ کر رہی تھی۔

"اوہ اچھا ڈیڈاااارک جاتے رات کو ہی روانہ ہونے کی کیا ضرورت تھی۔" وہ خفگی سے بولی۔

"ہمم بالکل ٹھیک کہا آپ نے ایسا ہی کرتے ہیں وہ،"

وہ زور سے کھکھلا اٹھی۔

اصفی نے چائے کی چسکیاں لیتے بغور اس کا کھکھلاتا چہرہ دیکھا۔

وہ اصفی کی نگاہیں خود پر محسوس کرتے اسے گھورتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

اصفی زیرلب مسکرا کر رہ گیا۔

داؤد صاحب نے گھر پہنچتے ہی سب کو اپنے فیصلے سے آگاہ کر دیا تھا اور تبھی سے مینو نے اودھم مچا رکھا تھا۔ اسے رخصتی ابھی نہیں کرنی تھی۔

اس کا کہنا تھا اب وہ اپنے ساتھ ناانصافی برداشت نہیں کرے گی۔

وہ لاونج میں زوی اور ودی کے ساتھ رونے کا شغل فرما رہی تھی جبکہ داؤد سر پکڑے لیونگ روم میں بیٹھے تھے۔

کچھ ہی دیر بعد ماریہ بیگم نے داؤد صاحب کو ہاتھ پکڑ کر زبردستی اٹھایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا ہوا؟؟؟؟" انھوں نے پوچھا۔

"چلیں تو سہی میرے ساتھ۔"

وہ انھیں لاونج میں لے آئیں تھیں اور سامنے کی طرف اشارہ کیا جہاں وہ تینوں اپنا غم غلط کرنے میں مصروف تھے۔

زوی مینو کو ڈبے سے ٹشوز نکال کر فراہم کر رہا تھا اور مینو سوں سوں کرتے ہوئے اپنے دکھڑے سناتی اس سے آنسو اور ناک پونچھ کر ودی کو دے رہی تھی۔ ودی وہ ٹشوز ڈسٹ بن میں پھینک رہا تھا۔

ان کی پوری چین دیکھتے داؤد صاحب کی ساری کلفت دھل گئی۔ وہ زور سے قہقہہ لگا کر ہنس دیے جس پر وہ تینوں ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

مینو نے تیکھی نظروں سے ان کی ہنسی دیکھی۔

"آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا آپ یوں دوسروں کی بے بسی کا مذاق اڑائیں۔"

اس نے لرزتی ہوئی آواز میں اپنے والدین کو باور کرایا جس پر وہ بمشکل اپنی ہنسی دبا پائے۔

"میں مفت میں مل گئی تھی کیا آپ کو؟"

اس نے داؤد صاحب سے پوچھا۔

"دیکھو میری جان میں نے ہمیشہ تمہیں پیار سے_____"

داؤد صاحب نے اسے سمجھانا چاہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یارررر ڈیڈاااابس کر دیں اب وہی جذباتی بلیک میلنگ شروع۔پہلے پیار سے پالا پوسا پھر پیار سے پڑھایا تاکہ ایک دن بلی کا بکرا بنا کر اپنے بھتیجے پر قربان کر دیں، ہے نا____؟"

اس نے لمبی چوڑی تقریر جھاڑی۔

داؤد آفریدی بے چارگی سے اسے دیکھتے واپس پلٹ گئے جبکہ ماریہ کچن میں چلی گئیں۔

"دیکھا تم لوگوں نے ان کو ذرا بھی میری پرواہ نہیں ہے ایسے لگتا ہے میں بے کار میں آسمان سے ان کی جھولی میں آ گری تھی اور اب یہ اپنے سر سے اتار پھینکیں گے۔"

وہ زور زور سے اپنی شکایتیں ان دونوں کو سناتی ٹانگوں میں منہ چھپائے بیٹھی تھی۔

داؤد صاحب کو اس کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی انھوں نے ٹھنڈی سانس بھرتے میگزین اٹھا کر اس کی ورک گردانی شروع کر دی۔

زوی اور ودی نے پیار سے اس کا سر سہلایا جس پر وہ سر اوپر اٹھاتی مزید سوں سوں کرنے لگی۔

"میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ تم لوگوں کو چھوڑ جاؤں گی ایسے۔"

اس نے ہونٹ لٹکا کر کہا۔

زوی اور ودی نے بھی منہ بسورتے رونے کی تیاری پکڑی لیکن تبھی ماریہ بیگم نے اینٹری دی۔

"یہ رونے دھونے کا سیشن بعد میں کرنا پہلے آکر لنچ کر لو تم لوگ۔"

ان کی بات پر وہ تینوں الرٹ ہو گئے آج افغانی پلاؤ جو بنی ہوئی تھی اس کی خوشبو سے ان کے پیٹ میں چوہے کب سے اودھم مچا رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ڈائننگ ٹیبل پر داؤد صاحب اور ماریہ بیگم نے حیرانی سے مینو کو آتے دیکھا وہ جانتے تھے کبھی بھی ناراضی کی وجہ سے وہ کھانا نہیں چھوڑتی تھی لیکن آج تو بہت بڑی بات ہوئی تھی تو انھیں امید نہیں تھی اس کے اتنی آسانی سے آجانے کی۔

"کیااا____آپ کو کیا لگا تھا آپ کے ایسے فیصلوں سے میں اپنا خون جلاؤں گی کھانا پینا چھوڑ دوں گی یا پھر اپنے سر میں خاک ڈال کر صحرا میں بھٹکتی پھروں گی؟ نو نیور میں آپ کو دکھاؤں گی کہ آپ نے کتنا غلط فیصلہ کیا ہے اور اس کے لیے مجھے بھرپور انرجی کی ضرورت ہے۔"

وہ ان کے چہروں کی حیرانی پڑھتے ہوئے تیوری چڑھائے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔ داؤد آفریدی کے سامنے سے چاولوں کی ڈش اٹھاتے اس نے اپنی پلیٹ بھری اور کھانا شروع ہو گئی۔

داؤد صاحب نے مسکراہٹ چھپانے کی غرض سے پانی کا گلاس منہ سے لگا لیا۔

"اب کیا مجھے نظر لگانی ہے؟؟؟"

اس نے ان چاروں کو ہونق پن سے دیکھتے پا کر ابرو اٹھاتے ہوئے سوال کیا۔

زوی اور ودی گڑبڑاتے ہوئے پلاؤ پر ٹوٹ پڑے جبکہ ماریہ بیگم اور داؤد صاحب نے بمشکل اپنی مسکراہٹ چھپائی۔

وہ سلاد کی اور اپنے چاولوں کی پلیٹ اٹھائے لان میں چلی گئی۔

زوی اور ودی حسرت سے اسے سلاد لے جاتے دیکھتے رہ گئے۔

سراج آفریدی نے اصفہان کو حویلی بلایا تھا۔ داؤد آفریدی نے اسے آتے ہی پیغام دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ بالوں میں برش کرتے ہوئے حیران تھا آخر کیا کھچڑی پک رہی ہے؟

داؤد چچا کا جلد از جلد وہاں جانا اب بابا سرکار کا اسے فوراً پہنچنے کا کہنا۔

لمبا سفر طے کر کے وہ حویلی پہنچا۔

اندر داخل ہوتے ہی اس کا سامنا زرش سے ہوا تھا جو خوشی سے چہکتی ہوئی دادی جانہ کے کمرے سے نکلی تھی۔

"سلام لالے! آپ آ ہی گئے۔

چلیں سب آپ کا ہی انتظار کر رہے تھے دادی جان کے کمرے میں۔"

اصفہان ناسمجھی سے اس کا خوشی سے تمتماتا چہرہ دیکھتے اندر داخل ہوا جہاں سب خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ وہ سب کو سلام کرتا دادی جان کے پاس براجمان ہو گیا۔

"میرا لعل کتنا دبلا ہو گیا اے۔"

دادی جان نے پیار سے اس کا ماتھا چوما۔

ان کی بات پر جہاں سب نے ہنسی دبائی وہیں اصفی کو جھٹکا لگا وہ ایک ہفتہ بعد ہی آتا تھا ہر بار لیکن کبھی یہ سننے کو نہیں ملا تھا۔

اس نے مشکوک نگاہوں سے سب کو دیکھا۔ سب ہی خوش باش نظر آ رہے تھے۔

"بابا سرکار! خیریت تھی نا آپ نے مجھے ایسے ارجنٹ بلایا۔"

اس نے بالآخر پوچھ ہی لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"دیکو بچے ام نے سوچا اے اب تمارا باقاعدہ رسم ورواج کے ساتھ شادی بنانا چاہیے۔"

سراج آفریدی نے ہنکارا بھرتے تمہید باندھی۔

"لیکن بابا سرکار ابھی میری پڑھائی مکمل نہیں ہوئی ہے۔"

اس نے جلدی سے توجیح پیش کی۔

"تو تم نے کونسا رخصت او کر جانا اے؟؟؟؟ چاہے ساری زندگی پڑھتے رہنا تم۔"

انھوں نے ناک پر سے مکھی اڑائی۔

"بابا سرکار! یہ بہت جلدی ہو رہا ہے۔"

اس نے پھر روکنے کی کوشش کی۔

"کوئی جلدی نی اور ام کو پہلے ای نکاح کے ساتھ رخصتی بی کر دینا چاہیے تھا۔"

سراج آفریدی نے یہ بات بھی رد کر دی۔

"دادی جانہ، مورے اور ______ تم لوگ تو رہنے ہی دو بہت دانت نکل رہے تم دونوں کے۔"

اس نے دادی جان اور مورے سے مدد طلب کرتے زمل اور زرش کو دیکھا جن کی بتیسی نکل رہی تھی۔

انھوں نے سٹپٹا کر دانت اندر کیے ورنہ اپنے لالے کی بیچاری صورت دیکھتے انھیں مزا آ رہا تھا۔

"اصفی بچے! ام اب تمارے بچوں کو کھلانا چاہتا اے بس۔"

دادی جان نے اپنی خواہش بیان کی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"استغفر اللہ! یہاں ابھی شادی کی بحث چل رہی ہے اور آپ کہاں پہنچ گئیں ہیں۔"

اصفی نے خجالت سے سرخ پڑتے ہوئے کہا۔

سب کے چہروں پر دبی دبی ہنسی تھی۔

"لو بھلا اس میں کونسا برا بات اے، ہونہہ۔۔۔۔"

دادی جانہ نے اس کو ہلکی سی چپت لگائی۔

"اصفی! ام بی اس گھر میں اب رونق چاہتا اے۔"

سکینہ بی بی نے بھی اپنی رائے دی۔

"اف___لیں یہ رہے میرے جڑے ہاتھ جو مرضی کریں آپ لوگ۔ جب اپنی ہی منمانی کرنی تھی تو مجھے کیوں بلایا اتنی دور سے؟"

وہ ہاتھ جوڑتا اپنی بھڑاس نکالتے وہاں سے کھسک گیا۔

اس کے نکلتے سب کا قہقہہ گونجا۔ آج تو سراج آفریدی کے چہرے سے بھی مسکراہٹ جدا نہیں ہو رہی تھی۔

مانچسٹر سے سب دوستوں کی گروپ کال آئی تھی۔

وہ لوگ مینو کے فون پر ٹرائے کرتے رہے لیکن اس نے فون نہ اٹھایا تو ناچار زوی اور ودی کے فون پر کرنا پڑا۔

"Put away the pictures

Put away the memories

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

I've poured over & over through my tears

I've held them till I'm blind

They kept my hope alive

As if somehow that might keep you here

Once you believed in a love forever more

How do you leave it in a drawer

Now here it comes

The hardest part of all

Unchain my heart that's holding on

How do I start to live my life alone

Guess I'm just learning

Learning the art of letting go

Try to say it's over

Say the word goodbye

But each time it catches in my throat....."

مینو جو اداسی سے لیٹی میوزک انجوائے کر رہی تھی زوی اور ودی کی پکار پر چونکی۔

"میرا کسی سے بات کرنے کا موڈ نہیں ہے۔"

اس نے کہہ کر تکیے میں منہ چھپالیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زوی اور ودی نے تاسف سے سر ہلایا۔

"ان کا موڈ آف ہے اور وہ کسی سے بات نہیں کرنا چاہتیں۔"

زوی نے انھیں سنایا۔

"لیکن کیوں اور اس کو کونسا صدمہ لگ گیا جو

'The Art of Letting go'

سن رہی ہے۔ ہم تو اس کے فیلنگ ڈپریسڈ والے سٹیٹس سے پریشان ہو گئے تھے۔"

کیٹ نے دانت پیستے ہوئے اپنے انگریزی لب و لہجے میں کہا۔

سپیکر آن ہونے کی وجہ سے بیڈ پر اوندھی لیٹی مینو نے اس کا جلا ہوا جواب صاف سنا تھا۔

"میرا دماغ مت خراب کرو بد تمیز کہیں کی اور تم دونوں بھی اپنی شکل گم کرو۔"

اس نے ان سب کی طبیعت صاف کی اور پھر سے تکیہ اوپر ڈال لیا۔

زوی اور ودی منہ لٹکائے باہر نکل آئے۔

"کیا ہوا ہے؟؟؟؟"

ماریہ بیگم نے ان سے پوچھا۔

"اب بھی آپ ہم سے پوچھ رہی ہیں کہ کیا ہوا ہے؟؟؟؟ دیٹس ناٹ فیئر مم۔"

ودی نے انھیں ان کی غلطی کا احساس دلانا چاہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ماریہ بیگم تن فن کرتیں مینو کے کمرے میں جا پہنچیں۔انھوں نے ہاتھ بورڈ پر مارتے لائٹ آن کی۔

آگے بڑھتے سپیکرز کا بھی گلا گھونٹا۔

"یاررررر!ایک بات سمجھ نہیں آتی اپنی شکل۔۔۔۔"

اس نے تکیہ منہ سے ہٹاتے انھیں سنانے کی کوشش کی لیکن سامنے تیوری چڑھائے ماریہ بیگم پر نظر پڑتے ہی الفاظ اٹک گئے۔

وہ دوبارہ سے ڈھے گئی۔

"ایسا کیا ظلم کا پہاڑ توڑ دیا ہم نے جو سن پٹی لیے پڑی ہو،ارے چراغ لے کر ڈھونڈو تب بھی ایسا لڑکا نہیں ملتا اور تمھیں تو ویسے بھی نہیں ملنا تھا۔اعتراض تو اس پیارے بچے کو کرنا چاہیے لیکن وہ انتہائی فرمانبردار بچہ ہے تمہاری طرح نہیں ہے جو منہ پھاڑ کر کچھ بھی اگل دے۔"

انھوں نے اسے اچھی طرح لتاڑا۔

یہ سب سنتی مینو کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا تھا۔

"بس کر دیں ______ اتنی مٹھاس مت گھولیں اپنے لہجے میں،پیارا اور فرمانبردار توبہ،شگر بھی ہو سکتا ہے۔ابھی مجھے نہیں کرنی تھی شادی بس۔۔۔۔"

اس سے جب اصفہان کی اتنی تعریف برداشت نہ ہوئی تو جلے دل کے پھپھولے پھوڑے۔

"بکواس نہیں کرو میرے سامنے۔تم اور کرتی کیا ہو نہ آگے کوئی پلانز ہیں تمہارے تو شادی ہی ہو گی نہ پھر۔۔۔۔تمھاری عمر میں میری گود میں تم آ گئی تھی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اس پر مزید تپی تھیں۔

"میں ابھی پر سکون فضا میں اپنی زندگی جینا چاہتی تھی ساری زندگی ہی پڑھتی آئی ہوں اور دوسری بات اس میں میرا قصور تھا اگر آپ کی شادی ہو گئی تھی اس عمر میں تو اب بدلہ مجھ سے لیں گیں۔"

اس نے سر جھٹکا۔

"اب تم جو تا کھاؤ گی مجھ سے اس فضول گوئی پر ہم والدین ہیں تمہارے دشمن نہیں۔ تمہارے تایا سرکار اور تائی جان کتنا پیار کرتے ہیں تم سے جیسے چاہو گی انجوائے منٹ کرنا۔"

ماریہ بیگم نے دانت پیسے۔

"شادی سے پہلے ہر کوئی ایسے سبز باغ دکھاتا ہے اور بعد میں رگڑا نکال دیتے ہیں۔"

اس نے ٹانگ ہلاتے ہوئے لاپرواہی سے کہا۔

"تمھیں تو بہت تجربہ ہے نا شادیوں کا؟"

ماریہ بیگم نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"یہ بال میں نے دھوپ میں لال نہیں کیے لوگوں کی زندگیوں سے سیکھا ہے۔"

اس نے جو صبح سویرے ماریہ بیگم کا ہی ہیئر ڈائی چیک کرنے کے لیے اپنے بالوں کی ایک لٹ رنگی تھی اس کی طرف اشارہ کیا تھا۔

ماریہ بیگم کو اپنے پاگل ہو جانے کا خدشہ ہوا تو وہاں سے نکل آئیں وہ اچھی طرح جانتیں تھیں اس سے بحث میں کوئی نہیں جیت سکتا پھر بھی ان سے ہمیشہ یہ غلطی سرزد ہو ہی جاتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بیس دن تو رہ گئے ہیں شادی میں اس سے اچھا میں اسی کی تیاری کر لو۔"

انھوں نے پانی پیتے ہوئے سوچا۔

سراج آفریدی نے سارا سامان گاڑی میں رکھوایا اور خود بھی فرنٹ سیٹ پر سوار ہو گئے۔

وہ آج شیریں کو لینے جا رہے تھے تبھی سب لوگ خوش تھے جو بھی ہو تھیں تو وہ ان کے خاندان کا اہم حصہ اس لیے ان کا ہونا ضروری تھا۔

سراج آفریدی نے اپنے ساتھ کسی کو بھی لے جانے سے منع کر دیا تھا وہ اکیلے ہی یہ کام سر انجام دینا چاہتے تھے۔

"جانے وہ کیسا رد عمل دے گی۔"

یہی سوچتے ہوئے ان کا وقت گزرا اور وہ جمشید آفریدی کے گھر میں داخل ہوئے۔

سامنے ہی جمشید آفریدی اور ان کے بیٹے کسی گفتگو میں مصروف تھے ان کو دیکھتے ہی چونک گئے۔

سب سے مصافحہ کرتے انھوں نے شیریں سے ملنے کا کہا۔ جمشید آفریدی انھیں اندر لے گئے وہ بہت کم ہی بہن کے گھر آیا کرتے تھے۔

شیریں جو دالان میں مرچیں چنوا رہیں تھیں سراج آفریدی کو بے یقینی سے دیکھتے ہوئے جذباتی انداز میں ان کے گلے لگ گئیں۔ دونوں بہن بھائی کے پاس الفاظ نہیں تھے بس خاموشی سے سارے شکوے گلے دھو ڈالے تھے۔

وہ دو ہی تو تھے اور محبت بھی بہت رہی تھی لیکن وقت نے انھیں ایک دوسرے سے فاصلے پر کر دیا تھا۔ بہنیں کبھی بھائیوں سے نفرت نہیں کر سکتیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شیریں کو داؤد آفریدی کی فیملی سے جتنے اختلافات سہی لیکن اپنے بھائی سے منہ نہیں موڑ سکتیں تھیں۔

سراج آفریدی کے شادی کا بتانے پر وہ ہق دق رہ گئیں اور اتنا پرایا کرنے پر شکوہ کرنے لگیں۔

گل جوان کے بارے میں سن کر بھاگی آئی تھی اصفہان کی شادی کی خبر پر ساکت رہ گئی۔

سراج آفریدی انھیں منا کر حویلی لے آئے تھے جہاں سب بخوشی ان سے ملے تھے۔

دن یونہی تیزی سے تیاریوں میں گزر رہے تھے شادی سے ہفتہ پہلے سراج آفریدی نے سکینہ بی بی کو تیار ہونے کا حکم دیا تھا وہ چاہتے تھے کراچی جاتے ہی وہ اصفہان اور مینو کو لے کر شاپنگ پر جائیں۔

سارے روایتی لباس بنائے گئے تھے لیکن سکینہ بی بی چاہتیں تھیں باقی مینو کی مرضی کا بھی ہو ساتھ ہی زمل اور زرش کو بھی ان کے پسند کے سوٹ دلادیں آخر ان کے اکلوتے لالے کی شادی تھی۔

اصفہان جو یونیورسٹی سے تھکا ہارا آتے ہی سو گیا تھا شام کو ہلچل سے آنکھ کھلی وہ جیسے ہی لاؤنج میں آیا سامنے گھر کے سب افراد کو دیکھ کر بھونچکا رہ گیا۔

"آؤ اصفی بچے! اٹھ گیا تم؟"

سراج آفریدی نے اسے دیکھتے ہی پکارا۔

"خیریت آپ سب اچانک۔۔۔۔"

اس نے حیرت کا اظہار کیا۔

"لالے! ہم شادی کا شاپنگ کرنے آئے ہیں آپ کے اور مینو کے ساتھ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زرش چہکی۔

"بابی بولو زرا اور عزت کے ساتھ بولا کرو۔"

سکینہ بی بی نے اسے ڈپٹا جس پر وہ بیچارگی سے منہ بنا گئی۔

"بھابھی_____عزت"

اصفہان نے بے ساختہ مسکراہٹ دبائی۔

اس کا اتنے دن سے سامنا بھی نہیں ہوا تھا مینو سے اسے جاتے ہوئے پتا نہیں کیوں داؤد چچا اور چچی جان سے شرم آ رہی تھی۔

"اب شاپنگ میں خواری۔۔۔۔ چلو بہنوں کی خوشی اور محترمہ کے دیدار کے لیے کر ہی لیتے ہیں۔"

اس نے بے اختیار سوچا۔

اس نے زوی اور ودی کا سٹیٹس بھی دیکھا تھا ان دنوں جس میں انھوں نے مینو کے سٹیٹس کا سکرین شاٹ لگایا تھا "فیلنگ ڈپریسڈ"۔

وہ کافی دیر تک ہنستا رہا تھا سٹیٹس دیکھ کر۔ اس کے خود کے پاس تو اپنی بیوی کا نمبر بھی نہیں تھا۔

وہ گاڑیوں میں سوار ہوتے ہوئے داؤد آفریدی کے گھر آ رکے تھے۔

سب انھیں دیکھتے بہت خوش تھے مینو جو ڈنر کے لیے پلیٹیں لگا رہی تھی بھاگتے ہوئے اس نے سراج آفریدی کے گلے میں بانہیں ڈال دیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سب لوگ ڈنر میں شریک ہوئے تھے۔

پر لطف ڈنر کے بعد وہ لوگ اصفہان کو لے کر شاپنگ پر نکلے تھے جبکہ سراج آفریدی اور داؤد آفریدی دونوں سیاسی معاملات میں الجھے گھر ہی رکے تھے۔

ماریہ بیگم اور سکینہ بی بی کے ساتھ زمل اور زرش بھی ڈائمنڈ کی جیولری دیکھنے میں مصروف تھیں لیکن جس کی شادی تھی وہ تو اپنی ہی مستیوں میں ادھر اُدھر کا جائزہ لینے میں مگن تھی۔ اسے زوی اور ودی کے بغیر بوریت کا احساس ہو رہا تھا وہ کریکن جو انھیں ساتھ لے گیا تھا۔

وہ گھومتی ہوئی کاؤنٹر کے پاس آئی جہاں ایک بارعب سی خاتون جیولر سے جاہلانہ انداز میں بحث کر رہی تھیں مینو نے کوفت سے اس کی چیخ وپکار ملاحظہ کی جب اس سے برداشت نہ ہوا تو وہ ان خاتون کے ساتھ براجمان شخص کے پاس گئی جو ڈیل ڈول سے اس خاتون کا ہم شکل معلوم ہوتا تھا۔

"انکل! آپ اپنی بہن کو روکیں وہ کیسے گفتگو فرما رہی ہیں؟ سب ان کی بحث سے ڈسٹرب ہو رہے ہیں۔"

اس نے مؤدب لہجے میں ان شخص سے کہا۔

"بیٹا! بہن ہوتی تو سمجھا دیتا لیکن بدقسمتی سے یہ میری بیوی ہیں۔"

وہ جو پہلے سے ستائے ہوئے تھے اپنا ہمدرد دیکھتے ہی بیچارگی سے بولے۔

"کیاااا____ سیریسلی آپ دونوں کی شکل تو بہت ملتی جلتی ہے۔"

اس نے بے یقینی سے انھیں دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بیٹا! کزن میرج تھی ہماری اور تم نے یہ تو سنا ہی ہوگا شادی کے سالوں بعد میاں بیوی کی شکلیں ملتی جلتی ہی لگتی ہیں۔"

انھوں نے مزید دل کے پھپھولے پھوڑے۔

ان کی بیگم اب بھی ارد گرد کی پرواہ کیے بغیر بحث میں مصروف تھیں۔

ان کی باتوں نے مینو کو لرزا دیا تھا اس نے زیر لب استغفر اللہ پڑھا اور وہاں سے کھسک لی۔

اصفہان جو ماریہ چچی کے کہنے پر اسے لینے آیا تھا ساری گفتگو بخوبی سن چکا تھا۔

اس کے جانے کے بعد وہ بے ساختہ قہقہ لگا اٹھا۔

اس نے بے دلی سے ساری شاپنگ کی اور واپسی پر بھی ان انکل کی باتوں کے زیر اثر یک ٹک اصفی کو دیکھتی رہی۔

اصفہان خود پر اس کی نگاہیں محسوس کرتا بمشکل مسکراہٹ دبائے ہوئے تھا۔

اصفہان شادی کی تیاریوں میں بری طرح الجھا تھا اکلوتا بھائی ہونے کی وجہ سے اسے اپنی نگرانی میں سب کچھ کروانا پڑ رہا تھا اسی لیے اس کے دوست اس کا مذاق اڑا رہے تھے۔

اس کے گاؤں اور یونیورسٹی کے سب دوستوں نے ہفتے پہلے ہی ڈیرہ ڈال لیا تھا جیسے وہی دلہن ہو۔ وہ ان کے قہقہوں پر پیچ و تاب کھا کر رہ گیا جو بس مفت کی روٹیاں توڑ رہے تھے۔

ڈیرے میں کچھ گاڑیاں داخل ہوئیں تھیں اصفہان دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کون ہو سکتا ہے تبھی اس نے ماتھے پر بل ڈالے گاڑی سے نکلتے بہرام کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مبارک ہو لالے! بڑی محفل جمائی ہوئی ہے مجھے بھی دعوت دے دیتے ہم بھی بڑی رونق لگواتے۔"

اس نے قہقہہ لگاتے اصفی کی طرف اپنی دائیں آنکھ دبائی۔

"تمہاری رونقیں تمہیں ہی مبارک ہوں، ہونہہ۔"

اصفی نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

"ویسے تو چھا گیا لالے! میں نے کہا تھا نا تیری نیت ہی خراب تھی۔"

بہرام نے لاپرواہی سے کندھے جھٹکے۔

"بکواس بند کرو اپنی ورنہ یہیں زمین میں گاڑ دوں گا تمہیں میں۔"

اصفی غصے سے لال پیلا ہوتے اس پر جھپٹا تھا۔ اس کے سب دوستوں نے بیچ بچاؤ کروایا تھا۔

بہرام اسے بکتا جھکتا چلا گیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سےگروپ یاپیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہرپیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ----

شادی میں دودن باقی تھے اسی لیے داؤد آفریدی آفس سے ایک ہفتے کی چھٹیاں لے کر حویلی آگئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حویلی کو برقی قمقموں سے سجایا گیا تھا جو نہایت خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے۔

حویلی میں شیریں پھپھو، گل اور باقی سارے خاندان والے جمع ہو گئے تھے جہاں مینو کی خوب آؤ بھگت ہو رہی تھی۔

"ارے واہ! مجھے نہیں پتہ تھا کہ شادی کروانے پر اتنا پروٹوکول ملتا ہے تو میں دو تین بار شادی کروال______"

ماریہ بیگم کے تھپڑ سے اس کی بات درمیان میں ہی رہ گئی تھی۔

"بولنے سے پہلے سوچ لیا کرو۔"

انھوں نے اسے ڈپٹا۔

"ساری دنیا بھی میری عزت کر لے تب بھی ہماری مم مجھے دو کوڑی کی ہی کرتی رہیں گیں۔"

اس نے زوی اور ودی کے کان میں کھسر پھسر کی جس پر ماریہ بیگم محض اسے گھور کر رہ گئیں۔

انھیں تو اس کی سکن کی پڑی تھی وہ ہزار کوششوں کے باوجود بھی اسے سیلون نہیں لے جا پائیں تھیں اس کا کہنا تھا وہ ایسے ہی ٹھیک ہے۔

داؤد صاحب نے بھی اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا جس پر وہ کچھ نہ کر سکیں۔

اب سب مہمان عورتیں اس سے ملاقات کے لیے آ رہیں تھیں جو گوری چٹی پٹھان تھیں ان کے سامنے اس کی سنہری رنگت بالکل ماند پڑ گئی تھی لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔

شیریں اور گل ایک طرف خاموشی اختیار کیے سب کو ملاحظہ کر رہیں تھیں وہ اب کسی کو کچھ بول کر اپنے بھائی سے تعلقات خراب نہیں کرنا چاہتیں تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زمل اور زرش ادھر اُدھر کام میں مصروف چہچہاتی پھر رہیں تھیں انھیں گل کی سرخ آنکھیں دیکھ کر افسوس بھی ہو رہا تھا کیونکہ وہ بچپن سے اس کی اپنے بھائی کے لیے جذبات کی گواہ تھیں پر زبردستی کسی کا نصیب نہیں بنا جا سکتا۔ شروع سے ہی اس کا رویہ ٹھیک نہیں رہا تھا کسی کے ساتھ، اب پچھتانے سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔

رات کو مہندی کا فنکشن رکھا گیا تھا جو روایتی طریقے سے ہونا تھا۔

مینو کو سکینہ بی بی نے آرام کرنے کے لیے کمرے میں بھیجا تھا اور اس کے دونوں نمونوں کو باہر ہی روک لیا تھا جس پر وہ منہ بنا کر رہ گئے۔

مینو کمرے میں بور ہو رہی تھی دن کے وقت اسے کہاں نیند آنی تھی تبھی ہر چیز کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔

پھر کچھ سوچ کر وہ دبے پاؤں باہر نکلی حویلی کی گول سیڑھیاں پھلانگتی اتری ہی تھی کہ سامنے کے منظر پر نظر پڑتے ہی وہ دانت کچکچا کر رہ گئی جہاں گل اصفی کو پانی کا گلاس پکڑا رہی تھی۔

"کمال ہو گیا بھئی_____"

اصفی اور گل اس کی آواز پر چونک کر مڑے۔

اصفی نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا جو کڑے تیور لیے گردن اکڑا کر کھڑی تھی۔ وہ سر جھٹک کر رہ گیا مطلب یہ محترمہ بھی ننانوے فیصد بیویوں کی طرح ابھی سے شک کر رہیں تھیں لیکن یہیں وہ غلطی کر گیا تھا وہ دی گریٹ مینو تھی سب سے وکھری اور نایاب پیس۔

"گل باجی آپ کیا کر رہیں ہیں یہاں میرے ہسبینڈ کے ساتھ؟؟؟؟"

اس نے گل سے تیکھے لہجے میں پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کے ایسے منہ پھاڑ کر "میرے ہسبینڈ" کہنے پر جہاں اصفی نے کان کھجایا تھا وہیں گل شرمندگی سے سرخ پڑ گئی تھی۔

وہ ام___پانی دینے آیا تا اصفان کو۔"

گل گڑبڑا گئی۔

"تم سے بڑے ہیں تو اصفہان لالا_____دوسری بات یہ کیا افریقہ کے جنگلات کی کٹائی کر کے آیا ہے جو پانی کی پیاس لگی تھی۔"

اس نے طنز کیا۔

اصفی تو وہاں سے کھسکنے کے لیے پر تولنے لگا تھا اس لڑکی سے کچھ بعید نہیں تھا وہ سب کو جمع کر لیتی۔

اس کی زبان کے آگے تو خندق تھی جو کسی کو نہیں چھوڑتی تھی۔ خود وہ اس کے ساتھ بڑا ہونے کے باوجود بھی تڑاخ کر کے بات کرتی تھی اور دوسروں کو مشوروں سے نواز رہی تھی۔

"وہ صرف_____"

اصفی نے بولنا چاہا۔

"آپ چپ رہیں، میں تم سے نہیں اس سے بات کر رہی ہوں۔"

اصفی نے ہونق پن سے اس کے جملے پر غور کیا جو اردو کے بخیے ادھیڑ رہی تھی کبھی تم کبھی آپ۔

"انف___جاؤ گل تم یہ واپس لے جاؤ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گل کے جانے کے بعد وہ اس کی طرف مڑا۔

"اور تم کسی کی سن بھی لیا کرو وہ صرف مجھے پانی دینے آئی تھی ڈیٹس اٹ۔

تم یہی لحاظ کر لو کہ تمہاری شادی ہو رہی ہے تمہیں تھوڑا شرمانا چاہیے۔"

اصفی نے اسے اچھا خاصا لیکچر دیا۔

"میں کیوں شرماؤں میں نے کونسا کسی کی بھینس چرائی ہے اور میری کوئی انوکھی شادی نہیں ہو رہی دنیا میں سب کی ہی شادی ہوتی ہے،

اپنی غلطی کو چھپانے کی کوشش مت کرو اور اس کو اب اپنی بہن کی نظر سے دیکھنا شروع کر دو، ہونہہ."

وہ چیخ کر اسے وارننگ دیتی وہاں سے نکل گئی جبکہ اصفی کا منہ 'اوہ' کی صورت میں کھلا رہ گیا۔

رات کو حویلی میں خوشی کا سماں تھا ہر طرف ہنسی کی جھنکاریں گونج رہیں تھیں۔

مینو کو روایتی پیلا لباس پہنا کر زمل اور زرش کے ساتھ ان کی کچھ سہیلیاں روایتی انداز میں بنارسی دوپٹے کے سائے میں نیچے لائیں۔

گاؤں کی خواتین نے شادولہ اور اتان (اتن: پشتو) رقص پیش کیا۔

سکینہ بی بی نے پیالے میں گھلی ہوئی مہندی سے مینو کے ہاتھوں پر نقش نگار بنائے جو دوپٹے سے الجھ رہی تھی جب اس سے مزید برداشت نہ ہوا تو وہ دوپٹہ اتار کر ایک طرف رکھ گئی اور پاؤں صوفے پر رکھ لیے۔

وہاں موجود سب مہمان خواتین ہق دق رہ گئیں انھوں نے آج تک کسی دلہن کو اتنا بے تکلف نہیں دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ماریہ بیگم نے اپنے سر پیٹ لیا جبکہ زمل اور زرش نے بمشکل اپنی مسکراہٹ دبائی۔

"اری نیک بخت یہ کیسا بد تمیز بچی اے تم کو اپنا اکلوتا پوتے کے لیے یہی ملا تا۔"

قادر آفریدی کی والدہ نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی۔

"ماشاءاللہ بوت نیک بچی اے امارا بس کچ تھکی اوئی اے۔"

دادی جان نے انھیں آنکھیں دکھاتے اپنی لاڈلی کی شان میں قصیدے پڑھے۔

ماریہ بیگم نم آنکھوں سے مسکرا کر رہ گئیں وہ سمجھ گئیں تھیں داؤد آفریدی کی بات، اس گھر سے بہتر ان کی سر پھری بیٹی کے لیے کوئی اور نہیں ہو سکتا تھا یہ ان کے اپنے تھے۔

"میرا بچہ یہ سر کے اوپر رکھ لیو توڑا سا۔"

دادی جان نے اسے پیار سے پچکارا۔

"دادی جانہ! یارررر مجھ سے نہیں سنبھالا جا رہانا۔"

اس نے منہ بسورا۔

"میرا بچہ اپنا دادی جانہ کے لیے توڑا سا سر پر رک لونا۔"

دادی جان نے اسی کے انداز میں لہجے میں مٹھاس گھولتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلیں رکھ دیں سر پر۔"

وہ ان کا گال چومتے ہوئے بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان کی محبت پر کچھ لوگ مسکرا دیے اور کچھ کے دل جل کر خاک ہو گئے۔

اس کے ہاتھ پر نوٹ رکھ کر خواتین نے مہندی لگائی اور ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا۔

"شیناااااااا______"

مینو کی جیسے ہی نظر گاؤں کی شرمائی ہوئی لڑکیوں کے درمیان کھڑی شینا پر نظر پڑی وہ خوشی سے چلا اٹھی۔

اس کی چیخ نے سب کو ہولا کر رکھ دیا۔

ماریہ بیگم نے زبردستی خود کا ہاتھ اسے پڑنے سے روکا۔

اصفہان سب کے زبردستی کرنے کے باوجود بھی اندر رسم کرنے کے لیے نہیں آیا تھا اسے سب خرافات لگتیں تھیں۔

رات گئے تک یہ سلسلہ جاری رہا مینو کی کمر اکڑ گئی تھی تبھی وہ تھکن کا شور مچاتی اٹھ کر بیڈ پر ڈھے گئی۔

داؤد آفریدی چاہتے تھے پورے رسم ورواج کے ساتھ ان کی شہزادی کی شادی ہو تبھی انھوں نے سراج آفریدی سے کہہ کر فارم ہاؤس سے رخصتی کرنے کا اعلان کرتے اسے اپنے گھر میں تبدیل کر دیا۔

ماریہ بیگم مینو کے پیچھے پڑی تھیں کہ وہ آرام سے اندر بیٹھے تاکہ اسے دلہن بنایا جاسکے لیکن وہ کان لپیٹے فارم ہاؤس میں درخت پر بندھے جھولے پر زوی اور ودی کے ساتھ لٹکی رہی۔

آخر داؤد صاحب کے اصرار پر وہ اندر آ ہی گئی تھی۔

اسے دلہن بنے دیکھ کر سب دنگ رہ گئے وہ پہلی بار اتنا تیار ہوئی تھی اس لیے سب مبہوت تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ماریہ بیگم نے بے ساختہ اس کی نظر اتاری۔

بارات آنے کا شور مچتے ہی زوی اور ودی اسے چھوڑ کر غائب ہو گئے۔

زمل اور زرش نہ جانے اسے گاؤں کی کونسی کہانیاں سنا رہیں تھیں وہ غیر دلچسپی سے سب سنتی رہی۔

سب اپنی بحث میں الجھے تھے وہ جو بے زاری سے روایتی دلہن بنی بیٹھی تھی زوی اور ودی کے اشارہ کرنے پر سب کی نظروں سے بچتی بچاتی اٹھ کر بھاگتی ہوئی ان کے ساتھ باہر آگئی۔

"آپ نے ایسی مزے کی چیز زندگی میں کبھی نہیں دیکھی ہو گی۔"

زوی نے تجسس پیدا کیا۔

"ایسا کیا ہے بھئی؟"

اس نے آنکھیں گھمائیں۔

"چلیں تو_______وہ دیکھیں۔"

ودی نے راہداریوں سے گزرتے ہوئے اسے ڈیرے پر لا کھڑا کیا جہاں سے باہر کا منظر صاف دکھائی دیتا تھا۔

سامنے کا منظر دیکھتے مینو پہلے ساکت ہوئی پھر اس کا بے ساختہ قہقہ چھوٹ گیا۔

"اف_____بے چارے کی شامت آئی ہوئی ہے بہت شوق تھا نا شادی کا اب نبھائے ساری رسمیں۔"

اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفہان کے دوست اس کی چارپائی کو چاروں اطراف سے اٹھائے اسے ہوا میں اچھال رہے تھے اس کے چیخنے چلانے کا بھی ان پر اثر نہیں ہو رہا تھا۔

مینو کو اصفہان کے ساتھ بیٹھایا گیا تھا اور زبردستی اسے گھونگھٹ دیا۔

اصفہان کوئی بھی رسم نہ کرنے کی ضد کر رہا تھا جبکہ سب خاندان والے اس پر غصہ کر رہے تھے۔

مینو نے پہلے جمائی کی پھر جب اس سے مزید برداشت نہ ہوا تو اس نے جھٹکے سے گھونگھٹ الٹ دیا اور ودی سے غونسا خی (پشاوری سویٹ ڈش) کی پلیٹ چھین کر کھانے لگی۔

"جب تک آپ لوگ ان سے نمٹیں تب تک میں پیٹ پوجا کر لوں۔"

اس نے سب کو اپنی طرف ہقا بقا دیکھتے پا کر کندھے اچکاتے ہوئے توجیح پیش کی۔

ماریہ بیگم اور داؤد آفریدی نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی کیونکہ سب لوگوں نے نئی نویلی دلہن کو ایسے پہلی بار دیکھا تھا۔

زوی اور ودی نے اس کی کھانے کی رفتار دیکھتے منہ بسورا۔ وہ تو سب سے چھپ چھپا کر لائے تھک لیکن یہاں ان کے ساتھ ہی ظلم ہو گیا تھا۔

'چوراں نوں پے گئے مور'

مینو نے دونوں کو زبان دکھائی۔

اصفی نے بمشکل اس کے سجے سنورے روپ سے نگاہیں چرائیں تھیں وہ لگ بھی تو لاجواب رہی تھی۔

آخر کار رخصتی کا وقت بھی آن پہنچا جیسے ہی سب کھڑے ہوئے مینو نے دھواں دار طریقے سے رونا شروع کر دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کے رونے پر سب بوکھلا گئے داؤد آفریدی نے جلدی سے اسے اپنے گلے لگایا وہ خود بھی آبدیدہ ہو رہے تھے۔

"ڈیڈاااا! میں ان دونوں کو ساتھ لے کر جاؤں گی۔"

زوی اور ودی جو اس کے غم میں شریک ہو کر رو رہے تھے اس کا خود کی طرف اشارہ پا کر نفی میں سر ہلا کر ماریہ بیگم کے پیچھے چھپ گئے۔

اصفہان کو بے ساختہ ہنسی آئی اس کی بات سچ ہو رہی تھی۔

اس نے ان تینوں بہن بھائیوں کی اوور ایکٹنگ پر دانت پیسے۔ سب ہی صبح ان کے پاس حویلی جانے والے تھے لیکن وہ لوگ یہ بات فراموش کیے اپنا ڈرامہ کر رہے تھے۔

"لے جاؤ میری جان۔"

داؤد صاحب نے اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے لاڈ سے کہا۔

ان کی بات پر زوی اور ودی کی آنکھیں ابل پڑیں انھیں اپنے باپ سے اس حد تک صاف گوئی کی امید نہیں تھی۔

وہ تو ایسے کہہ رہے تھے جیسے وہ دونوں گاجر، مولی ہوں وہ اٹھا کر لے جائے۔

"مجھے مم اور ڈیڈا بھی یاد آئیں گے۔"

اس نے سوں سوں کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک اے بچے سب کو لے چلو۔"

سراج آفریدی نے محبت سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یاہووووو۔"

اس کا جوش دیکھتے وہ مسکرا کر رہ گئے۔

اللہ اللہ کرتے رخصتی ہونے لگی مینو گاڑی میں سوار ہوتی تبھی قبیلے والوں نے فائرنگ شروع کردی۔

مینو چیخ مارتے ہوئے خوفزدہ سی واپس پلٹتی بن دیکھے ہی اصفہان سے لپٹ گئی۔ وہ نہیں جانتی تھی سامنے کون ہے

اصفہان اس کی کارروائی پر سٹپٹا کر رہ گیا۔

وہیں ہجوم میں بھی کچھ چیخیں بلند ہوئیں تھیں۔

"ہیلپ، ہیلپ۔۔۔۔۔"

مخالف سمت سے آتی آوازوں پر مینو جھٹ سے مڑی۔

سامنے نظر پڑتے ہی وہ ساکت رہ گئی۔

"واٹ آ پلیزینٹ سرپرائز_______"

مینو بھاگتے ہوئے کیٹ کے گلے پڑی۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ سب اس کے سامنے ہیں۔

زوی اور ودی بھی سب دوستوں سے ملے۔

"تم نے اچھا نہیں کیا ہمارے ساتھ ہم کیسے دھکے کھاتے پھرے ہیں اور خود یہاں مزے سے شادی کررہی ہو۔"

زک نے اپنے انگریزی لب ولہجے میں شکوہ کیا۔

"اور کیا ہم واپس چلتے ہیں ہمیں بلانا تو دور کی بات اس نے تو ہمیں بتایا بھی نہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لینا نے خفگی سے کہا اور وہ سب واپس چل پڑے۔

مینو نے بھاگ کر ان کا راستہ روکا۔

"تم لوگ آئے کیسے یہاں تک؟؟؟؟"

اس نے حیرت کا اظہار کیا۔

ان تینوں کی نظروں کے تعاقب میں اس نے وہاں کھڑے شخص کو بے یقینی سے دیکھا۔

وہ لوگ کراچی ائیر پورٹ پر لینڈنگ کے بعد باہر نکل آئے۔

"ہمیں سرپرائز کی بجائے انھیں بتا دینا چاہیے تھا تا کہ کوئی لینے ہی آجاتا لیکن اب انجان ملک رل جائیں گے ہم۔"

کیٹ نے مایوسی سے آتے جاتے لوگوں کو دیکھا۔

"انجان کیوں ہے بئی؟ یہ ہماری مینو کا ملک ہے تو ہمارا بھی ہوا نا۔"

لینا نے گردن اکڑا کر کہا۔

وہ لوگ بچپن سے مینو اور اس کے نمونوں کے ساتھ رہتے رہتے ان کی بولی سے 'بھئی' اور 'یارررر' سیکھ گئے تھے اس لیے اب عام طور پر ان کو استعمال کرتے پائے جاتے۔

"یارررر! میرے چہرے پر کچھ لگا ہوا ہے کیا؟"

زک نے اچنبھے سے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں لگا ہوا ہے______ایک ناک اور دو آنکھیں۔"

کیٹ نے تجسس پیدا کرتے ہوئے کہا اور وہ دونوں قہقہ لگا اٹھیں۔

"تمہارے اندر مینو کی روح گھسی گئی ہے۔"

زک نے انھیں تیکھے چتونوں سے گھورا۔

"چلو اب کسی ٹیکسی والے کو بولتے ہیں وہ اس ایڈریس پر ڈراپ کر دے گا۔"

لینا نے ایڈریس لکھا ہوا کاغذ بیگ سے بر آمد کیا۔

ان کو خوش قسمتی سے ایک اچھا ڈرائیور مل گیا تھا جو انھیں داؤد آفریدی کے گھر چھوڑ گیا لیکن اب وہ تینوں زرد چہروں کے ساتھ دروازے پر لگے تالے کو دیکھنے لگے۔

ان کا کہا سچ ثابت ہوا، وہ تو مینو کی بات کو مذاق سمجھے تھے لیکن وہ تو سچ میں غائب تھے۔

لینا اور کیٹ نے دانت پیستے ہوئے زک کو گھورا۔ اسی کا تو آئیڈیا تھا سرپرائز کرنے کا اور اب خود کو شاک لگا تھا۔

اب انھیں حویلی ہی جانا پڑنا تھا وہ لوگ وہیں ہو سکتے تھے لیکن جائیں تو جائیں کیسے ؟

اس سے پہلے کہ کچھ سوچتے تبھی سعدی کی آواز پر پیچھے مڑے۔

"میں کب سے آپ لوگوں کو دیکھ رہا تھا کوئی مسئلہ ہے کیا؟"

اس نے کالر جھٹکتے ان سے پوچھا۔

وہ تینوں اس کی اردو میں کی گئی بات پر نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اوہ فارمی مرغے لگتے ہیں اب اپنی لٹی پٹی انگریزی سے کام چلانا پڑے گا۔"

اس نے بڑبڑاتے ہوئے گلا کھنکارا۔

"واٹ یور پرابلم؟" اس نے بمشکل جملہ بنایا۔

"اممم____ہمارے دوست گھر پر نہیں ہیں ہم ان سے ملنے آئے ہیں۔"

لینا نے اس گھنگریالے بالوں والے لڑکے کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے بتایا۔

"ہمم____لگتا ہے وہ فسادی ان کو بھی چونا لگا گئے۔"

اس کو جتنی بات سمجھ آئی اس نے اسی حساب سے اندازہ لگایا۔ اب اس کو اتنی انگریزی بھی نہیں آتی تھی کہ ان کی برائی کر سکتا۔ آج اسے اپنے نہ پڑھنے پر انتہائی افسوس ہوا۔

"دے آر بیڈ پیپل۔"

اس نے پھر بھی اپنی بھڑاس نکالنے کی ادنی سی کوشش کی۔

"واااٹ۔" ان کے چلانے پر وہ یک دم سٹپٹا گیا۔

"آئی واز جوکنگ ہاہاہاہا۔"

اس نے ان فرنگیوں پر اپنا اچھا تاثر ڈالنا چاہا۔

"اوکے لیکن دوبارہ نہیں چلے گا ایسا۔"

انھوں نے اس پر احسان کرتے ہوئے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اف یو وانٹ ٹو گو____اممم آئی ڈراپ یو۔"

اس نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں بیان کیا۔

"اوکے یہ لو یہ رہا ایڈریس۔"

لینا نے اسے چٹ تھمائی جو اس نے مسکراتے ہوئے تھام لی صد شکر کہ انھیں بات سمجھ آگئی تھی۔

"افففف یہ تو پشاور سے بھی آگے کا گاؤں ہے۔"

چٹ پکڑتے ہی وہ صدمے سے اچھل پڑا۔

"واٹ ہیپنڈ؟"

لینا نے پوچھا۔

"نو پرابلم۔"

اس نے زبردستی مسکرا کر کہا اب مصیبت خود گلے میں لٹکائی تھی نبھانی تو تھی۔

"اماں سے اجازت بھی لینی پڑے گی اوہ آئیڈیا انھیں گھر لے جاتا ہوں ان کی چٹی چمڑی دیکھ کر ویسے ہی پگھل جائیں گیں۔"

وہ سوچتا ہوا انھیں اپنے گھر لے گیا۔

اس کا کہا سچ ثابت ہوا تھا اس کی ماں نے سب کی خوب خاطر تواضع کی اور اسے ان کو اپنی گاڑی میں چھوڑ کر آنے کی بھی ہدایت کی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لینا اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی سارے راستے وہ لوگ اس کی باتوں سے محظوظ ہوتے آئے تھے۔

لمبے سفر کے بعد وہ جب وہاں پہنچے تو سارا گاؤں دلہن کی طرح سجا ہوا تھا۔

سعدی نے لوگوں سے پوچھا تو پتا چلا گاؤں کے وڈیرے کے بیٹے کی شادی ہے۔وہ بھی وہیں چل پڑے لیکن آگے جا کر نیا جھٹکا ان کا منتظر تھا۔

"تم ____یہاں کیسے آئے؟؟؟

ویٹ ویٹ ____کہیں تم ہی انھیں یہاں تو نہیں لائے؟؟؟؟"

مینو نے مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"ہاں بالکل جب تمہارے جیسے دوست ہونگے بیچاروں کے تو کسی کو تو مدد کرنی پڑے گی نا۔"

وہ بھی اس کی ٹکر کا تھا تبھی سب اجنبی لوگوں میں بھی اکڑ کر کھڑا تھا بلکہ الٹا اسی پر الزام عائد کر رہا تھا۔

"تم م م م____بہت اکڑ ہے نا تم میں ابھی نکلوا دوں گی تمہارا یہ غرور جب تمہیں ارباز خان کا الٹا ہاتھ پڑے گا۔"

اس نے شہادت کی انگلی سے وارننگ دی اور گاؤں کے پہلوان کا نام لے کر اسے ڈرانا چاہا۔

اصفہان نے اس کی ایک سو بیس کی سپیڈ سے چلتی زبان کو بے زاری سے دیکھا۔

"بچے!تمہارا دوست آیا اے تم ان کو بٹاو۔"

سکینہ بی بی کو ہی ان کا خیال آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"آجاؤیارررر! میں کیسے بتاتی تم لوگوں کو میرے ساتھ بھی توزبردستی ہوئی ہے۔ تم لوگوں کے بغیر تو میری خوشی ادھوری ہی رہتی۔ اچھا ہوا تم لوگ آ گئے۔"

اس نے ان کو مسکا لگایا۔

اس کی انگریزی میں کی گئی بات اس کے والدین اور بھائیوں کے علاوہ اصفہان کو ہی سمجھ آئی تھی "زبردستی" پر اس کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔

وہ کہیں سے بھی زبردستی کی دلہن نہیں لگ رہی تھی۔

"تم کیوں زبردستی کروا رہی ہو؟ میں نے صرف ایسا سنا تھا لیکن تم تو پڑھی لکھی لڑکی آواز اٹھاؤ اپنے حق میں۔ دیٹس وومن ایمپاورمنٹ، گرواپ گرل۔"

کیٹ نے لمبی چوڑی تقریر کرتے اسے جوش دلانا چاہا۔

"یارررر! دیکھو شادی کسی نہ کسی سے تو کرنی ہی ہے تو یہ بندہ ہی سہی۔"

اس نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے رائے دی۔

"یہ ____ یہ تمہارا ہسبینڈ ہے ____ اومائی گاڈ ہی از سوہینڈسم یارررر۔"

وہ دونوں حیرت و جوش بھرے انداز میں زور سے چلائیں۔ زک نے بھی سر تا پا اس کا جائزہ لیا۔ اس کی نگاہوں میں ستائش ابھری۔

اصفہان جو اس کی باتوں پر دانت پیس رہا تھا یک دم ان کے چلانے پر اور بے باک انداز پر سٹپٹاتے سر کھجانے لگا۔ صد شکر کہ کسی کو ان کی باتیں سمجھ نہیں آ رہیں تھیں ورنہ اس کا خوب تمسخر اڑایا جاتا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بس بس اب زیادہ اوور ایکٹنگ مت کرو اور چلو میرے ساتھ۔"

وہ انھیں آنکھیں دکھاتی ہوئی اپنے ساتھ کھینچنے لگی۔

اصفی زیر لب مسکرا دیا وہ جانتا تھا اسے اس کی تعریف ہضم نہیں ہوئی۔

"پارکی کیوں نہیں آیا؟"

زوی اور ودی نے اپنا دکھڑا رو دیا۔

"اس کی ماں نے کہا تھا وہ خود لے کر آئے گی ایسے ہمارے ساتھ نہیں بھیجے گی۔"

زک نے منہ پھلا کر کہا جس پر وہ لوگ ہنس دیے کیونکہ وہ مسز تھامسن کی پوزیسو فطرت سے اچھی طرح واقف تھے۔

"یو آر لکنگ گارجیئس مینووو۔"

زک کے کہنے پر وہ گھوم کر کھکھلائی لیکن کسی کی نگاہوں میں یہ منظر بہت چبھا تھا۔

لینا اور کیٹ نے بھی اسے سراہا۔

"چلیں اب کب تک یہیں کھڑے رہنے کا ارادہ ہے؟"

اصفہان زوردار لہجے میں بولتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

"او آس چلو بچے سب تم لوگ بی آجاؤ، اماں جان انتظار کر رہیں ہونگیں۔"

سراج آفریدی نے سب کو چلنے کا اشارہ کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آؤ_____چلو تم بھی آ ہی جاؤ میرے دوستوں کو یہاں تک پہنچا کر جو احسان کیا ہے تم نے وہ اتار دیتی ہوں کیونکہ مینو کسی کا احسان نہیں رکھتی، ہونہہ۔"

وہ لینا کی التجائیں نظروں پر سعدی کو بھی بولتی ہوئی گاڑی میں جا بیٹھی۔

سب بزرگ جو اسے رخصت کرنے کے لیے تیار کھڑے تھے منہ کھولے دیکھتے رہ گئے اور داؤد آفریدی خجالت سے سرخ پڑ گئے۔

ماریہ بیگم اسے بہت سی نصیحتیں کرتیں زبردستی اصفہان کے کمرے میں چھوڑ گئیں تھیں ورنہ اس کا بس چلتا تو ساری رات اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھی گپیں ہانکتی رہتی۔

ان کے جانے کے بعد وہ ایک دم سے چھلانگ لگا کر بیڈ سے اتر آئی۔اس نے اطراف کا جائزہ لیا کمرے میں بہت سی تبدیلیاں کی گئیں تھیں۔اب تو یہ اس کا بھی کمرہ تھا اصفہان رعب دکھا کر اسے نہیں نکال سکتا تھا۔

سب سے اچھا اسے بالکونی میں رکھا جھولا لگا تھا تبھی وہ خود کو دوپٹے کے بوجھ سے آزاد کرتے اس جھولے میں جا لیٹی۔اس کے اندر ملکیت کا احساس جاگا۔

رات کے وقت اسے چاند کو دیکھنا بہت اچھا لگتا تھا جب اس کی روشنی چار سو پھیلی ہوتی اب بھی وہ اسی طرح گم رہی اسے اصفہان کا کمرے میں آنے کا پتا ہی نہ چل سکا۔

وہ کمرے میں اس کا دوپٹہ آڑھا ترچھا صوفے پر پا کر بالکونی میں آیا تو مبہوت سا رہ گیا۔

اس کے چہرے پر چاند کی روشنی گرتی دلفریب منظر پیش کر رہی تھی وہ یک ٹک اسے دیکھتا اس کے پاس ہی جا بیٹھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مینو جھولے کے ہلنے پر ہوش میں آئی اور آنکھیں چھوٹی کیے اپنے پاس بیٹھے اصفہان کو بغور دیکھا اس کا سکتہ ابھی بھی نہیں ٹوٹا تھا۔

مینو نے شرارتی انداز میں اس کی پیشانی بجائی جس پر وہ ہوش کی دنیا میں لوٹا۔

نہ جانے اسے کیا ہو جاتا تھا اسے دیکھتے ہی جس سے اسے چڑنا چاہیے تھا اسی کے متعلق نئے جذبات سر اٹھانے لگے تھے جن کو وہ کوئی بھی نام دینے سے قاصر تھا۔ وہ اپنے اندر کے شور سے گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا اور کمرے میں جا کر بیڈ پر اوندھا لیٹ گیا۔

کچھ دیر ہی خاموشی سے لیٹے ہوئے گزرے تھے کہ اسے اپنے کندھے پر نرم گرفت محسوس ہوئی۔ اس نے جیسے ہی چہرہ پھیرا مینو کو خود پر جھکا پایا اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔

"کیا ہے؟؟؟؟"

وہ جلدی سے اٹھ بیٹھا۔

"میری منہ دکھائی دو____دیں۔"

اس نے بالآخر تمیز سے جملہ ادا کیا۔

اصفہان نے بغور اس کی حنائی ہتھیلی دیکھی۔ اس کا دل چاہا اپنا ہاتھ رکھ دے پھر خود کی سوچوں پر لعنت بھیجتے اس نے سائیڈ ٹیبل سے کیس اٹھا کر اسے تھما دیا۔

"ویسے محترمہ کو منہ دکھائی نہیں بلکہ منہ چھپائی ملنی چاہیے،"

وہ زیر لب بڑبڑاتا ہوا واپس لیٹ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسے کچھ کہہ کر وہ ہنگامہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

وہ کچھ سوچتے ہوئے اس کی طرف پلٹا پھر اسے اچنبھے سے دیکھتے اٹھا جو ہاتھ میں ڈائمنڈ کی پائل لیے اس کا جائزہ لے رہی تھی۔

اصفہان کو بھی اندازہ نہیں تھا اس میں کیا ہو گا۔ مورے کے دینے پر وہ لے آیا تھا یقیناً محترمہ پریشانی کا شکار تھیں کہ یہ کیا بلا تھما دی؟

اصفہان نے اس کے ہاتھ سے پائل تھامی اور پاؤں اوپر رکھنے کا کہا۔

اصفہان اس کا پاؤں پکڑے پائل پہنانے لگا وہ اشتیاق سے سب دیکھ رہی تھی جیسے ہی وہ پیچھے ہٹا مینو جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

اصفی نے اس کا چہرہ جانچا وہ فیلنگز جیسے احساسات سے نابلد تھی۔

پائل پر لٹکتے تین گھنگروں نے فضا میں ہلکا سا مدھر ساز بجایا جس پر وہ کھکھلا اٹھی۔

اصفہان کی پرشوق نظریں اسی پر جمی تھیں۔ وہ اسے دیکھتے دیکھتے نہ جانے کب نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شکریہ----

صبح وہ بیدار ہوا تو اس نے بے ساختہ نگاہیں کمرے میں دوڑائیں تو سفید کرتا شلوار میں ملبوس صوفے پر لیٹی مینو پر نظر پڑی جو فون میں گم تھی۔

اس نے بھی سرد آہ بھرتے فون اٹھایا تو دوستوں کے پیغامات کی بھرمار تھی۔ وہ سب چیک کرنے لگا۔

مینو صوفے پر ٹیڑھی میڑھی لیٹی ہوئی فون کی سکرین پر ایک نظر ڈالتی اور دوسری نظر بیڈ پر ترچھے بیٹھے اصفہان کو سرسری سا دیکھتی جو کب سے موبائل فون پر ٹائپنگ کرتے ہوئے مسکرا رہا تھا اور کبھی ہونٹ کا کونا دانتوں تلے دبا کر ہنسی کنٹرول کرتا۔

کافی دیر سے اس کا مشاہدہ کرتی مینو سے جب مزید برداشت نہ ہوا تو وہ اس کی پشت سے دبے پاؤں بیڈ کی طرف بڑھی۔

اس نے اپنے پنجے اٹھا کر فون کی سکرین دیکھنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے ہی اصفی نے رخ پھیرا وہ گڑبڑاتے ہوئے اپنا توازن برقرار نہ رکھ پائی اور سیدھی اس کے اوپر آ گری۔

"یا خدایا_____ تم کبھی تو انسانوں کی طرح برتاؤ کر لیا کرو۔"

اس نے اسے سنبھالتے ہوئے دانت پیسے۔

"میں تو تکیہ اٹھا رہی تھی۔"

وہ فوراً سے اپنے تاثرات پر قابو پاتے ہوئے سیدھی ہوئی اور دلیل پیش کرنے لگی۔

"ہمم_____ مجھے اچھی طرح پتہ ہے کہ کونسا تکیہ اٹھا رہی تھی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفی نے اس کی سفید جھوٹ پر ابرو اچکائی۔

«رعب نہ ڈال مجھ پر اپنی باتوں کا

تیرے جیسی ہی سر پھری ہوں میں»

وہ ایک ادا سے اپنے بال جھٹکتی ہوئی کمرے سے چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد اصفی تاسف سے نفی میں سر ہلاتے زور سے قہقہہ لگا اٹھا۔

اپنے دوستوں سے شادی پر بحث کرتے ہوئے وہ اچھی طرح اس کی نگاہیں خود پر محسوس کر رہا تھا۔ جب وہ چپکے سے پیچھے آ کھڑی ہوئی تھی تب بھی وہ جان گیا تھا لیکن وہ اس کی انا کو توڑنا نہیں چاہتا تھا تبھی جانے دیا۔

"تیری سر پھری بھیوہ جیسے ہی نیچے آئی سب لوگ قہوے سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور ساتھ ساتھ سعدی، زک، لینا اور کیٹ سے خوش گپیوں میں مصروف تھے زوی اور ودی ترجمان کا کردار ادا کر رہے تھے۔

سراج آفریدی کو لڑکوں کا اس طرح گھر کی لڑکیوں میں گھلنا ملنا پسند نہیں تھا لیکن وہ دونوں صرف گھر کے بزرگوں سے ہی مخاطب تھے۔ مینو انھیں سمجھا کر لائی تھی تبھی وہ شرافت کا مظاہرہ کر رہے تھے۔

"السلام وعلیکم______"

وہ پر جوشی سے بھاگ کر دادی جان کے پاس ڈھے گئی۔

"ماشاءاللہ میرا بچہ آ گیا اور یہ کیا!!!!______تم سفید لباس کیوں پہن آیا اے؟ نیا نویلا دلہن اے تم بڈھی روح بنا اوا اے۔"

دادی جان نے اس کا جائزہ لیتے لتاڑا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ماریہ اور داؤد آفریدی لب بھینچ کر ہنسی کنٹرول کرنے لگے۔

اب آیا نا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔

گل اور شیریں پھپھو کو سب کی کھلکھلاہٹوں کے درمیان اپنا آپ اجنبی محسوس ہو رہا تھا۔

"اوہو دادی جانہ! اب اتنا بھاری سوٹ پہنا تھا رات کو اور اب دوبارہ پھر پہنائیں گے ولیمے کی دعوت کے لیے فلحال مجھے آرام کرنے دیں۔"

وہ منہ پھلائے ہوئے ان کی گود میں سر رکھے لیٹ گئی۔

"اچا بابا ٹیک اے جو مرضی کرو تم۔"

وہ اس کی بات پر ہار مانتے ہوئے لاڈ سے اس کے بال سہلانے لگیں۔

سب نے حیرت سے ان کو ہتھیار ڈالتے دیکھا۔

"ہاؤ کیوٹ ____ کاش میری گرینڈ مدر بھی ایسے ہی پیار کرتیں۔"

کیٹ نے افسردگی سے کہا۔

"اس کے لیے ضروری ہے کہ تم ان سے پیار کرو اور احساس دلاؤ تبھی ان کے اندر محبت و شفقت کے جذبات پیدا ہوں گے۔"

مینو نے انگریزی لب و لہجے میں اسے سمجھایا۔

دادی جان بغور اس کو بولتے دیکھ رہیں تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مینو نے ان کو اپنی زبان میں بات کا مطلب بتایا جس پر وہ خوشی سے نہال ہوتے اس کا ماتھا چوم گئیں جو سیڑھیوں سے اترتے اصفہان کی نگاہوں سے مخفی نہ رہ سکا اب تو روز یہ سین دیکھنے کو ملتا تھا وہ اپنی مسکراہٹ دبائے سب سے ملا اور داؤد آفریدی کے ساتھ جا بیٹھا۔

"یہ مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ میں جہاں بھی جا رہا ہوں سب لوگ مجھے حیرانی سے کیوں دیکھ رہے ہیں؟"

زک جو کافی دیر سے پریشان تھا آخر اپنی مشکل بیان کر ہی دی۔

سراج آفریدی اور داؤد آفریدی مردان خانے میں چلے گئے تو وہ اور کھل کر گفتگو کرنے لگے۔

"ہمممم____ہاہاہا یہ تم دادی جانہ سے پوچھو۔"

مینو نے زور سے قہقہہ لگاتے تالی بجا اٹھی۔

اصفہان کے ساتھ باقی سب بھی مسکرا دیے۔

"کیسے پوچھوں؟ کیا وہ جانتی ہیں؟"

اس نے اچھنبے سے پوچھا۔

"یس____بولو دادی جانہ میں کس کی طرح لگتا ہوں؟"

اس نے جملہ بتایا۔

"اوکے____داد جان ہ می کس لگتاااے؟"

اس نے بمشکل بات مکمل کی جس پر دادی جان اسے ہونقوں کی طرح دیکھنے لگیں۔

"ارے کون سادادااے یاں تمارااور تم کیافارسی بولتااے؟"

دادی جان نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"دادی جانہ! یہ آپ سے پوچھ رہاہے کہ آپ کو یہ کس کے جیسالگتاہے؟"

مینو نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"اوووااچااچایہ تو دریاخان کے جیسالگتااے ام تم کوابی ملواتااے۔"

دادی جان نے بولتے ہوئے دریاخان کو پکاراتووہ دوڑادوڑا آیا۔

"یہ دیکو تم اس کے جیسااے نا؟"

دادی جان چہرے پر دوپٹے کا پلو رکھے ہنس دیں اوران کی اس ادا پر سب ہی قہقہ لگااٹھے۔

مینو کے ترجمہ کرنے سے پہلے ہی زک اٹھ کر دریاخان کے گرد گھوم کر دیکھنے لگا۔

"یہ تو میرے جیساہی ہے بس اس کا قد تھوڑالمباہے اور بال بھورے ہیں کہیں یہ پٹھان تو نہیں؟ میں نے ایساسنا تھا پشتون ہمارے جیسے دیکھتے ہیں۔"

اس نے حیرت کا اظہار کیا۔

"ہاں بالکل! بس یہ پشتو بولتے ہیں اور آپ انگریزی۔"

زوی ہنستے ہوئے بولا۔

"چلو بچے ام سب نے ناشتہ کرلیااے اب تم دونوں کالگادیتااے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سکینہ بی بی نے اصفہان اور منہل کو اٹھنے کا اشارہ کیا۔

"تائی جانہ !رہنے دیں آپ میں کر لوں گی۔"

وہ جلدی سے اٹھ کر انھیں روک گئی۔

"ہر گز نئیں تم نیا دلہن اے ام خود ناشتہ کروائے گا۔"

وہ اسے خفگی سے دیکھتے ساتھ لے گئیں۔

اصفہان بھی ان کی تقلید میں چل پڑا۔

اصفہان دستر خوان پر جا بیٹھا جو کچن کے ساتھ والے کمرے میں لگایا جاتا تھا۔

مینو بھی ملازمہ کو لیے برتن لا کر رکھنے لگی اسے اچھا نہیں لگا تھا ان کا اکیلے کام کرنا۔

سکینہ بی بی نے خاصا اہتمام کیا تھا حلوہ پوری، شاہی ٹکڑے، نمکین گوشت، بھنا ہوا قیمہ، بلدار پراٹھے، کابلی چنے اور ڈھیر سارے دیگر لوازمات۔

"مورے !کیا ضرورت تھا آپ کو اتنی محنت کرنے کی ایسے لگ رہا ہے جیسے پوری بارات کو کھلانا ہو۔"

اصفہان نے ناراضگی کا اظہار کیا۔

"چپ کر کے کاؤ تم یہ خاص موقع اے سمجا، ام جارا اے تم لوگ آرام سے ناشتہ کرو کسی چیز کا ضرورت او تو باہر نگینے کڑی اے اس کو بلا لینا۔"

وہ اصفہان کو ڈپٹتی ہوئیں چلیں گئیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مینو نے مسکراہٹ دبائے کھانے کی طرف توجہ دی۔ اس کی تو خوشبو سے ہی بھوک چمک اٹھی۔

وہ جلدی سے پلیٹ اٹھا کر اس میں چکن شامی کباب پلیٹ میں ڈال لیے اور تھوڑا سا بھنا ہوا قیمہ ڈال لیا پھر اِدھر اُدھر دیکھا کوئی اور چیز سمجھ نہ آئی تو اسی کو کھانے کا سوچا۔ جب اس نے پراٹھا اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو اصفہان پر نظر پڑی جو دلچسپی سے یک ٹک اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ حیران تھا جو ایک دن کی دلہن بالکل نہیں لگ رہی تھی۔ اسے ہمیشہ کی طرح کھانے کی پرواہ تھی۔ نہ جانے ایسا کیا کرتی تھی جو کھایا پیا لگتا بھی نہیں تھا۔ ایسے تو دو دن میں ہی غبارہ بن جائے گی کیونکہ مورے نے تو یوں ہی لاڈ دکھانا تھا۔

"کیا ہے بھئی ڈال لو اپنی پلیٹ میں مجھے نظر لگاؤ گے اب؟"

اس نے اصفہان سے طنزیہ انداز میں پوچھا۔

"ضرور کھاؤں گا میں بھی کھانے کے لیے ہی بیٹھا ہوں۔"

اس نے مینو کی بنائی گئی پلیٹ اٹھا کر اس میں سے قیمہ اور شامی کباب کم کیے پھر پراٹھا اٹھا کر اس کی جگہ پشاوری نان رکھ دیا۔

اس کی کارروائی دیکھتی مینو کی آنکھیں ابل پڑیں۔

"یہ کیا ہے میری پلیٹ سے کیوں نکالا سب؟"

اس نے رونی صورت بنائی۔

"تمہیں یک دم اتنی زیادہ آئلی چیزیں کھا کر فوڈ پوائزنگ ہو سکتی ہے اس لیے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفہان نے اسے بچوں کی طرح پچکارا۔

"لیکن مجھے یہ سب کھانا ہے۔"

وہ چیخ کر بولی۔

"میں مورے کو منع کرتا ہوں آئندہ یہ سب بنانے سے۔"

اصفہان نے تہیہ کیا۔

"کیاااا پلیز نہیں مجھے یہ سب اچھا لگ رہا ہے نا۔"

وہ ایک دم لائن پر آتی اس کے بازو کو پکڑ کر التجائیہ انداز میں بولی۔

اچھی خوراک ہمیشہ سے اس کی کمزوری رہی تھی کھانے میں بھی بنانے میں بھی اور تائی جانہ کے ہاتھ میں توذائقہ بھی بہت تھا۔وہ مشکل سے مشکل ڈشز بھی نہایت لذیذ بناتیں تھیں۔

"اوکے کھالو لیکن تھوڑا تھوڑا۔"

وہ ہار مانتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولا اسے اس کی آنکھوں میں تاریکی اچھی نہ لگی۔

"تھینک یو سو مچ!"

وہ دھیرے سے اس کے بازو سے لگتی بولی اور جلدی سے کھانا کھانے لگی۔

اصفہان نے مسکراتے ہوئے خود بھی کھانا شروع کر دیا۔

توثابت ہوا کھانا اس لڑکی کا عشق تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ولیمے کی تقریب جاری تھی گاؤں کے امیر و غریب سب لوگ کھانا کھا کر دعائیں دیتے رخصت ہو رہے تھے۔

مینو نے سفید رنگ کا مغربی طرز کا فراک زیب تن کیا تھا جو ماریہ بیگم نے پسند کیا تھا۔ وہ چاہتیں تھیں ایک ایونٹ پر ان کے گھر لباس پہنا جائے۔

وہ اصفہان کے لیے اس کی ڈریسنگ کے حساب سے سیاہ شلوار قمیض اور خاکی رنگ کی چادر لائیں تھیں۔

وہ دونوں ہی نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہے تھے تبھی ان کی مائیں اور دادی دونوں پر کچھ نہ کچھ پڑھ کر پھونک رہیں تھیں۔

اصفہان سب سے ملتا پھر رہا تھا اس کو سراج آفریدی نے زبردستی سٹیج پر بھیجا وہ پٹر پٹر بولتی مینو کو دیکھتے صوفے پر بیٹھ گیا۔

مینو نے سیلفی لیتے ہوئے موبائل فون اصفی کی طرف بھی کر دیا جس پر وہ گڑبڑا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگا جہاں سب خاندان کے لوگ چہ مگوئیاں کر رہے تھے۔

"منہل ہم بعد میں لیں گے۔"

وہ دھڑا دھڑ سیلفیز کلک کرتی مینو کو دھیرے سے بولا۔

اسے ہمیشہ سے منہل کا نام پسند رہا تھا تب وہ مینو کہنے پر مجبور تھا لیکن اب وہ اس کی تھی تو وہ جو چاہے کہہ سکتا تھا۔

"اب بھی اچھی آ رہی ہیں بہت۔"

وہ بضد تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لوگ باتیں کر رہے ہیں۔"

اس نے سمجھانا چاہا۔

دور کھڑی گل جھلملاتی آنکھوں سے انھیں تک رہی تھی۔ اسے شاہ رخ سے شادی کے لیے ہاں بول دینی چاہیے وہ طے کر چکی تھی۔

"چلیں آپ لوگوں کا کپل فوٹو شوٹ ہو جائے۔"

زک اور کیٹ کے ساتھ باقی سب بھی آ گئے۔

"یاہوووو مزا آئے گا۔"

مینو جھٹ سے اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اصفہان پیشانی مسل کر رہ گیا۔

"ارے اٹھیں نا لوگوں کا کام ہی باتیں بنانا ہوتا ہے اگر وہ دوسروں پر انگلی نہیں اٹھائیں گے تو زندہ کیسے رہیں گے؟"

وہ منہ بناتی ہوئی اس کا ہاتھ کھینچ کر کھڑا کر گئی۔

"اوووا صفی بچے بنوالو نا یہ یاد رہے گا تم کو اپنے بچوں کو دکھانا۔"

وہ دادی جانہ کے شوشے پر سر کھجاتا اٹھ کھڑا ہوا۔

اس نے مینو کو دیکھا جو ان کا کیمرہ سیٹ کروانے میں مگن تھی۔

پھر کیا تھا وہ تھی اور اس کے پوز۔

اصفی تو محض کھڑا رہ گیا وہ خود ہی مختلف انداز میں اس کے ارد گرد گھوم کر تصویریں لیتی رہی جبکہ گاؤں کے لوگ منہ میں انگلیاں داب کر رہ گئے۔

جب سب خاندان والے کھانا کھانے میں مگن تھے وہ چاند کا دیدار کرنے نسبتاً تاریک گوشے میں آ گئے جہاں چاند کی روشنی پر پھیلائے ہوئے تھی۔

وہ ابھی پوری طرح اس میں گم بھی نہ ہو سکی تھی کہ اپنی پشت پر آواز سنائی دی۔

"ڈھیر ڈھیر مبارک باد شادی کا۔"

مینو آواز پر یک دم مڑی جہاں بہرام اداسی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"شکریہ!"

مینو نے بمشکل مسکراتے اس کی مبارک باد قبول کی۔

"اچھی لگ رہی ہو۔میں نے سوچا نہیں تھا ایسے کھڑے ہو کر میں تمہیں تمہاری شادی کی مبارکباد پیش کروں گا۔"

وہ خود پر استہزائیہ ہنس دیا۔اس کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی کرچیاں تھیں۔وہ پہلی بار کسی کے بارے میں تھوڑا سنجیدہ ہوا تھا۔

وہاں کوئی وجود ایسا بھی تھا جو انھیں دیکھتے وہاں سے چپکے سے پلٹ گیا تھا۔

مینو ہق دق کھڑی اس کی آنکھوں میں نمی چمکتی دیکھ رہی تھی اس نے تو کبھی نہیں سوچا تھا وہ کبھی جانے انجانے میں کسی کا دل دکھا جائے گی نہ اسے کبھی لگا تھا کہ وہ اس معاملے میں سنجیدہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ ابھی کچھ بولتی اس سے پہلے ہی کسی نے اس کا ہاتھ پکڑتے اپنی طرف کھینچ لیا تھا وہ بے دھیانی میں مقابل کے سینے سے جا لگی اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو اصفہان اسے غصیلی نظروں سے گھور رہا تھا۔

"کیا کر رہے ہو تم یہاں؟"

اصفی نے بہرام سے خونخوار تاثرات لیے دریافت کیا۔

"لو بس جناب کی ہی کمی محسوس ہو رہی تھی اور آ ٹپکے۔"

بہرام نے بروقت خود پر قابو پاتے اصفہان پر طنز کیا۔ اسے اصفی کو زچ کرنے میں بہت مزا آتا تھا۔

وہ مینو کو مزاحمت کرتے دیکھ کر نگاہیں پھیر گیا۔

"جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔"

وہ جو خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی اس کی حرکت پر دانت پیس کر رہ گئی وہ کسی کی شرم لحاظ نہیں کر رہا تھا۔ اس دیو کے سامنے وہ کتنی تگ ودو کر سکتی تھی آخر ہتھیار ڈال گئی۔

"اپنے پیارے کزنز کے ولیمے کی دعوت اڑانے آیا ہوں یارا۔"

اس نے آنکھ دباتے اصفی کو جلایا۔

"تو پھر جا کر دعوت کھاؤ اور میری بیوی سے دور رہو۔"

اصفی نے مینو کے گرد بازو کی گرفت مزید مضبوط کی جس پر وہ اس وقت کو کوس کر رہ گئی جب وہ یہاں تاریک گوشے میں چاند دیکھنے آئی تھی اور اس بے شرم کریکن کے ہتھے چڑھ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب کوئی یہاں آ بھی نہیں رہا تھا۔

"جناب اصفہان آفریدی صاحب! وہ پہلے میری کزن ہیں پھر تمہاری بیوی تو ان سے میں بات کر سکتا ہوں۔"

اس نے دونوں بازو لپیٹتے پر سکون انداز میں کہا۔

"کزن کی تو ایسی کی تیسی تم_____"

وہ دانت پیستے ہوئے اس کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا تبھی مینو صدمے سے چلائی۔

"واااااٹ_____تم نے مجھے کہا یہ؟ ہاؤ ڈیر یو؟؟؟؟"

بہرام ان کو آپس میں لڑوا کر شیطانی مسکراہٹ لیے وہاں سے کھسک لیا۔

"تمہیں کب کہا؟"

اصفہان نے حیرانی سے جھک کر اسے دیکھا۔ اس کے بازو اب بھی اسی کے گرد لپٹے تھے۔

اس کا قد اصفہان کی ٹھوڑی تک تھا۔

"اس نے مجھے کزن کہا اور تم نے کہا کزن کی ایسی کی تیسی۔"

اس کی بات پر اصفی یک دم اپنے لبوں کا کونا دانتوں تلے دبا گیا۔ اس کی بیوی اتنی بھی سر پھری نہیں تھی۔

"تم کریکن کہیں کے۔"

وہ اس کے سینے پر مکے برسا رہی تھی جس کا اصفی پر تو کوئی اثر نہ ہوا لیکن کیمرے کے فلیش لائٹ نے یہ منظر قید کر لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ پلٹے تو زک ہاتھ میں کیمرہ لیے مسکرا رہا تھا جبکہ سعدی، زوی، ودی، لینا، کیٹ، زرش، زمل اور ماہ کھڑے ہکا بکا انھیں دیکھ رہے تھے۔

"ہاؤ رومینٹک!"

لینا اپنے گالوں پر ہاتھ رکھے پر شوق نگاہوں سے انھیں دیکھنے لگی۔

اصفہان نے اسے جلدی سے خود سے دور کیا۔

"یہ کس قسم کا رومینس تھا؟"

زوی اور ودی کی بات پر اصفی اور اس کی بہنیں خفت سے سرخ پڑ گئیں جبکہ مینو انھیں گھور کر رہ گئی۔

"اسے تشدد تو کہا جا سکتا ہے رومینس ہرگز نہیں۔"

مینو کی عزت افزائی ہو اور سعدی کی زبان میں کھجلی نہ ہو ایسا ناممکن تھا۔

"مجھے لگتا ہے یہ میرا اور میری بیوی کا معاملہ ہے تو سب لوگ اگر اپنی چونچ بند رکھیں تو بہتر ہو گا۔"

اصفہان ان سب پر طنز کرتا وہاں سے چلا گیا مینو حیرت سے اس کی پشت تکتی رہ گئی۔

"آہم۔۔۔۔۔۔"

ان سب کے کھنکارنے پر وہ ہوش میں آتے سرخ پڑ گئی پھر ایک دم سنبھلتے انھیں آنکھیں دکھاتی وہاں سے چلی گئی۔

آج وہ سب لوگ مینو اور اصفہان کو بھی ساتھ لے کر جا رہے تھے۔ مینو بہت زیادہ خوش تھی ابھی وہ اس چیز سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

بے نیاز تھی کہ اسے واپس بھی اکیلے آنا ہے۔اس نے سوچا تھا وہ وہاں جا کر مم اور ڈیڈ اسے اپنی بات منوا لے گی۔

اصفہان بیڈ پر لیٹا اسے گنگناتے ہوئے پیکنگ کرتا دیکھ رہا تھا۔اس کا دوپٹہ ایک طرف جھول رہا تھا۔

جب اصفی سے مزید برداشت نہ ہوا تو وہ اٹھ کر اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔اس نے دوپٹے کا پلو اٹھا کر اس کے سر پر رکھ دیا۔مینو ایک دم پلٹی اور اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔

"تم کمرے میں گھوم سکتی ہو اس طرح لیکن باہر ایسے لیا کرو۔"

اس کی بات پر مینو نے آنکھیں سکیڑیں۔

"پھر تم کہنا تم برقعہ پہنو کوئی تمہاری شکل بھی نہ دیکھے۔"

اس نے بازو لپیٹتے ہوئے کہا۔

"ہمممم انٹرسٹنگ_____آئیڈیا برا نہیں ہے۔"

اصفی کہتے ہوئے اپنا لب دانتوں تلے دبا گیا۔

"واااٹ؟ یو آر کڈنگ رائٹ؟؟؟؟"

اس نے بے یقینی سے دیکھا۔

"نو ایم ناٹ۔"

اصفی اس کا سکون غارت کر گیا۔

"آں_____اب تو مجھے تمہارے ساتھ بالکل نہیں رہنا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اچانک سے پینترا بدلتی دھاڑیں مارتے ہوئے بولی۔

اصفی تو بھونچکا رہ گیا۔

"اب کوئی نیا مسئلہ نہ کھڑا کر دے،

ڈرامہ کوئین۔"

وہ محض سوچ کر رہ گیا۔

"مینو یارررررر آجائیں اب ساری حویلی اپنے بیگ میں بھر کر لے جائیں گی کیا؟"

زوی اور ودی نے دروازہ ناک کرتے ہوئے جھنجھلا کر کہا۔

"آپ کو تو میں بعد میں دیکھ لوں گی۔"

وہ تن فن کرتی ہوئی دروازے کھولنے چلی گئی۔

"شوق سے دیکھنا ہم کونسا کہیں بھاگے جارہے ہیں."

اصفی نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

اس نے دانت پیستے ہوئے اصفی کو مڑ کر دیکھا اور جھٹ سے دروازہ کھول دیا۔

اس کے دروازہ کھولتے ہی زوی اور ودی دھڑام سے اندر آگرے۔

"اوہ میرے خدایا! یہ کیا بیہودگی ہے؟"

وہ تقریباً چیخ پڑی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفہان بھی اس افتاد پر گڑبڑا گیا تھا۔

"یہ بیہودگی نہیں سٹائل ہے۔"

ودی نے بالوں میں ہاتھ گھماتے ہوئے کہا۔

"یس ڈیئر! ایسے کھڑے ہونے کا ٹرینڈ ہے، آپ نے موڈلز کو نہیں دیکھا کبھی لالے؟"

زوی نے ایک ادا سے دروازے سے چپک کر دکھایا۔

"استغفر اللہ"

اصفہان نے زیر لب توبہ کرتے سٹپٹا کر نظریں پھیریں۔

مینو نے اسے کمر میں ایک دھموکا جڑا۔

"دکھاتی ہوں میں تمہیں بھی اور لالے کو بھی رکو تم۔"

وہ اپنا جوتا نکالتے ہوئے بولی۔

دونوں نمونے خطرے کا سائرن بجتے ہی وہاں سے بھاگ نکلے اور وہ ان کے پیچھے پیچھے تھی۔

اصفی ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا۔

وہ سب دوستوں کو لے کر اصفہان کے ساتھ گاؤں گھومنے جا رہے تھے۔

شیریں اور گل گھر واپس جا چکیں تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

انھیں اصفی چھوڑنے گیا ہوا تھا۔

تبھی مینو نے اس کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھایا اور سراج آفریدی کو کہہ دیا کہ جانے سے پہلے اس کے دوستوں کو گاؤں کی خوبصورتی دکھائی جائے۔

اصفہان کو کہتی تو اس نے سو نخرے دکھانے تھے، یہ اس کی ذاتی رائے تھی۔

وہ چاہتی تھی پہلے کی طرح وہ اکیلے ہی جائیں گے لیکن وہ یہ بات بھول چکی تھی کہ اب اس حویلی اور سب سے بڑھ کر اصفہان کی زندگی میں اس کی حیثیت بدل چکی تھی۔

سراج آفریدی نے اصفہان کے آنے پر اسے لے جانے کا حکم دیا۔

مینو نے ضد کر کے ایک گاڑی خود ڈرائیو کی جس میں اس کے ساتھ اصفہان نے صرف لڑکیوں کو بٹھایا تھا۔ فرنٹ سیٹ پر کیٹ بیٹھی تھی اور بیک سیٹ پر زمل، زرش، ماہ اور لینا تھیں۔

وہ چاہتی تھی زوی، ودی اور زک کو بھی اپنے ساتھ بٹھائے سعدی کی خیر تھی اس کی بلا سے وہ جہاں مرضی رلے اس کی جوتی بھی پرواہ نہیں کرتی۔

"میوزک تو چلاؤ یاررررر۔"

لینا کے کہنے پر مینو نے میوزک آن کیا۔

Aa..Aaaaa.Aa..Aaaaa

Sta pa deedan pasey

Janana Beqarara yema

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

Sta mohabat ke yaara

Sawe be angara yema

Da Rab dapara rasha mrama bela tana gula

Ta pase jaaram Okhke zeme da armana gula

Hooo hoo hooo

Qarara rashaaa

Qarara rashaa

Qarara rashaaa

Qarara rashaa

"ارے واہ، تم لوگوں کے لالے بنتے ایسے ہیں جیسے دنیا کا کچھ اتا پتا ہی نہ ہو۔ شریف نیک بیبے بچے اور گانے دیکھو۔"

مینو نے زمل اور زرش کو سنایا تو وہ مسکراہٹ دبا کر رہ گئیں۔

اس نے جان بوجھ کر پیچھے آتی گاڑی میں سوار اصفہان کو سنانے کے لیے والیم بڑھا دیا۔

اصفہان محض تاسف سے سر ہلا کر رہ گیا۔

"یاہوووو، وائب ہے برو۔"

لینا نے پرجوشی سے کہا۔

انھوں نے سارے گاؤں کا اور کھیتوں کا چکر لگایا۔

وہ بھرپور شام گزار کر کراچی روانہ ہوئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زوی اور ودی نے پارکر کو وڈیو کال پر لے لیا تھا تاکہ وہ اداس نہ ہو۔

زک، لینا اور کیٹ کو اگلے دن مانچسٹر واپس لوٹنا تھا کیونکہ ان کی جاب کا مسئلہ تھا وہ زیادہ وقت نہیں رک سکتے تھے۔

وہ لوگ صبح صبح کراچی پہنچتے ہی آرام کرنے لگے تھے جبکہ اصفی اپنے دوستوں سے ملنے یونیورسٹی چلا گیا۔

اصفہان کے تھیسز چل رہے تھے شادی کی وجہ سے اس کا بہت سا کام پینڈنگ تھا۔

وہ جیسے ہی یونیورسٹی پہنچا ایک افسوسناک خبر اس کی منتظر تھی۔ ژالے نے خودکشی کرنے کی کوشش کی تھی اس کی شادی کے دن اور ڈاکٹرز نے کافی تگ و دو کے بعد اسے بچا لیا تھا۔

اس کے دوستوں نے جان بوجھ کر اسے نہیں بتایا تھا تاکہ اس کی خوشیوں میں خلل نہ ڈالیں۔

یہ خبر سنتے اصفہان کا دماغ بھک سے اڑا تھا اسے امید نہیں تھی وہ پاگل اور جنونی لڑکی تو تھی لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا اس حد تک چلی جائے گی۔

وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ہسپتال گیا تھا اسے ملنے۔

وہ زرد چہرے کے ساتھ بیڈ پر آنکھیں میچے لیٹی تھی، اسے ڈرپ لگی ہوئی تھی۔

اصفہان نے اسے متوجہ کرنے کے لیے ہلکا سا گلا کھنکارا۔ اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں اور اصفہان پر نظر پڑتے ہی اٹھنے کی کوشش کی۔

اصفہان نے اسے اٹھنے سے روکا تو وہ لیٹے لیٹے چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

اصفی جو اس پر غصہ اتارنے آیا تھا اس کی حالت دیکھتے ایسا نہ کر سکا لیکن اب وہ اس کی نگاہوں سے زچ ہونے لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیوں کیا تم نے ایسا تم ___؟"

اصفی نے بمشکل خود کو اس کی حالت کے پیش نظر کچھ سخت کہنے سے باز رکھا ورنہ اس کا دل چاہ رہا تھا اس پاگل لڑکی کی عقل ٹھکانے لگا دے جس کی وجہ سے اس کی ریپوٹیشن خراب ہو رہی تھی۔

"تمھیں پتا تو چل ہی گیا ہو گا۔"

وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی تھی۔

"بکواس بند کرو اپنی، میں نے تمھیں پہلے بھی ہزار بار کہا ہے کہ ایک لڑکی کو خود کی ذات پر غرور ہونا چاہیے لیکن تمھاری عقل میں یہ بات نہیں آئی تم ایک غیر کے لیے ایسے مرنے پر اتر آئی اپنے ماں باپ کا بھی لحاظ نہیں کیا جو تمھارے لیے دربدر پھر رہے ہیں۔ شرم آنی چاہیے تمھیں۔"

وہ پھٹ پڑا تھا۔

ژالے سانسیں روکے اسے سن رہی تھی۔

اصفی نے بمشکل اپنا غصہ قابو کیا تھا اس کا دل تو چاہ رہا تھا گلا دبا دے اس کا۔

"تمھیں وہ کل کی آئی لڑکی اتنی عزیز ہو گئی کہ اب مجھ پر ایسے ______"

وہ رونے لگی تھی۔

"ہاں ہو گئی ہے مجھے عزیز جانتی ہو کیوں؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیونکہ وہ اپنا دل اور اپنی عزت ایسے ہتھیلی پر اٹھائے نہیں پھرتی۔اس کے لیے پرائے لوگوں کی اہمیت نہیں وہ تو مجھے بھی کسی کھاتے میں نہیں لاتی تھی حالانکہ ہمارا نکاح 6 ماہ پہلے ہوا تھا۔اس کی دنیا اپنے والدین اور بھائیوں کے گرد گھومتی ہے۔

اسے اپنی ذات پر غرور ہے جو اس پر سجتا بھی ہے۔

وہ ایک مغربی معاشرے میں پلی بڑھی ہے جہاں نسوانیت سر عام بکتی ہے لیکن وہ پورے وقار کے ساتھ چلتی ہے۔

اس کا دل ایک صاف سلیٹ کی مانند ہے جس پر اس کے شوہر کا نام لکھا جائے گا جو کہ صرف اصفہان آفریدی ہو گا۔"

بولتے بولتے اس کی سانس پھول گئی تھی۔

اصفہان خود بھی نہیں جانتا تھا وہ کتنے یقین سے اس لڑکی کے بارے میں بول گیا تھا جس کو وہ لاابالی سی سمجھتا تھا؟

کیا وہ اس کا اتنا گہرا مشاہدہ کرتا ہے؟

ژالے یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔

وہ سچ میں وہ اصفہان نہیں رہا تھا وہ بدل گیا تھا اس کا دل چاہا تھا کہیں کونے کھدرے میں چہرہ چھپا کر روئے۔وہ ڈسچارج ہونے کا سوچنے لگی۔

اسے یاد آیا اس کا موبائل فون تو اس کے پاس تھا ہی نہیں۔

"اصفہان پلیز اپنا سیل فون دو مجھے ڈیڈ کو کال کرنی ہے۔"

وہ آنکھیں رگڑتی ہوئی بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفہان اسے فون تھماتے باہر دوستوں کے پاس چلا گیا تا کہ وہ آرام سے بات کر سکے۔

ژالے نے ابھی فون ملانے کا سوچا ہی تھا وہ رنگ کرنے لگا۔

"منہل کالنگ" پڑھتے ہی اس کے اندر حسد کی شدید لہر اٹھی۔

اس نے فون اوکے کر لیا۔

"السلام و علیکم کہاں ہیں آپ؟"

دوسری جانب سے فوری سوال آیا۔

"میں ژالے بول رہی ہوں اور اصفہان یہاں میرے پاس ہسپتال میں ہیں۔"

ژالے نے ترپ کا پتا پھینکا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَيُكُم احباب۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں --

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ----

مینو جمائیاں لیتی بیڈ سے اٹھی۔ لینا اور کیٹ اس کے کمرے میں سو رہیں تھیں آج شام 4 بجے ان کی فلائٹ تھی۔

زک گیسٹ روم میں تھا۔

وہ کچن میں چلی آئی۔

ماریہ بیگم کچن میں لنچ کا انتظام کر رہیں تھیں۔ اسے دیکھتے ہی مسکرائیں۔

انھیں بے ساختہ اپنی بیٹی پر پیار آیا تھا وہ سیاہ جوڑا پہنے ہوئے تھی جس پر سرخ پشاور کڑھائی کی گئی تھی۔

وہ اب ملگجا سا ہو گیا تھا لیکن اس نے اتارا نہیں تھا ورنہ انھیں ڈر تھا کہیں ضد کر کے پھر سے جینز ٹی شرٹ نہ پہن لے۔

"تم نے اصفی کو فون کیا؟"

ان کے پوچھنے پر اس نے اچھنبے سے دیکھا۔

"کیوں بھئی مجھے کیا لینا دینا اس سے۔"

اس نے بے نیازی سے کہا۔

"کیا مطلب شوہر ہے تمھارا اب سارا لینا دینا اسی کا ہے؟"

انھوں نے اسے تیکھے لہجے میں باور کرایا۔

"اونہوں بس کر دیں مم نو مور لیکچر۔"

اس نے ناک چڑھا کر کہا۔

"تم اسے فون کرو اور کہو لنچ پر آجائے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

انھوں نے حکم صادر کیا۔

"توبہ آپ میرا پیچھا نہیں چھوڑیں گی۔"

اس نے منہ بناتے ہوئے کمرے کا رخ کیا۔

کمرے میں آکر اس نے نمبر ڈائل کیا اور تھوڑا تمیز کا مظاہرہ کیا لیکن سامنے والے کی آواز سنتے ہی اس کا دماغ بھک سے اڑا۔

"کیوں وہ کیا سرجن ہیں جو تمھارا آپریشن کر رہے ہیں؟"

اس نے دانت پیسے۔

"تم مجھے ہسپتال کا نام بتاؤ۔"

وہ جلدی سے فون رکھتی کیٹ اور لینا کو اٹھانے لگی۔

ان دونوں نے ہونقوں کی طرح آنکھیں ملتے اسے دیکھا لیکن اسے اندھا دھند بھاگتے دیکھ کر جلدی سے پاؤں میں جوتے پہنتیں اس کی تقلید میں بھاگیں جو اب زوی اور ودی کو اٹھا رہی تھی۔

وہ لوگ زک کو اٹھاتے گاڑی میں سوار ہوئے صد شکر داؤد صاحب کے گھر ہونے کی وجہ سے گاڑی مل گئی تھی۔

پھر مینو کو یاد آیا ہسپتال کا ایڈریس تو پتا ہی نہیں۔

وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ لینا نے سعدی کو دیکھتے ہی خوشی سے چیخ ماری۔

مصیبت میں تو گدھے کو بھی باپ بنایا جاسکتا ہے یہ تو پھر سعدی شیراز تھا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مینو نے ناچار اسے گاڑی میں سوار کر لیا۔

راستے میں مینو نے انھیں تفصیل بتائی تو وہ بھی آگ بگولہ ہو گئے۔

ہسپتال پہنچتے ہی وہ کاؤنٹر پر بیٹھی لڑکی سے ژالے نامی مریض کا پوچھنے لگی جس پر اسے پتا چلا محترمہ نے شادی والے دن ہاتھ کی رگ کاٹی تھی جس پر اس کا زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا۔

وہ بازو چڑھاتی کمرے کی جانب بڑھی۔

"دیکھیں آپ سب تو نہ جائیں ایسا لگ رہا ہے جیسے پورا گینگ آیا ہوا ہے غنڈی گردی کرنے۔"

نرس ان سب کو بازو چڑھاتے دیکھ کر گھبراہٹ میں بولی۔

"ہم سب ان کے رشتہ دار ہیں، ہے نا گائز؟"

اس کے جواب میں ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ سب آگے بڑھ گئے اور بیچاری نرس دیکھتی رہ گئی کچھ گوروں کے رعب میں بھی آ گئی تھی۔

کمرے کے باہر ہی اصفہان کے دوست مل گئے۔

"السلام وعلیکم! بھابھی_____"

وہ سب اسے دیکھتے ہی کورس میں بولے اور بوکھلاہٹ میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"وعلیکم السلام! دوست کہاں ہیں آپ کے؟"

اس نے طنزیہ انداز میں ابرو اچکائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"وہ_____"

انھوں نے سر کھجایا۔

"میں بتاتی ہوں وہ مریضہ کی تیمارداری کر رہے ہیں، رائٹ۔

چلو ہم بھی کرتے ہیں۔"

وہ سب کو لیتی اندر داخل ہوئی۔

اصفہان جو نرس سے بات چیت کر رہا تھا یکدم چونک گیا۔

"تم یہاں اور یہ سب______"

اس نے ناسمجھی سے دیکھا۔

"ہم لوگ آپ کی پیشنٹ سے ملنے آئے ہیں لالے۔"

زوی اور ودی نے بتیسی نکالی۔

"سالے____"

اصفی کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"کیاااا؟"

مینو کی پھنسی ہوئی آواز نکلی۔

"ارے میرے سالے ہی تو ہیں نا یہ، میں پوچھ رہا تھا کیسے آنا ہوا؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفہان زبردستی مسکرا کر بولا۔

"وہ بتا تو رہے ہیں آپ کی مریضہ سے ملنے آئے ہیں۔"

سعدی نے بالوں میں ہاتھ گھماتے ہوئے کہا۔

"تم____،"

اصفی کا بس نہیں چل رہا تھا اسے ایک لگائے جو جلتی پر تیل کا کام کر رہا تھا۔

"یہ تو وہی ہے نا جو اس دن تمہاری سگی بن رہی تھی۔"

اس نے ژالے کو چندھی آنکھیں کر کے دیکھا جس پر وہ گڑبڑا گئی۔

"میں نے سنا ہے اس نے خودکشی کی کوشش کی ہے۔"

اس نے دوبارہ پوچھا۔

"جی وہی ہے۔"

شیری کی زبان میں کھجلی ہوئی تھی۔

اصفی بس اسے گھور کر رہ گیا۔

"اوہ بچ بھی گئی۔ اسے نہیں پتا تھا کہ کیسے کرتے ہیں خودکشی؟"

مینو نے طنز کیا۔

"منہل....."

اصفہان نے اسے ٹوکا۔

"کسی ایسے طریقے سے کرتی نا جس سے بچنے کے چانسز نہ ہوتے۔"

اس نے رائے دی۔

"زہر کا انجکشن لگا لیتیں۔"

زوی اور ودی نے مشورہ دیا۔

ژالے کا یکلخت رنگ اڑ گیا۔

اصفہان نے دہل کر انھیں دیکھا جبکہ اس کے دوستوں سے ہنسی دبانا مشکل ہو رہی تھی۔

زک، لینا اور کیٹ کو آج شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ انھیں اردو سیکھ لینی چاہیے تھی۔

مینو نے زوی اور ودی کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔

ان کے باہر جاتے ہی وہ پلٹی۔

"بلکہ ابھی بھی ہو سکتا ہے میں اس ڈرپ والی بوتل میں کسی بھی دوائی کا بھر کر انجکشن لگا دیتی ہوں اوور ڈوز ہونے کی وجہ سے اس سے قطرہ قطرہ موت ہو جائے گی تمھاری۔"

اس نے پاس کھڑی نرس کی ٹرے سے انجکشن اٹھایا تو ژالے کے پسینے چھوٹ گئے۔

اصفہان نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

وہ سب کو نظر انداز کرتی ایک دوائی کا انجکشن بنانے لگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ژالے نے سب کو ساکت دیکھا تو خود ہی چلا اٹھی۔

"پ پ پلیز نہیں کرو میں ابھی مرنا نہیں چاہتی۔"

وہ اسے ڈرپ والی بوتل کی طرف بڑھتے دیکھ کر بوکھلا گئی۔

"ارے کول ڈاؤن سب ٹھیک ہو جائے گا تم اصفہان کے بغیر جینا نہیں چاہتی نا۔"

وہ اسے پچکارتی ہوئی بولی۔

"منہل____پاگل ہو گئی ہو چھوڑو۔"

اصفی نے ہوش میں آتے اس کے ہاتھ سے انجکشن لے کر پھینکا۔

"میں تو اسے سکون کی نیند دے رہی ہوں۔"

اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں۔

"مجھے معاف کر دو اب نہیں کروں گی پلیززز"

ژالے بری طرح سے ڈر گئی تھی۔

"گڈ گرل! دیکھا ہو گئی نا سیٹ۔

اب چلیں۔"

اس نے دانت پیستے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑا۔

"لیکن یہ____"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفی نے کہنا چاہا۔

"اس کے پاس اس کے بھائی ہیں۔

شیری بھائی! آپ لوگ اپنی بہن کو ڈرپ ختم ہونے کے بعد پوری عزت کے ساتھ گھر چھوڑ آیئے گا."

وہ انھیں بولتی ہوئی اصفی کا ہاتھ کھینچ کر لے گئی۔

اس کے جانے کے بعد اس کے دوستوں کا زبردست قہقہ گونجا۔

گھر واپس آکر خوش گوار ماحول میں لنچ کیا گیا۔

پھر وہ تینوں دوبارہ آنے کا وعدہ کرتے واپس لوٹ گئے۔

اصفہان کو اس کے دوستوں نے میسج کر کر کے زچ کر دیا تھا کوئی مینو کو "شیرنی" تو کوئی "آئرن لیڈی" کا خطاب دے رہا تھا۔

وہ لاؤنج میں داؤد آفریدی کے ساتھ بیٹھا تھا پھر ان تینوں کو ڈھونڈتے ہوئے اوپر والے پورشن میں آگیا۔

اصفہان کو اندر داخل ہوتے ہی لگا شاید وہ غلطی سے کسی دوسرے کمرے میں آگیا ہے اس نے باہر نکل کر دیکھا لیکن نہیں یہ تو مینو کا ہی کمرہ تھا۔

اس نے آنکھیں پھاڑ کر دیکھنا چاہا تو صورتحال کچھ کچھ سمجھ آگئی۔ کمرے میں چھوٹی چھوٹی ڈسکو لائٹس جل بجھ رہیں تھیں اور فل تیز آواز میں میوزک بج رہا تھا۔

"Tonight

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

We are young

So let’s set the world on fire

We can burn brighter than the sun

Now I know that I’m not

All that you got

I guess that I, I just thought

Maybe we could find new ways to fall apart

But our friends are back

So let’s raise a cup

'Cause I found someone to carry me home"

گانے کی لائنوں کے ساتھ ساتھ وہ تینوں ایک ہاتھ اوپر اٹھائے دوسرے کو پیٹ پر رکھے ہل رہے تھے۔اصفی کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں، یہ کوئی خاص سٹیپ ہو گا اس نے سوچا۔

اس کا غصے سے پارہ چڑھ گیا چاہے چچا نے جتنی مرضی کوشش کی تھی باہر رہ کر ان کی بہترین تربیت کرنے کی لیکن کچھ نہ کچھ رنگ ان پر چڑھ ہی گیا تھا۔

اس نے آگے بڑھ کر ٹیپ ڈھونڈنا چاہا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ آواز ایک کپ سے آرہی تھی۔

"اف_____بہت ہی کوئی پہنچی ہوئی چیز ہیں یہ لوگ۔"

اس نے دوبارہ انھیں دیکھا جو اب بھی مست تھے۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

اس نے سوئچ بورڈ سے لائٹ کا بٹن دبایا جس سے پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا۔

وہ تینوں ہوش کی دنیا میں لوٹے تو اصفی کے خونخوار تاثرات دیکھتے گھبرا گئے۔

اس کا جینا حرام کیے تینوں خود یہاں مزے لے رہے تھے۔

"آں____ ہمیں شاید مم بلا رہیں ہیں ہم ابھی آتے ہیں تب تک آپ لوگ گپ شپ کریں۔"

زوی اور ودی ان کو مشورے سے نوازتے بہانہ بنا کر وہاں سے غائب ہو گئے۔

ان کے جاتے ہی مینو نے بھی دبے پاؤں وہاں سے کھسکنا چاہا لیکن اس کے لیے اصفہان سے بچ نکلنا مشکل ہی نہیں نا ممکن بھی تھا۔ اصفی نے اس کا بازو بروقت دبوچتے ایک جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا جس پر مینو کی چیخ نکل گئی اور وہ اس کے ساتھ آ لگی۔ اس نے جلدی سے فاصلہ قائم کرنا چاہا لیکن اصفہان نے اپنے بازوؤں کا حصار بناتے اس کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔

"ہسپتال میں کیا حرکت کی تھی؟؟؟؟؟"

اصفہان نے وجہ پوچھی۔

مینو نے جھجکتے ہوئے نظریں اٹھائیں اور زبردستی مسکرا کر اس کا سوال اگنور کرنا چاہا لیکن بے سود وہ جواب طلب نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا ناچار اسے بولنا پڑا۔

"وہ اس نے خود ہی بتایا تھا کہ تم مم میرا مطلب تھا آپ اس کی تیمارداری میں مصروف ہیں تو۔۔۔۔"

"تو۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفی نے عادتاً دائیں ابرو اٹھائی۔

"تو میں نے سوچا سب کے ساتھ مل کر اس کی آخری رسومات ادا کر آتی ہوں۔"

وہ اپنی جون میں لوٹتی قہقہ لگا اٹھی۔ اصفی نے اس کی بات پر بمشکل مسکراہٹ دبائی جو اس کے قبضے میں ہوتے ہوئے بھی دبنگ انداز میں کھڑی تھی۔

وہ لڑکی واقعی میں سب سے انوکھی تھی۔

"وہ تو بیچاری تیر کی طرح سیدھی ہو گئی اور ہاں ذرا مجھے یہ بتائیں کہ کتنی عوام ابھی باقی ہے جو آپ کے پیچھے قطار میں کھڑی ہے دو سے تو سامنا ہو گیا باقی کا ایڈریس بتائیں مجھے تاکہ اچھی طرح مل آؤں۔"

وہ اصفی کی پیشانی کو انگلی سے بجاتی سوالیہ انداز میں بولی۔

"جیلس ہو رہی ہو؟"

اصفی نے اسے چڑایا۔

"ہاں ہو رہی ہوں میں جیلس بس خوش اب؟

مجھ سے شادی سے پہلے جو مرضی کرتے پھرتے تھے لیکن اب ہو گئی ہے شادی تو اس کو اچھے سے نبھائیں۔ دوسروں سے ٹانکے فٹ کرنے کی کوشش بھی مت کیجئے گا ورنہ آپ ابھی مینو دی گریٹ کو جانتے ہی نہیں ہیں۔"

اس کے گردن اکڑا کر کہنے پر اصفی نے ستائش بھری نگاہوں سے دیکھا۔

"الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفہان تو حیران و پریشاں کھڑا تھا وہ جواب طلب کرنے آیا تھا اور وہ الٹا اسی سے سوال کر رہی تھی۔

جس پوزیشن میں وہ کھڑی تھی نہ کوئی گھبراہٹ نہ شرمانا اسے بس خود کا دفاع کرنا تھا۔

"کوتوال____یہ کیا ہے بھئی؟؟؟؟"

اس نے اچھنبے سے دیکھا۔

"تم اپنے موٹے سے دماغ پر زور نہ ڈالو وہ زنگ آلود ہے اسے ویسے ہی رہنے دو تو بہتر ہے۔"

اصفی نے جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے طنزیہ کہا۔

"موٹا دماغ ہو گا تمہارا، تمہارے۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ مزید اس کی شان میں گستاخی کرتی اصفی نے اس کی کمر کے گرد گرفت مضبوط کی تو وہ ہکلا کر رہ گئی۔

"افففففف_____یہ میں کیا بول رہی ہوں؟ کیا ابھی میں کچھ بولی ہوں؟

توبہ! میں بھی نہ بالکل پاگل ہی ہو گئی ہوں پتا نہیں کیا اول فول بکتی جا رہی تھی؟"

اس نے یک دم ہی پینترا بدلا اور ہنس دی۔

اصفی تو اس کی اوور ایکٹنگ دیکھتا عش عش کر اٹھا۔ اس کی بیوی تو پوری فنکار تھی دوسروں کو گھمانا اچھے سے جانتی تھی۔

"اب جا کر پتا چلی ہے تمہیں یہ بات؟؟؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفہان نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔

"آپ لوگ فلحال ڈنر کر لیں پھر یہیں سے شروع کیجئے گا۔"

زوی اور ودی دروازہ کھلا ہونے کی وجہ سے بے دھڑک جھانک کر کہتے رفو چکر ہو گئے۔

منہل اور اصفہان ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹے۔

گل نے رشتے کے لیے ہامی بھر لی تھی جس پر جمشید آفریدی نے سکھ کا سانس لیا۔

سب سے زیادہ خوش تو شیریں تھیں بالآخر ان کی بیٹی نے زندگی میں آگے بڑھنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

وہ گل کو نصیحتیں کر رہیں تھیں کہ وہ شاہ رخ اور اس کے گھر والوں کے ساتھ اچھا رویہ رکھے، آہستہ آہستہ اس کا دل لگ جائے گا۔

گل ان کی باتوں پر خود اذیتی کا شکار تھی اس نے سوچا اب دل کہاں لگنا تھا وہ تو کب کا اس سے بے وفائی کر چکا تھا۔
زندگی کسی نہ کسی کے ساتھ تو گزارنی ہی تھی تو شاہ رخ ہی سہی وہ تو اسے پسند بھی کرتا تھا۔

"چلو کسی کو تو محبت ملے۔"

وہ بے ساختہ ہنس دی۔

شیریں نے ساکت نظروں سے اسے دیکھا اور کچھ پڑھ کر اس پر دم کرنے لگیں۔ وہ اپنی بیٹی کو دعائیں دے رہیں تھیں۔

سب سے زیادہ قصوروار وہ خود کو ہی سمجھتیں تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہر وقت ان کا ضمیر کچوکے لگاتا تھا اب تو وہ مینو اور اصفی کی بھی دائمی خوشیوں کی دعا کرتیں تھیں۔

"کیا پتا اس کے صدقے ان کی بیٹی بھی باخوشی آباد ہو جائے؟"

انسان خود غرض ہوتا ہے کہیں نہ کہیں ان کی دعاؤں میں بھی خود غرضی پنہاں تھی۔

ڈنر کے دوران سب خاموش تھے جیسے ہی کھانا ختم ہوا تو ماریہ بیگم نے مینو کو پستہ آئسکریم بالز لانے کا کہا جو اس نے دوپہر میں بنائی تھی۔

زوی اور ودی جلدی سے ہاتھ جھاڑ کر بیٹھ گئے اصفی نے ان کی بے صبری کو مسکرا کر دیکھا۔

مینو مسکراتی ہوئی سب کے سامنے آئسکریم رکھنے لگی۔

ماریہ بیگم اور داؤد صاحب نے ہمیشہ کی طرح کھاتے ہی اس کی تعریف کی جبکہ زوی اور ودی کو تو کھانے کے سوا کچھ نہیں دکھائی دیتا تھا لیکن مینو تو کسی کی طرف نظریں جمائے بیٹھی تھی وہ اس کاری ایکشن دیکھنا چاہتی تھی۔

چمچ منہ میں ڈالتے ہی اصفہان کی سفید رنگت سرخ پڑ گئی۔ اس نے بمشکل ضبط سے کام لیتے سامنے دیکھا جہاں اس کی بیوی بڑے اطمینان سے مسکرا رہی تھی۔

اس نے پستے کی جگہ بھر بھر کر پسی ہوئی کالی مرچ ڈالی تھی تبھی دور سے دیکھنے کو وہ کٹے ہوئے پستوں کا منظر پیش کر رہے تھے۔

اس کی ایک بار تیمارداری اس لڑکی کو بھلائے نہیں بھول رہی تھی، ہو نہ ہو یہ جیلسی کے علاوہ کچھ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پہلے پہل تو اصفی کا جی چاہا بتا دے اس کے والدین کو ان کی بیٹی کی کارستانی لیکن پھر کچھ سوچتے اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"اصفی بچے! کھا تو لو۔"

اسے پیالی سرکاتے دیکھ کر داؤد صاحب نے ٹوکا۔

"نہیں چچا! میں نے کھالی ہے بس اب لیٹ بھی ہو رہے ہیں کافی رات ہو جائے گی ہمیں چلنا چاہیے۔"

اصفہان کی بات پر سب بھونچکارہ گئے۔ زوی اور ودی کا بھی "ہم" پر آئسکریم کھاتا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا۔ مینو تو باقاعدہ اپنی جگہ سے اچھل پڑی تھی جو اصفہان کی زیرک نگاہوں سے مخفی نہ رہا۔

"اصفی بچے! کہاں جانا ہے؟"

داؤد صاحب نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔

"چچا! میں نے تھیسز ورک کرنا ہے جو یہاں بالکل نہیں ہو سکتا اس لیے میں اپنے اپارٹمنٹ میں ہی جا کر کرنا چاہتا ہوں۔ میں کہہ رہا تھا کہ منہل کو بھی ساتھ لے جاتا اگر آپ نہیں چاہتے تو۔۔۔۔"

اصفہان نے بے چارگی سے لمبی چوڑی تمہید باندھی وہ کسی صورت یہ موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتا تھا۔

"ارے کیوں بچے؟ میں کیوں نہیں چاہوں گا؟ یہ تمہاری بیوی ہے تم جب چاہو لے جاسکتے ہو۔ میں تو بس اس لیے کہہ رہا تھا کہ آج رک جاتے تو اچھا ہوتا لیکن تمہارا کام زیادہ اہم ہے۔"

داؤد صاحب نے اسے توجیح پیش کی۔

"جی بیٹے! تمہاری اپنی مرضی ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ماریہ بیگم نے بھی تائید کی۔

"پھر کبھی ضرور رکوں گا چچا ابھی تو لاسٹ سیمسٹرز کی وجہ سے کام کا بہت پریشر ہے۔"

اس نے انھیں تسلی دی۔

ان کی باتوں کے دوران مینو کا جی چاہ رہا تھا زور زور سے دیوار میں ٹکریں مارے یعنی اس کی کوئی مرضی ہی نہیں سب اس کریکن کا ہی زور چلے گا۔

"لیکن مجھے نہیں جانا ڈیڈا!!!۔"

مینو نے کرسی سے اٹھتے داؤد صاحب کے گلے میں بانہیں ڈالے منہ بسورا۔

"میری پرنسس اب اپنے گھر والی ہو گئی ہے تو اسے اپنے گھر کو جا کر سجانا چاہیے۔"

انھوں نے لاڈ سے اس کے سر پر بوسہ دیا۔

اصفہان نے دلچسپی سے یہ منظر دیکھا۔

"میرا گھر تو یہ ہے نا۔"

اس نے پاؤں پٹخا۔

"یہ بھی ہے لیکن وہ اصل گھر ہے جہاں صرف تمہارا حکم چلے گا، کیوں اصفی؟"

انھوں نے بارعب لہجے میں اصفہان سے تائید چاہی جو مینو کو دیکھنے میں محو تھا کوئی بات بھی سن نہیں پایا تھا۔اس نے گڑبڑا کر جھٹ سے اثبات میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لیکن پھر بھی نہیں جانا آپ لوگوں کو چھوڑ کر۔"

اس نے ان کے سینے میں منہ چھپایا جس پر داؤد صاحب نے افسردگی بھری سانس خارج کی۔ دل تو ان کا بھی نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ جائے لیکن ایسا ممکن نہیں تھا۔

ماریہ بیگم نے بھی نم آنکھوں سے دیکھا۔

"مینو نہیں جائیں گیں۔"

زوی اور ودی یک زبان چلائے۔

سب نے ان کی طرف حیرانی سے دیکھا وہ تو انھیں اگنور کیے بیٹھے تھے۔

"کیوں نہیں جائے گی؟"

ماریہ بیگم کی آواز پر دونوں منمنانے لگے۔

"وہ آج ضروری ہے کیا جانا؟ ہم نے اتنی پلاننگ کی تھی رات کی۔"

وہ دونوں ہچکچاتے ہوئے بولے جس پر سب نے مسکراہٹ دبائی سوائے مینو کے جو خونخوار نظروں سے انھیں دیکھ رہی تھی جن سے طرف داری بھی ڈھنگ سے نہیں ہو پائی تھی۔

"بعد میں کر لینا دوبارہ بھی تو آئے گی ابھی اصفی کو ضروری کام ہے۔"

داؤد صاحب نے انھیں سمجھایا اور الوداع کرنے کے لیے اٹھے۔

ان کی تقلید میں سب لوگ اٹھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سچ میں میرا حکم چلے گا اس گھر میں؟"

مینو نے آنکھیں چھوٹی کیے اصفہان کو بغور جانچا جس پر وہ ساکت رہ گیا اسے اب سمجھ آئی تھی کہ کیا بات ہو رہی تھی؟

اس نے سب کو خود کی طرف متوجہ دیکھ کر تائید کر ڈالی ویسے بھی وہ اس کی بیوی تھی تو اس کے گھر کی ملکہ ہی تھی۔

مینو نے رونا ڈالا ہوا تھا اپنے کمرے میں زوی اور ودی بھی اس کے غم میں برابر کے شریک تھے جبکہ ماریہ اس کی پیکنگ کر رہیں تھیں جس نے آتے ہی ایسے سارے کپڑے بکھیرے تھے جیسے جانا ہی نہ ہو دوبارہ سسرال۔

وہ پریشان تھیں نہ جانے ان کے بغیر ان کی مینو کیا گل کھلائے گی؟

سب لوگ گاڑی میں سوار کرنے کے لیے گھر سے باہر آ گئے تھے اصفی نے سارا سامان رکھا اور اس کے لیے پہلی بار فرنٹ ڈور کھولا جو بار بار گاڑی تک آتی پھر واپس جا کر سوں سوں کرتی کبھی ماریہ بیگم، کبھی داؤد صاحب، کبھی زوی اور ودی سے گلے ملتی۔ جب اصفی کو لگتا وہ اب بیٹھ ہی جائے گی تبھی واپس لوٹ جاتی اصفہان بمشکل خود پر قابو پائے کھڑا تھا۔

اس سے پہلے کہ اس کا ضبط جواب دیتا ماریہ بیگم نے اسے ٹوکا جس پر وہ ناک بھوں چڑھاتے گاڑی میں سوار ہو گئی اور اصفہان نے شکر کا سانس لیا ورنہ وہ اس کا اچھا خاصا بی پی ہائی کروا چکی تھی۔

اصفہان بھی سب سے ملتا گاڑی سٹارٹ کر گیا۔ راستے میں اس کی سوں سوں جاری تھی اصفی ایک نظر اس پر بھی ڈال لیتا پھر کچھ سوچتے گاڑی روک دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مینو نے حیرانی سے اس کی طرف رخ موڑا جو اسی کی طرف متوجہ تھا پھر آگے بڑھا اور اس کے شولڈر کٹ بالوں کو کندھوں سے پیچھے کرتے دوپٹے کا سرا اس کے سر پر ٹکا دیا۔

"پرفیکٹ، اب دوبارہ شروع کر سکتی ہو۔"

پیچھے ہو کر اس پر بھرپور نظر ڈالتے اسے بول کر وہ دوبارہ گاڑی سٹارٹ کر گیا۔

مینو جو سانسیں روکے ساکت سی بیٹھی اس لمحے کے حصار میں قید تھی اس کی بے مروتی پر کڑھ کر رہ گئی۔

مینو کے جانے کے بعد وہ دونوں کاؤچ پر اوندھے پڑے تھے۔

آج تو کھانے کے لیے پکارنے پر بھی نہیں اٹھے تھے۔

"زوی اور ودی آ بھی جاؤ کیا ہو گیا ہے؟"

ماریہ بیگم انھیں دوبارہ بلانے آئیں۔

داؤد صاحب بھی ان کی تلاش میں وہاں پہنچے۔

"ہمارا موڈ نہیں ہے کھانے کا۔"

زوی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہائیں_____تم زوی ہی ہو نا؟"

ماریہ بیگم صدمے سے اچھل پڑیں۔ ان کی زندگی میں یہ موقع پہلی بار آیا تھا تبھی شاک بھی جاندار لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہمیں مینو کی یاد آ رہی ہے۔"

ودی نے منہ بسورا۔

"آہ یاد تو ہمیں بھی آ رہی ہے بیٹا! مگر وہ اپنے گھر کی ہو گئی ہے یہ تسلی بخش ہے تم لوگوں کو بھی اس کے لیے دعا کرنی چاہیے اور اب اس حقیقت کو تسلیم کر لو کہ وہ رخصت ہو گئی ہے۔"

داؤد صاحب نے نم آنکھوں سے انھیں سمجھایا۔ انھیں بھی اپنا گھر سونا لگ رہا تھا جس میں ہر وقت ان کی لاڈلی کے قہقہے گونجتے تھے۔

"یہ ضروری تھا کہ ہم اسے بھیجتے، اصفی لالے کو بھی ہم رخصت کروا کر لا سکتے تھے۔"

زوی نے سر جھٹکا۔

اور کیا جیسے جاپان میں ہوتا ہے لڑکی نہیں لڑکا رخصت ہو کر آتا ہے۔"

ودی نے بھی اپنی پوری عقل استعمال کی۔

ماریہ بیگم اور داؤد صاحب کو زوردار جھٹکا لگا تھا۔ ان کی اولاد سچ میں دو ہاتھ آگے تھی۔

صد شکر یہ بات مینو کی عقل میں نہیں آئی تھی ورنہ لینے کے دینے پڑ جاتے۔

"تم لوگ یہ بات مینو کے سامنے نہ کر دینا ورنہ درخت سے الٹا لٹکا دوں گا۔"

داؤد صاحب نے انھیں زبردست گھوری سے نوازا۔

"یہ کام تمہارے لیے رکھ لیتے ہیں جب تمہاری شادی ہوئی تو تمھیں رخصت کر دیں گے، ٹھیک ہے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ماریہ بیگم نے طنزیہ انداز میں دانت پیستے ہوئے انھیں کہا۔

"اوہ مم! آپ تو سنجیدہ ہی ہوگئیں میں تو مذاق کر رہا تھا، ہے نا ودی؟"

زوی نے ودی سے تائید چاہی۔

"ہاں بالکل! ہاہاہاہا۔"

ودی خاصا مزحکہ خیز لگا تھا اوور ایکٹنگ کرتا ہوا تبھی ماریہ بیگم نے آنکھیں گھمائیں۔

"چلو ہوگئی تسلی، اب چل کر کھانا کھاتے ہیں۔"

داؤد صاحب مسکراہٹ دباتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔

اپارٹمنٹ تک پہنچ کر اصفی نے اسے گاڑی سے اترنے کا کہا لیکن وہ ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی۔

"اگر تمہیں لگتا ہے میں کسی فلمی ہیرو کی طرح اٹھا کر لے جاؤں گا تو بالکل غلط لگتا ہے کیونکہ میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا تمہارے ڈھیٹ پن کی وجہ سے میں گاڑی لاک کر جاؤں گا پھر ساری رات ایسے ہی گزارنا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کے بے نیازی سے کہنے پر مینو کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔

اس کے اپارٹمنٹ کی طرف بڑھتے ہی مینو جھٹ سے گاڑی سے باہر آئی اور اس کی تقلید میں آگے بڑھی۔

"تم یہ مت سمجھنا کہ میں ڈر گئی ہوں وہ تو بس مجھے نیند آ رہی ہے۔"

اس نے خود کا مان رکھنا ضروری سمجھا۔

"ہمم جانتا ہوں تم تو چچی جان سے بھی نہیں ڈرتی۔"

اصفہان اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے مسکرایا۔

"آہاں___ تو تم کیوں میری ماں بننے کی کوشش کر رہو؟"

وہ یک دم جلالی موڈ میں آنے لگی لیکن اصفی کے پلٹتے ہی اس کی زبان کو بریک لگی۔

"یہ تمہارے اندر ایک دم کیوں پنجابی فلموں کی زبان دراز ہیروئن کی روح آ سماتی ہے؟"

اصفہان نے تیکھے لہجے میں پوچھا۔

مگر وہ تو اس کی باتوں سے کان لپیٹے اپارٹمنٹ کا جائزہ لے رہی تھی۔

اس کی نگاہوں میں ستائش اتری۔ اپارٹمنٹ کشادہ اور کافی خوبصورت تھا۔

وہ اپنے حواسوں میں لوٹتے اپنی طرف جھکے اصفی کو دیکھ کر گڑبڑا گئی۔

"کیاااا ہے تمہیں؟"

اس نے اچنبھے سے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پھر تم ____ اب سے کبھی تو تڑاخ کی میرے ساتھ تو۔۔۔۔"

وہ بات ادھوری چھوڑ گیا۔

"تو۔۔۔۔۔"

اس نے ابرو اٹھائی۔

"تو میں تم سے ساری رات کافی بنواؤں گا۔"

اس نے مینو کے لیے اہم سزا تجویز کی ویسے بھی اس نے سب ملازموں کو حویلی واپس بھیج دیا تھا دریا خان اسے کافی بنا کر دیتا رہتا تھا جب ساری رات وہ سٹڈی کرتا تھا لیکن اب وہ نہیں چاہتا تھا یہاں اس کی بیوی ہو تو ملازمین ایسے ہی گھومتے پھریں۔

"واااااٹ کافی ____ میں تو جیسے بنا ہی دوں گی۔"

اس نے سر جھٹکا۔

"بنانی ہی پڑے گی مائی ڈیئر وائفی۔"

اصفہان پراسرار انداز میں مسکرایا۔

"کچھ تو اس کے شیطانی دماغ میں چل رہا ہے مگر کیا!!!!؟"

اس کی بات پر مینو نے مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھتے سوچا۔

"ایک شرط پر "آپ" کہوں گی میں تمہیں اگر ____ تم بھی مجھے "آپ" کہہ کر بلاؤ گے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے ڈیل کرنا چاہی۔

"ہائیں____ تمہارا مطلب میں تمہیں "آپ" کہہ کر بلاؤں، رائٹ۔ تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو سارے خاندان میں میرا مذاق بنوانا ہے، بتاؤ؟"

اصفہان بھونچکارہ گیا۔

اس کی قسمت ہی خراب تھی بیوی بھی ایسی ملی جو اس سے چار ہاتھ آگے تھی۔ وہ بندہ جس کے غصے سے سب ڈرتے تھے اب اپنی ساری اکڑ بھولتا جارہا تھا۔

"کس بات کا مذاق بھئی؟ کونسی کتاب میں لکھا ہے یہ کہ بیوی کو عزت دینا مذاق ہے؟"

وہ تو گویا پھٹ پڑی تھی۔ اصفہان نے ساکت نظروں سے اسے دیکھا۔ اس کو اس حد تک سنجیدگی کی توقع نہیں تھی۔

"خیر____ نیند سے چکر آرہے ہیں مجھے میں چلتی ہوں سونے۔"

وہ اصفہان کو وہیں چھوڑے اندر داخل ہوئی۔ بیڈروم بہت خوبصورت تھا اس نے بیگ ایک طرف رکھا اور آرام دہ سوٹ لے کر فریش ہونے چلی گئی۔

صبح اس کی آنکھ کھلی تو خود کو انجان جگہ پر پایا آہستہ آہستہ اس کے حواس بحال ہوئے تو سمجھ آیا وہ کہاں ہے؟

وہ صوفے سے اٹھی تو کمر اکڑی ہوئی تھی اس کی نگاہیں بیڈ پر پڑیں جہاں اس کے شوہر نامدار نوٹس کے درمیان ہی تکیے سے ٹیک لگائے نیند میں غرق تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رات کو بھی ایسے ہی کاغذ پھیلائے ہوئے تھا تبھی وہ صوفے پر آلیٹی تھی اسے ہمیشہ صاف ستھری اور آرام دہ جگہ پر نیند آتی تھی۔

نہ جانے کب تک وہ کام کرتا رہا تھا؟ وہ خود تو گھر والوں کو یاد کرتے کرتے سو گئی تھی۔

اسے شدید بھوک لگی تھی اس نے فریج میں دیکھا انڈے موجود تھے مگر بریڈ نہیں تھی "اف اب کیا کروں؟ مطلب اس کریکن کو ہیوی ناشتہ کرنے کی عادت ہے۔"

وہ ہولے سے بڑبڑاتے ہوئے سارے کیبنٹ چیک کرنے لگی لیکن اسے کچھ بھی ہلکا پھلکا نہ ملا۔

"توبہ! کنجوس مکھی چوس اب کیا صبح صبح دیگیں اترتی ہوں گیں؟ تبھی اتنا ہٹا کٹا ہے۔ نہ بھئی ہم سے نہ ہو پائے گا۔"

وہ مسلسل بڑبڑانے میں مصروف تھی۔ وہ لوگ کبھی کبھار موڈ ہوتا تو ہیوی بریک فاسٹ کرتے تھے لیکن عموماً ہلکا پھلکا ہی چلتا تھا مگر یہاں آثار اور نظر آرہے تھے۔ یہ بندہ ادھر بھی حویلی کے طرز پر چلتا تھا۔

اس کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا اس نے پچھلی کیبینٹ دوبارہ کھولی تو بیکنگ پاؤڈر نظر آیا وہ اٹھاتے اس نے پین کیکس بنانے کی تیاری پکڑی اور جلدی سے آئل، میدہ، دودھ، چینی، نمک، انڈے اور مکھن برآمد کیا۔

اس نے چینی کا سیرپ تیار کر کے رکھا اور سارا مکسچر بناتے فرائی پین میں ڈالنے ہی لگی تھی کہ لینڈ لائن کی گھنٹی بجی۔

"خان صاحب کی نیندیں ہی پوری نہیں ہو رہیں، ہونہہ"

اس نے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتے کفگیر پٹخا اور چولہا بند کرتے فون سننے چلی گئی۔

"سلام بچے! کیسا اے میرا جان؟"

سراج آفریدی کی چہکتی ہوئی آواز گونجی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وسلام تایا سرکار! الحمدللہ میں ٹھیک ہوں۔ آپ کیسے ہیں؟"

انھوں نے خوش دلی سے دریافت کیا وہ رات ہی داؤد آفریدی سے ساری صورتحال جان چکے تھے۔

"میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے بالکل ٹھیک ہوں۔

کیا کر را تھا میرا بچہ؟"

"مجھے بھوک لگی تھی تو میں ناشتہ بنا رہی تھی۔"

ان کے پوچھنے پر اس نے بتایا۔

"اووو شاباشے میرا بچہ! اصفی کاں اے؟"

انھوں نے استفسار کیا۔

"وہ سو رہے ہیں۔"

اس نے عزت سے کہا۔

"ابھی تک سورا اے وہ گدھا_____"

ان کی بات پر مینو نے بمشکل اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا۔

"جی تایا سرکار وہ دراصل رات دیر تک وہ اپنا کام کرتے رہے تھے اسی لیے ابھی تک سو رہے ہیں۔"

اس کے اتنی تفصیل سے اصفہان کا دفاع کرنے پر سراج آفریدی کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"اچھا اچھا تو ٹیک اے پھیر جو بات ام اس کو بتانا چاہتا تا وہ تم کو بتا دیتا اے تم بی تو امارا بیٹی اے نا..."

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ خوشگوار لہجے میں بولے۔

"جی تایا سرکار! فرمایئے؟"

وہ ہمہ تن گوش ہوئی۔

"پہلا بات تو یہ کہ تم ام کو اب سے بابا سرکار بلائے گا اور دوسری یہ کہ زرش کا رشتہ مانگا اے زرخان کے لیے اس کا والد نے ام چاہتا تا کہ اصفی سے مشورہ کرے آخر کو بائی اے وہ زر کا۔"

انھوں نے تفصیلاً بیان کیا۔

"کیاااا سچی میں؟ تایا میرا مطلب بابا سرکار زرخان بہت ہی اچھا لڑکا ہے میں بہت خوش ہوں۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند بھی______"

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی اس کے ہاتھ سے فون اچک لیا گیا۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اصفی نے اسے گھورتے ہوئے فون کان سے لگا لیا۔

وہ زبان دانتوں تلے دباتی وہاں سے کھسک لی۔

کچن میں آتے ہی اس نے لمبا سانس لیا وہ تو فراٹے سے سب اگل دیتی بیچاری زرش معصوم کی کیا عزت رہ جاتی؟ ان کے پاکیزہ جذبوں کو میں سر عام نیلام کرنے چلی تھی۔

وہ جلدی سے کچن میں آتے ہی خود کو مصروف ظاہر کرنے کے لیے پین کیکس فرائے کرنے لگی۔

"آہم______ محترمہ یہاں بھی توجہ فرمائیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کچھ وقت بعد اسے اصفی کی آواز سنائی دی تو وہ آنکھیں میچ گئی پھر دھیرے سے مڑی تو وہ دروازے سے ٹیک لگائے بازو لپیٹے فرصت سے کھڑا تھا۔

"کیا اول فول بول رہیں تھیں بابا سرکار کو؟"

اس نے ابرو اچکائی۔

"میں تو خوشی کا اظہار کر رہی تھی رشتے کے لیے۔"

وہ زبردستی مسکرائی۔

"مجھے ڈبل کراس کرنے کی کوشش بھی مت کریے گا محترمہ اور یہ رشتہ اتنا بھی اہم نہیں ہے جس کی خوشیاں منائی جائیں۔"

وہ سنجیدہ تھا تو مینو کو بھی سنجیدگی طاری کرنی پڑی خود پر۔

"کیوں اہم نہیں ہے یہ رشتہ؟ زرخان بہت اچھا لڑکا ہے۔"

مینو نے وجہ دریافت کی۔

"زرخان کا اچھا ہونا یہ بات نہیں جھٹلا سکتا کہ وہ قادر آفریدی کا سگا بھتیجا ہے۔"

اس نے دلیل دی۔

"اوہ! تو یہ وجہ ہے غصے کی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زرخان صرف زرخان ہے اس کی کسی سے بھی رشتہ داری ہو یہ میٹر نہیں کرتا۔ وہ بہت ہی اچھا لڑکا ہے ہر وقت ہر کسی کی مدد کو تیار رہتا ہے۔"

اس نے ہر ممکن کوشش کی تھی اس کا دفاع کرنے کی۔

"بہت جانتی ہو اس کو تم۔"

اصفی نے آنکھیں چھوٹی کیے بغور اس کا جائزہ لیا۔

"جی بالکل جانتی ہوں بہت اچھا کزن ہے وہ میرا۔"

اس نے دانتوں تلے انگلی دبائی۔

"میں کون ہوں پھر تمہارا کزن ہونے کے ساتھ ساتھ شوہر بھی ہوں مجھے کتنا جانتی ہو؟"

وہ آگے سرک آیا جس پر مینو سٹپٹا کر چولہے کی طرف متوجہ ہوئی۔

"جی ہاں شوہر ہیں تبھی ناشتے کا انتظام کیا ہے ورنہ کسی بھی ایرے غیرے کے لیے میں کچھ نہیں بناتی جب تک میرا موڈ نہ ہو۔"

اس کی بات پر اصفی نے چولہے پر رکھے پین میں جھانکا۔

"ہمم____لے آؤ پھر ٹیبل پر میں اتنے میں فریش ہو آتا ہوں بس لاؤنج سے تمہاری آواز سن کر آیا تھا۔"

وہ کہتے ہوئے پلٹا لیکن مینو نے اسے جا لیا۔

"آپ پلیز اس رشتے کے لیے ہاں بول دیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ التجائی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

اصفہان نے مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھا وہ اور ایسے بات کرے ہو ہی نہیں سکتا ضرور کوئی گڑبڑ ہے۔

"خیریت اتنی طرف داری کیوں ہو رہی ہے زر خان کی؟"

اس کے پوچھنے پر مینو نے بولنے کے لیے ہمت مجتمع کی۔

"مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ____دد دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔"

اس نے نظریں جھکائے ایک ہی سانس میں بات ختم کی مبادہ اس کا سر ہی نہ پھاڑ دے وہ لیکن جب کافی دیر تک وہ کچھ نہ بولا تو اس نے دھیرے سے نظریں اوپر کیں تو دل اچھل کر حلق میں آ گیا وہ خونخوار نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔

"تم یہی بات بابا سرکار کو بتانے جا رہی تھی نا؟ عقل ہے تم میں ذرا سی بھی تم میری معصوم بہن کے بارے میں کیا کہہ رہی ہو؟"

وہ غصے میں دھاڑا تھا مینو تو زرد پڑ گئی لیکن اس نے ہار ماننا سیکھا ہی نہیں تھا۔

"میں نے صرف ایک بات کی ہے ان کی نظروں میں میں نے پسندیدگی دیکھی ہے تبھی جانتی ہوں۔ یہ کوئی گناہ نہیں ہے اگر زر خان اچھا نہیں ہوتا تو رشتہ بھی نہیں بھیجتا۔

تم جو اتنا بھڑک رہے ہو میں کوئی ان پر الزام نہیں لگا رہی کہ ان کا کوئی زبردست قسم کا افیئر چل رہا ہے۔"

وہ بھی چیخ کر بولی اصفہان کو اس سے اتنی صاف گوئی کی توقع نہیں تھی۔

"گوٹ دیٹ تم میری بہن کے بارے میں بات کر رہی ہو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے باور کروایا۔

"تم بھی اچھی طرح سمجھ لو وہ میری بھی بہن ہے، ہونہہ۔"

مینو نے بھی ناک بھوں چڑھائی۔

"پھر سے تم____"

اس نے گھورا۔

"غصے میں مجھے کچھ یاد نہیں رہتا۔"

مینو نے بے نیازی سے کہا۔

"خیر ہم رشتے کی بات کر رہے تھے آپ ہاں کریں گے، بس____"

وہ بضد ہوئی۔

"میں آپ کو گارنٹی دیتی ہوں وہ ہمیشہ خوش رہے گی۔ زرخان عورتوں کی عزت کرنا جانتا ہے وہ کبھی بھی زرش کو خاندانی جھگڑوں میں نہیں گھسیٹے گا۔ بابا سرکار بھی جانتے ہیں یہ بات تبھی وہ خوش لگے مجھے۔

نہ ہی وہ خاندان کے مردوں کی طرح بیوی کے ساتھ سلوک کرے گا۔

وہ سمجھتا ہے اس بات کو بیوی کی جگہ قدموں میں نہیں ہوتی نہ ہی وہ سر پر بٹھائی جاتی ہے رشتے میں میانہ روی ہونی چاہیے۔

جانتے ہیں بیوی کی اصل جگہ کہاں ہوتی ہے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا جو یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ دو قدم چل کر اس سے ایک انچ فاصلے پر آ کھڑی ہوئی اصفہان نے سانسیں روک لیں۔

"بیوی کی جگہ یہاں ہوتی ہے وہ صرف اس جگہ حکمرانی چاہتی ہے۔"

وہ اس کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے کھڑی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ کہیں نہ کہیں وہ اپنی بات بھی کر رہی تھی۔

اصفہان نے اس کا یہ روپ تو کبھی نہیں سوچا تھا بالکل فلسفیانہ سا۔

وہ دونوں کتنی ہی دیر دم سادھے کھڑے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے۔

مینو چڑیا کی چوں چوں سے ہوش میں آئی جو کچن کی کھڑکی میں آ بیٹھی تھی۔

اس کی عادت تھی پرندوں کے لیے کھانا ڈالنا اب بھی وہ آگے بڑھی اور پین کیک تھوڑا سا توڑ کر اسے ڈالنے لگی۔

اصفہان کی آنکھوں میں کئی خوبصورت رنگ اترنے لگے وہ کچن سے نکل کر فریش ہونے چلا گیا۔

مینو نے اس کے جانے کے بعد سرد آہ بھری نہ جانے اسے کیا ہو گیا تھا جو ایسے گم ہو گئی تھی؟

وہ جلدی سے چیز آملیٹ بنانے لگی پھر اسے پلیٹ میں نکالتے چائے رکھ گئی۔

آدھے گھنٹے بعد وہ ٹیبل پر آیا تو زبردست سین تھا خوشبو سے اس کی بھوک اور بڑھ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"مجھے لگا تھا شاید شادی کے بعد زندگی بہت مشکل ہو گی جس طرح سے وہ شرارتی تھی لیکن ایسا تو کچھ نہیں ہوا بلکہ زندگی میں خوشگوار سی تبدیلی آئی تھی۔ چچا اور چچی نے اس کی تربیت بہت اچھی کی تھی تبھی بیلنس رکھتی ہے زندگی میں زمہ داری اور غیر زمہ داری کو ساتھ لے کر چلتی ہے۔"

وہ خود ہی کی سوچ پر مسکرا دیا۔

وہ پر سوچ انداز میں بیٹھا تھا اس کا ذہن مختلف سوچوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔

مینو چائے کے دو کپ اٹھائے باہر آئی تو وہ نک سک سا تیار ٹیبل پر شاید اسی کا انتظار کر رہا تھا۔

وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھی تو اصفہان نے ہنکارا بھرا۔

"سنو! دوستی کرو گی مجھ سے؟"

اصفہان نے براہِ راست اس کی آنکھوں میں دیکھتے اچانک سوال کیا۔

وہ حیرانی سے اسے تکنے لگی شاید اسے سننے میں غلطی ہوئی تھی۔

اصفہان نے ہاتھ آگے بڑھایا تو اسے یقین آیا۔

پہلے اس نے آنکھیں چھوٹی کیے اس کا بغور مشاہدہ کیا پھر اس کی سرخ و سفید ہتھیلی پر اپنا سنہری ہاتھ رکھ دیا۔

اصفہان نے اپنی مٹھی بند کر لی جس میں اس کا ہاتھ چھپ سا گیا تھا۔

مینو پہلی بار جھینپی تھی شاید اسے دونوں کے مابین اصل رشتے کا احساس ہوا تھا۔

مینو نے سٹپٹا کر اپنا ہاتھ کھینچا تو اصفہان دل سے مسکرا دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

انھوں نے خاموشی سے ناشتہ کیا اور اصفہان اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں؟"

وہ جلدی سے اٹھی۔

"یونیورسٹی میں کچھ کام ہے دو تین گھنٹے تک آ جاؤں گا۔"

اس کا جانا ضروری تھا تبھی اس نے بے چارگی سے بتایا۔

"میں مم ڈیڈ کے پاس چلی جاؤں پھر آپ کا جتنا بھی کام ہو وہ ختم کر کے وہیں سے پک کر لیجیے گا۔"

اس نے جلدی سے مدعے کی بات کی۔

"مطلب فل شادی شدہ والا سین شروع ہو گیا ہے میکے چھوڑنا بیوی کو پھر واپسی پر لینا۔"

اصفہان نے ابرو اچکائی۔

"ہاں تو_____اب دوستی کی ہے تو نبھائیں بھی۔"

اس نے بال جھٹکتے ہوئے کہا۔

"آہ! چلو ٹھیک ہے آ جاؤ۔"

وہ تاسف سے سر ہلاتے بولا مطلب اب نبھانا تو پڑے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اَلسَلامُ عَلَيْكُم احباب-----

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید----

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے

"novels ki duniya "

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ----

زوی اور ودی جیسے ہی سکول سے آئے اسے گھر دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑے۔

انھوں نے دیر تک گپ شپ کی لنچ ٹائم تک اصفہان اور داؤد آفریدی نے آنا تھا تبھی وہ ہلا گلا کرنے میں مصروف تھے۔

ماریہ بیگم مسکراتیں کھانا بنانے میں مگن تھیں۔وہ سمجھ گئیں تھیں کہ اصفہان ان کی بیٹی کے لیے بہترین انتخاب ثابت ہوا تھا۔

فون کی بیل پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

مینو فون اٹینڈ کر کے کھڑی کھڑی ہی کان سے لگا گئی جبکہ زوی اور ودی کاؤچ پر ڈھے گئے۔

"لینا! کیسی ہو اور سعدی کیسا ہے؟"

اس نے نمونوں کی طرف ایک آنکھ دباتے لینا کو حواس باختہ کر دیا۔

"کیاااا سعدی؟ مجھے کیسے پتا ہو گا وہ تمہارا ہمسایہ ہے نا؟"

وہ بیچاری گڑبڑا گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ارے! ہمارا ہمسایہ تو ہے لیکن ہماری تو جانی دشمنوں والی لگی رہتی ہے مگر تمہارے آگے تو وہ ایسے بچھا جا رہا تھا جیسے تم اس کی بچھڑی ہوئی محبوبہ ہو۔"

اس نے سعدی کا ذکر کرتے برا سا منہ بنایا۔

"تم کیاا ابول رہی ہو؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی؟"

وہ تو بری طرح پھنسی تھی۔

"مجھ سے تم اب نہیں چھپا سکتی کیونکہ میرے مہان نمونوں نے مجھے اطلاع پہنچا دی تھی تم نے اور چاہنے کے شیخ سعدی نے بچھڑتے وقت ایک دوسرے سے وعدے کیے تھے اور ایک دوسرے کو محبت بھرے پیغامات پہنچانے کے لیے فٹافٹ نمبر بھی دے ڈالے تھے۔"

لینا تو اس کی فراٹے سے چلتی زبان کے جوہر سن رہی تھی دیکھ تو وہ نہیں سکتی تھی ورنہ اس کی اور اس کے دونوں نمونوں کی گردن دبوچ لیتی۔ شادی ہوگئی مگر محترمہ بالکل نہیں سدھریں۔

"ہاں وہ ہم دونوں کی اچھی دوستی ہوگئی تھی تو______"

لینا نے اب بتانا ضروری سمجھا ورنہ اس نے ڈھنڈورا پیٹنا تھا۔

"اچھی ی______خاصی______بھی______سنو وہ صرف اچھے دوست ہیں، سمجھے؟"

اس نے زوی اور ودی کو گھورا جبکہ لینا کا دل کیا زہر کھالے۔

"مینو وچ کہیں کی اگر تم نے اس بات کو اڑایا تو تمہارا خون پی جاؤں گی میں۔"

لینا نے اسے دھمکایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پی لینا تم تو جانتی ہو میرا کالا خون ہے ختم ہو جائے گا تو میں سیب، گاجر، مالٹے کا جوس پی پی کر لال خون بنالوں گی۔"

اس نے دھمکی کو ہوا میں اڑا دیا۔

"تمہارا پھر بھی کالا ہی رہے گا آستین کا سانپ ہو تم."

لینا نے دانت پیسے۔

"اوہ میرے جیسے پیارے دل والے بیچارے لوگ اپنے کالے خون کی وجہ سے بدنام ہو جاتے ہیں جبکہ تم جیسے کالے دل والے اپنے لال گالوں کی وجہ سے بچ جاتے ہیں۔"

اس کی بات پر زوی اور ودی کے بے ہنگم قہقہے گونجے۔

لینا بیچاری ہق دق بیٹھی رہ گئی وہ کیوں بھول گئی تھی کہ محترمہ پر دھمکی کا الٹا ہی اثر ہوتا تھا؟

"میری پیاری مینو_____"

اس کی بات ادھوری رہ گئی تھی جب دوسری طرف سے آواز آئی،

"Your dialed number is currently busy. Please try again later"۔

اور ٹوں ٹوں کے ساتھ فون بند ہو گیا۔

لینا کا تو منہ کھل گیا وہ مینو کی آواز اچھی طرح سے پہچان گئی تھی۔

وہ واقعی آستین کا سانپ ثابت ہوئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

داؤد صاحب تو اصفہان کے آنے سے پہلے ہی آ گئے تھے۔وہ بیک یارڈ میں سے کھکھلاہٹیں سنتے وہیں چلے گئے آخری ان کے جگر کا ٹکڑا آئی تھی گھر۔

وہ گئے تو دیکھا مینو پانی کا پائپ لیے دونوں نمونوں کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔

"ڈیڈاااا!دیکھیں دونوں نے میرے کپڑے گیلے کر دیے۔"

اس نے ہونٹ لٹکا کر ان سے شکایت کی اور گلے لگ گئی۔

"تم فل تیز رفتار سے پانی پھینکو ان پر_____"

انھوں نے مشورہ دیا اور دونوں کو وہیں کھڑا کر دیا۔

وہ دونوں کو نہلاتے قہقہہ لگا رہی تھی جبکہ وہ منہ بسورے کھڑے تھے اور داؤد صاحب بھی اس کا بھرپور ساتھ دے رہے تھے۔

وہاں آتے اصفہان نے ٹھٹک کر یہ منظر دیکھا۔

"ارے اصفہان آ گئے۔"

مینو کی جیسے ہی اس پر نظر پڑی وہ بھاگتی ہوئی آئی گیلے کپڑوں میں نکھری نکھری ہوا سے لہراتے بالوں کے ساتھ وہ بہت بھلی لگ رہی تھی اصفی نے اس سے نظریں چرا کر سامنے دیکھا جہاں اس کے چچا سمیت دونوں نمونے بھی اسے معنی خیز نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

وہ مینو کا اپنی طرف بے قراری سے بڑھنا یاد کر کے یکلخت سرخ پڑ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سب اس کایاپلٹ پر حیران تھے دو دن میں ہی سب بدل گیا تھا لیکن وہ لوگ اصفہان کی مائنڈ گیم نہیں جانتے تھے جو مینو کو رام کرنے کا فن سمجھ گیا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ اس کی بیوی صرف نرمی سے کی گئی بات سمجھتی ہے اگر اس پر غصہ کیا جائے تو مزید اکڑ جاتی ہے۔

اس نے کہیں پڑھا تھا:

"عورت مرد کی پسلی سے پیدا کی گئی ہے وہ نرم و نازک ہوتی ہے اسے زبردستی سیدھا کرنے کی کوشش کرو تو وہ ٹوٹ جاتی ہے۔"

اس نے اپنی بیوی کو توڑنا نہیں تھا بلکہ خود میں ڈھالنا تھا جو صرف اس کے رویے میں لچک پیدا کر کے ہی ممکن ہو سکتا تھا۔

ADEENA KHAN

اصفہان بری طرح سے اپنے کام میں غرق تھا وہ جلد از جلد سارا کام ختم کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس ویک اینڈ پر اسے لازمی گاؤں کا چکر لگانا تھا۔

مینو جانے کہاں مصروف تھی اس نے ارد گرد کا جائزہ لیا۔ وہاں سے وہ اچھا سا لنچ کر کے آئے تھے اور خوب گپ شپ لگائی تھی۔ اصفہان کو آج اس ماحول میں نئی تازگی محسوس ہوئی تھی کیونکہ اس بار مبہم گفتگو نہیں تھی بلکہ سب واضح تھا ورنہ ان تینوں بہن بھائیوں کے اس پر طنز اور اشاروں میں کی گئی باتیں اس کا دماغ گھما دیتیں تھیں۔

اپنی پشت پر دباؤ محسوس کرتے اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کی بیوی اسے تکیہ سمجھے ٹیک لگا کر فون میں مصروف تھی اور ساتھ ساتھ گنگنا بھی رہی تھی،

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

“Ooh, nai-a-nai

Ooh, nai, nai-nai, na-na-nai

Nai, na-na-nai

Ooh, nai-a-nai

Ooh, nai, nai-nai, na-na-nai

Nai, na-na-nai”

اصفہان دو منٹ تک اس کی فضول گوئی سننے کے بعد آخر بول ہی پڑا۔

"بیوی! آپ مجھے ڈسٹرب کر رہیں ہیں۔"

اس نے ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے ایسا کیا کر دیا اب جو جناب ڈسٹرب ہو رہے ہیں؟ تب سے آرام سے پڑھ رہے ہیں میں تو باہر تھی اب اندر آئی ہوں تو مسئلے شروع ہو گئے۔ پڑھنا ہی تھا تو مجھے مم ڈیڈا کے پاس رہنے دیتے تاکہ میں بور تو نہ ہوتی۔"

وہ یک دم اپنی بھڑاس نکالتے صوفے پر جا بیٹھی۔

اصفہان تو ہقا بقارہ گیا وہ تو یہ بھول ہی گیا تھا کہ وہ ہمیشہ ہلا گلا کرنے کی عادی ہے تو یہاں اتنی دیر سے کیا کر رہی ہو گی؟

اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا اس کا سیل فون رنگ کرنے لگا اس نے دیکھا تو شیریں پھپھو تھیں۔

"سلام پھپھو جانہ! کیسی ہیں آپ؟"

اس نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وسلام بچے! ام بالکل ٹیک اے تم تو اب ام کو بول گیا اے کوئی خیر خبر نئیں رکتا۔"

پھپھو نے شکوہ کیا۔

"ایسا بالکل نہیں ہے پھپھو جانہ سب کی خیر خبر رکھتا ہوں بس کام میں بری طرح الجھا ہوں آخری ہفتہ ہے پھر امتحانات ہو جائیں گے تو فرصت ہی فرصت ہو گی میرے پاس۔"

اس نے مینو پر نظریں جمائے کہا جو اس سے بے نیاز فون کان سے لگائے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی یقیناً دوسری طرف زک ہی تھا۔ اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں۔

"اچا ماشاءاللہ بوت کامیاب کرے میرا مالک تم کو، ام نے تمیں دعوت دینے کے لیے فون کیا تا۔ تمارا شادی کے بعد فوراً تم شہر چلا گیا اب جب تم واپس آئے گا تو سب سے پہلے دعوت امارے پاس کھائے گا۔"

انھوں نے پیار بھری خفگی سے جتایا۔

"جی ان شاءاللہ پھپھو جانہ! ہم ضرور آئیں گے۔"

اس نے رضامندی دیتے کچھ ادھر اُدھر کی باتیں کرتے فون بند کر دیا۔

وہ ابھی تک فون پر لگی تھی۔ اصفی جا کر اس کے ساتھ بیٹھ گیا تو وہ اسے آنکھیں دکھاتی آگے سرکی۔ اصفی بھی آگے سرکا تو وہ پھٹ پڑی۔

"کیا ہے؟ نظر نہیں آ رہا میں بزی ہوں۔"

وہ اسے گھورتی رخ موڑ گئی۔

"فوراً اسے بند کریں منہل ورنہ مجھ سے برے کوئی نہیں ہو گا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفی نے تپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ سے برا ہے بھی نہیں کوئی۔"

وہ بڑبڑاتی ہوئی فون بند کر گئی۔

اس کی بڑبڑاہٹ بخوبی سنتے اصفی کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"مجھ سے اچھا بھی نہیں ہے کوئی یہ بات بھی آپ مجھے ابھی بولنے والی ہیں مادام۔"

اصفی کی بات پر اس نے استہزائیہ ابرو اٹھائی۔

"ہم ابھی سی سائٹ پر جارہے ہیں وہیں سے کچھ کھا بھی لیں گے لازماً۔"

اس نے جلدی سے بات مکمل کی تا کہ اسے کھانے کے نام پر حوصلہ ملے۔ ان دونوں کے ذہن میں پہلے والا سی سائٹ کا واقعہ گھوم گیا تو دونوں قہقہ لگا اٹھے۔

"چلو اب جلدی سے چلیں، ریڈی ہو جائیں آپ۔"

اصفی اسے کہتا اٹھا۔

"ارے ریڈی تو ہوں میں، یہ ٹھیک نہیں ہے کیا؟"

اس نے اپنے ہلکے گلابی رنگ کی فراک اور آرگنزا کے فیروزی دوپٹے کی طرف اشارہ کیا جو صوفے سے نیچے لٹک رہا تھا۔

اس نے جلدی سے دوپٹا اٹھا کر کندھے پر ڈالا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اصفہان نے اوپر سے نیچے تک اس کو تنقیدی انداز میں دیکھا واقعی وہ اچھی لگ رہی تھی بس بال شولڈر کٹ تھے۔

اصفی نے آگے بڑھ کر دوپٹے کو اس کے سر پر ٹکایا اور اس کی پیشانی کو ہلکا سا چھو لیا۔

"اب پرفیکٹ ہے۔"

اصفہان نے اسے شرمائے گھبرائے روپ میں دیکھ کر کہا تو وہ کھکھلا اٹھی۔

گاڑی میں بیٹھتے اس کے دل میں خیال آیا کہ زوی اور ودی کو بھی لے چلتے لیکن ماریہ بیگم اور داؤد صاحب کی بات یاد آنے پر وہ منہ بسور کر رہ گئی کیونکہ انھوں نے ان تینوں کو گھومنے کا پلان بناتے سن لیا تھا اور تنبیہ کی تھی کہ وہ ہر جگہ ان کو نہیں گھسیٹے گی اب شادی ہو گئی ہے تو کچھ سمجھداری دکھائے۔

وہ دونوں رات دیر تک ساحل پر واک کرتے رہے تھے اور ڈھیر ساری باتیں کیں تھیں اصفہان اس کی بے تکی باتوں کو بڑے غور سنتا ہنس پڑتا وہ دوسرے لوگوں کے لیے جیسا بھی سہی مگر وہ اس کی شریکِ حیات تھی دکھ درد کی ساتھی تو کیا وہ اس کے لیے اپنے خول سے باہر نہیں آسکتا تھا۔

یوں ان کا رشتہ مکمل ہو گیا تھا کیونکہ ان کے نصیب ازل سے ایک دوسرے سے جڑے تھے۔

وہ جمعہ کی رات کو حویلی پہنچے تھے سب نے مینو کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔

مینو نے زوی اور ودی کے اصرار پر داؤد صاحب کو قائل کیا تھا کہ وہ لوگ بھی ہفتے کو حویلی آئیں۔ اب آتے ہیں یا نہیں یہ تو وقت بتانے والا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ دیر تک سب کے ساتھ محفل جمائے بیٹھی رہی سب کے قہقہے گونج رہے تھے اصفہان کبھی کبھی حیران ہوتا تھا کہ اس کے پاس اتنی باتوں کا سٹاک کہاں سے آتا ہے جو کبھی ختم ہی نہیں ہوتا۔

مینو اشاروں کنایوں میں زرش کو چھیڑنے میں مصروف تھی جس پر اس کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ مینو کا دل کر رہا تھا اس پر زور زور سے ہنسے۔

سراج آفریدی اٹھ کر اپنے کمرے میں گئے تو اصفہان بھی ان کے پیچھے چل پڑا۔

"میں نی جانتا یہ سب کیسے ممکن ہوا یہ تم دونوں کا آپسی معاملہ اے لیکن میں یہ ضرور کہنا چاہے گا کہ میں آج بہت خوش اے یقین مانو تو میرا خواہش پورا او گیا تم دونوں کو خوش دیکھتے میں جانتا تا میرا بچی تم کو بی بدل ڈالے گا۔

بیوی کو اس کا اصل مقام دینا چاہیے جیسے ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ہمیں بتایا۔ آپ ﷺ کی بیویوں میں ہر طرح کے اخلاق پائے جاتے تھے کوئی سنجیدہ تھیں تو کوئی حضرت عائشہ صدیقہ جیسی بھی تھیں جن میں بچپنا تھا اور ان سے شادی کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ وہ بتا سکیں اگر بیوی دل سے جینا چاہتی ہے تو اس کو روک ٹوک کر بدزن مت کرو خود سے اور زندگی سے۔ ہمارے نبی ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ کے ساتھ دوڑ بھی لگاتے تھے اور تندور میں روٹی بھی لگانا سکھاتے تھے۔ ان کو کھیلنے سے بھی منع نہیں کرتے تھے بلکہ ان کی سہیلیاں گھر آیا کرتیں تھیں کھیلنے کے لیے۔"

وہ بولتے بولتے سانس لینے کے لیے رکے اصفہان ساکت سا انھیں سن رہا تھا۔ وہ آج پہلی بار اس کے ساتھ اتنا کھل کر بول رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہمیں بوت افسوس اوتا اے کہ ام اپنی فرسودہ روایات کی وجہ سے تماری ماں کے ساتھ ویسا ای رویہ رکھتا را جو ام نے اپنے بڑوں کو کرتے دیکا۔ ام کو بوت دیر سے جا کر احساس اوا مگر وقت گزر چکا تا ام نی چاہتا تا کہ تم بی بعد میں پچتائے جیسے ام اپنے بیوی بچے سے فاصلہ رکھ کر پچتایا لیکن خدا کا شکر اے تم جلدی سمجھ گیا۔

ام اپنے خدا سے دعا کرے گا کہ امارا بیٹیوں کو بی ایسا عزت کرنے والا شوہر ملے۔"

ان کی دعا پر اصفہان زیر لب آمین کہتا ان کے گلے لگا۔

"ویسے ایک بات بتاؤ تم ام کو یہ "آپ" کہہ کر کیسے مخاطب کر را تم اپنا بیوی کو؟"

ان کے پوچھنے پر اصفہان جھینپ کر ان کے کندھے میں منہ چھپا گیا۔

"یہ ضرور امارا مینو نے کروایا اوگا تم سے ورنہ تم تو بوت کائیاں اے، اچا قابو آیا اے تم اب ام بوت مزے میں اے۔"

اس بات پر دونوں قہقہہ لگا اٹھے۔

سراج آفریدی نے نم آنکھوں سے زندگی میں پہلی بار اس کی پیشانی چومی تھی جس پر اصفہان بھی روہانسا ہو کر مزید ان سے لپٹ گیا۔

مینو کے کہنے پر زرخان اور زرش کا رشتہ طے کر دیا گیا اور اتوار کو نکاح رکھا تھا۔

اصفہان تو سراج آفریدی کے ساتھ کھیتوں میں گیا ہوا تھا تبھی مینو اور زمل کو موقع مل گیا زرش کی ٹانگیں کھینچنے کا۔

زرش تو رونے لگی تھی تبھی دادی جان کے ڈپٹنے پر اس کی جان بخشی ہوئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مینو اپنے کمرے میں تھی جب دروازے پر دستک ہوئی اس نے آنے کی اجازت دی تبھی گھبرائی ہوئی سی درمکئی اندر آئی۔

"مینو باجی! آپ پلیز میرے ساتھ میرا گھر چلو۔"

درمکئی کی بات پر مینو نے اچھنبے سے دیکھا۔

"مکی! خیریت سب ٹھیک ہے نا؟ میں جب سے آئی ہوں تم آئی بھی نہیں ملنے۔"

مینو نے اس کے ہاتھ پکڑے۔

"تم گھر چلو باجی ہم تم کو وہیں بتادے گا خدا کے واسطے چلو ہم کو جب سے معلوم پڑا ہے تم آیا ہم تبھی سے بے چین تھا۔"

درمکئی رونی صورت بنا کر بولی۔

مینو کو حالات کی سنگینی کا احساس ہوا تو وہ دادی جانہ اور سکینہ بی بی سے اجازت لیتی زمل اور زرش کو ساتھ لے کر چل دی۔

وہ لوگ جیسے ہی درمکئی کے گھر میں داخل ہوئیں ایک کونے میں سکڑی بیٹھی شینا بھاگ کر اس سے لپٹتی دھاڑیں مار مار کر رونے لگی۔ وہ تینوں اس صورت حال سے بوکھلا گئیں۔ ان کی ماں بھی سوجی آنکھوں سے سر پر دوپٹہ باندھے کمرے سے نکل آئی۔

"شینا! کیا ہوا ہے تمہیں؟ ایسے تم میرا دل ہولا رہی ہو۔"

اس کے پوچھنے پر شینا نے بتانا شروع کیا جس پر مینو کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں تو یہ راز تھا شینا کی کم گوئی کے پیچھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اوہ میرے خدایا! اسی لیے بابا سرکار اور اصفہان بہرام سے اتنی نفرت کرتے ہیں۔ اس کے لیے لڑکیاں کھلونا ہی ہیں مگر اب اسے حساب دینا ہی ہو گا۔"

اس نے بے ساختہ سوچا۔

"تمہیں بابا سرکار اور اصفہان کو بتانا چاہیے تھا۔"

مینو نے اس کا سر سہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے بولا تا پر مورے نے کہا حویلی والے لوک ایک دوسرے کا ای سات دے گا۔"

شینا نے روتے ہوئے کہا۔

"بابا سرکار ایسے نی ہیں وہ کیوں غلط کا ساتھ دیں گے؟"

زمل غصے سے بولی تو مینو نے اس کو گھورا جس پر وہ لب بھینچ گئی۔

"تم سب چھوڑو یہ بتاؤ اب بھی تم اس سے محبت کرتی ہو؟"

اس کے پوچھنے پر وہ سر جھکا گئی جس پر مینو کو تپ تو بہت چڑھی مگر وہ جانتی تھی جس معاشرے میں اس لڑکی نے پرورش پائی تھی وہاں بڑے بڑے خواب دیکھے جاتے تھے محبت ورنگ سے مزین سپنے۔ ان کی زندگی کا اور کوئی محور نہیں ہوتا۔ غلطی دونوں کی ہی تھی پھر ایک کو قصوروار کیوں ٹھہرایا جاتا۔

"شادی کرو گی اس سے؟"

اس کی بات پر شینا نے جھٹ سے سر اٹھایا جبکہ باقی سب ہونقوں کی طرح دیکھ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شینا کا سر میکانکی انداز میں اثبات میں ہلا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

زرش اور زمل جاننا چاہتیں تھیں اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے مگر وہ دریا خان کو گاڑی لانے کا فون کر چکی تھی۔

وہ دونوں کو گھر روانہ کرتی خود دریا خان کے ساتھ بہرام کی رہائش گاہ پر چلی گئی۔ دریا خان کے تو باقاعدہ ہاتھ کانپ رہے تھے اگر چھوٹے سرکار کو پتا چلتا تو اس کی خیر نہیں تھی۔

بہرام کو اس کے خاص ملازم نے اطلاع دی تو وہ بے یقینی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"زہے نصیب

آج تو ہمارے غریب خانے پر بڑے بڑے لوگ آئے ہیں۔"

وہ اسے چڑانے کے لیے بولا تھا اور اپنی کوشش میں کامیاب بھی ہو گیا تھا۔

"تم رہ ہی نہ لو کسی غریب خانے پر، ہونہہ۔"

مینو نے ادھر اُدھر کا جائزہ لیتے سر جھٹکا جس پر وہ مسکراہٹ دبا گیا۔

"خیریت جو ملاقات کا شرف بخشا۔"

اس نے پھر زچ کیا۔

"زیادہ شوخے مت ہو، بھابھی ہوں تمہاری۔"

اس نے گھورا۔

"جی جی فرمایئے بھا۔۔۔ بھی جان"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے شریف بننے کی کوشش کی۔

"جان واں لگانے کی ضرورت نہیں ہے اونلی بھابھی۔"

اس نے تصحیح کی۔

"اوکے اوکے جیسا آپ کہیں بھابھی۔"

اس نے مصنوعی خوف زدہ ہوتے ہاتھ اٹھائے۔

"شینا کون ہے؟"

اس کے پوچھنے پر بہرام کے چہرے پر ایک رنگ آکر گزرا جو مینو کی زیرک نگاہوں سے مخفی نہ رہ سکا۔

"ہو گی کوئی۔"

اس نے خود پر قابو پاتے رخ موڑا۔

"محبت کرتے تھے اس سے؟"

وہ پھر بولی۔

"میں نے صرف دل لگی کی تھی اس کی خوبصورتی کی وجہ سے۔ محبت کے جذبات نے تو کسی کے لیے ابھی سر اٹھانا شروع کیا تھا مگر وقت سے پہلے ہی ان کا سر کچل دیا گیا۔"

وہ بغور مینو کا چہرہ دیکھتے بولا جس پر وہ پہلو بدل کر رہ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ محبت کرتی ہے تم سے اس کے کچے ذہن میں بننے والا پہلا خاکہ تمہارا ہے تبھی وہ تمہارے بغیر زندگی میں آگے نہیں بڑھ پا رہی۔ تم دونوں کا نصیب ایک دوسرے سے ہی جڑا ہے۔ شادی کسی نہ کسی سے تو کرنی ہی ہے نا تو اسی سے کر لو۔"

اس نے سمجھانے کی کوشش کی۔

"ہونہہ، کہاں وہ کہاں میں ناممکن۔"

وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگا گیا۔

"وہ تمہارا انتظار کر رہی ہے اب بھی وقت ہے اس کی طرف پلٹ جاؤ۔

اگر تم نے کبھی ایک لمحے کے لیے بھی میری دل سے عزت کی ہے تو آج شام تک میں یہ خبر سننا چاہوں گی کہ تم نے اس کے گھر رشتہ بھیجا ہے۔

اس وقت میں تمہارے بارے میں سنی سب افواہیں جھٹلا دوں گی صرف یہ یاد رکھوں گی "بہرام عزت سے رشتے جوڑنا بخوبی جانتا ہے۔"

وہ اپنی بات مکمل کرتی وہاں سے نکل گئی جبکہ بہرام ساکت بیٹھا رہ گیا۔ وہ گویا اس پر سحر پھونک گئی تھی اور سوچوں کے نئے در وا کر گئی تھی۔

وہ حویلی میں داخل ہوئی تو اصفہان عجلت میں باہر نکلتا اس سے ٹکرا گیا۔

"کہاں تھیں آپ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اسے کندھوں سے پکڑے غصے سے بولا۔

"یہ تو آپ جانتے ہی ہیں پھر پوچھنے کی وجہ؟"

وہ پر سکون لہجے میں بولی۔

"کیوں گئیں تھیں وہاں جانتی تو ہیں آپ اس کو؟"

اصفہان کو کسی طور سکون نہیں آ رہا تھا۔

"آپ بے فکر رہیں وہ اتنا بھی برا نہیں ہے جتنا آپ سمجھتے ہیں۔ اس نے کبھی مجھ سے بدتمیزی نہیں کی۔"

مینو نے اسے تسلی دی تبھی پیچھے سے اس کے دونوں نمونے نکلے تھے۔

"ارے آ گئے تم لوگ؟"

وہ خوشی سے چہکی مگر آگے نہیں بڑھ پائی کیونکہ اس کا بازو ابھی بھی اصفہان کی گرفت میں تھا۔

"آپ کو پتا چل جائے گا سب، اعتبار ہے نا مجھ پر؟"

اس نے اس کی آنکھوں میں بے چینی محسوس کرتے پوچھا جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتے اس کا بازو چھوڑ گیا اور مینو جا کر اپنے دونوں نمونوں سے لپٹ گئی۔

داؤد آفریدی نے شیریں پھپھو کو بھی دعوت سے منع کرتے حویلی ہی بلوا لیا تھا تاکہ نکاح کی سب تیاریاں جلد از جلد ہو سکیں۔

وہ تینوں اپنے دوستوں کے ساتھ فون پر مصروف تھے۔ سب مسلسل لینا کو زچ کر رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لینا کا بس نہیں چل رہا تھا انھیں کچا چبا جائے۔

مینو نے نوٹ کیا گل چپ چاپ ایک صوفے پر بیٹھی تھی وہ زوی کو فون پکڑاتی اس کے ساتھ آ بیٹھی۔ گل نے چونک کر اسے دیکھا تو وہ مسکرا دی۔

"میں نے سنا تمہارے رشتے کے بارے میں اور یقین جانو میں بہت خوش ہوں یہ بہت زبردست فیصلہ ہے۔ ہم انسان بہت جلد باز ہوتے ہیں، نہیں جانتے ہماری بہتری کس میں ہے۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں اصفہان کی دلہن بنوں گی مگر ایسا ہو گیا اور اب میں ان کے ساتھ کسی اور کو نہیں سوچ سکتی۔"

گل نے اس کے چہرے پر جھلملاتے رنگ دیکھے تو نگاہیں چرا گئی۔

"میں تمہارے لیے دعا گو ہوں اور چاہتی ہوں تم بھی اپنی خوشیاں ڈھونڈو۔"

سکینہ بی بی کے بلاوے پر وہ اٹھی تو ساتھ میں گل کو بھی اٹھایا۔

"یہ اب بھی ویسے ہی تمہاری بھی حویلی ہے جیسے دل کرے رہو۔"

مینو کی بات پر گل شرمندگی سے مسکرا دی۔

دور سے یہ سب دیکھتی شیریں بھی نم آنکھوں سے مسکرا دیں۔

حویلی کے لان میں ہی سارا انتظام کیا گیا تھا۔ ہر طرف گہما گہمی تھی۔ مینو نے سفید رنگ کا غرارہ پہنا تھا، اصفہان نے بھی وائٹ شلوار قمیض پہنی تھی اور سیاہ واسکٹ زیب تن کی تھی۔ ان دونوں کی نگاہیں گاہے بگاہے ایک دوسرے سے الجھ رہیں تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یار مینو کتنے دن ہو گئے ہیں ایسے سیریس ہوئے کچھ کریں نیا ایڈونچر؟"

زوی نے مینو کی طرف اجازت طلب نظروں سے دیکھا جو اپنا سفید غرارہ سنبھالنے میں لگی تھی۔

"ہاں مگر کیا؟"

مینو نے پوچھا۔

"سامنے دیکھ کر بات کرو سب سرسری سی نظر ہم پر بھی ڈال رہے ہیں۔"

ودی نے انھیں مشورہ دیا تو وہ سیدھے ہو گئے۔

"میرے پاس زوردار قسم کا پلان ہے۔"

زوی نے تفصیل بتائی تو وہ دونوں داد دیے بغیر نہیں رہ پائے۔

"مگر اس میرے سرتاج کو شامل مت کرنا۔"

مینو نے شرمانے کی ایکٹنگ کرتے دوپٹے کا کونا دانتوں میں دبایا۔

زوی اور ودی نے اس کی اوور ایکٹنگ پر سر پیٹ لیا اب ان کی بہن ان کی نہ رہی تھی۔

دور کھڑے اصفی کی نظروں سے یہ منظر اوجھل نہ رہ سکا وہ نفی میں سر ہلاتے مسکرا دیا جانے کونسے شیطانی معاملات زیر بحث تھے اس وقت۔

کچھ دیر سکون سے گزرنے کے بعد مہمانوں میں چہ مگوئیاں شروع ہو گئیں تھیں سب گھر والے سمجھنے سے قاصر تھے ایسا کیا ہو گیا ہے مگر پھر صورت حال واضح ہوئی جب پتا چلا جو بھی پانی استعمال کر رہا ہے وہ پریشان ہو رہا ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سکینہ بی بی نے نل کھولا تو بھونچکارہ گئیں کیونکہ اس میں سے لال رنگ کا پانی آرہا تھا۔ زمل کی تو باقاعدہ چیخیں نکل گئیں ایسا لگتا تھا جیسے ہر طرف خون پھیلا ہوا ہے۔

سب گھر والے ٹینشن میں آگئے مردان خانے سے مردوں کو بلایا گیا اور صورتحال کا جائزہ لیا گیا تو پتا چلا یہ خون نہیں بلکہ پانی کی ٹینکی میں کچھ ملایا گیا ہے پھر۔۔۔

پھر کیا تھا وہ تینوں جو اتنی دیر سے پریشانی کا ناٹک کر رہے تھے سب کی نظریں ان پر آٹھہریں۔ اب تو ان کے والدین کے ساتھ ساتھ سب سمجھنے لگے تھے کہ ایسے طوفانی خیالات ان کے معصوم بچوں کے ذہنوں میں تو نہیں آسکتے بس تین ہی ایسے افلاطون ہیں۔

"مینوووو یارررر یہ سب ہماری طرف ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں جیسے ابھی نگل لیں گے۔"

زوی نے دبی دبی سرگوشی کی۔

"مجھے لگتا ہے نو دو گیارہ ہونے کا وقت آگیا ہے۔"

ودی نے ہمیشہ کی طرح دلیرانہ مشورہ دیا۔

"بھاگ کر جائیں گے بھی کہاں؟ سارے مہمان بیٹھے ہوئے ہیں ہر کونے کھدرے میں۔"

زوی نے ناک پھلائی۔

"خبردار سوچنا بھی مت اب میں شادی شدہ ہوں بھاگتی اچھی لگوں گی کیا؟

ویسے بھی غرارہ پہن کر بھاگا بھی نہیں جائے گا۔"

مینو کو اپنی پڑی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یارررر کیا ضرورت تھی آپ کو شادی کروانے کی؟ اچھی بھلی مزے میں زندگی گزرر۔۔۔۔"

ودی کی بک بک مینو کے زوردار مکے سے ادھوری رہ گئی۔

"میں نے تو جیسے شوق سے کروائی تھی نہ۔"

"اب تو ایسے لووبرڈز بنے ہوتے ہیں جیسے جنم جنم کے ساتھی ہوں۔"

زوی کی بھی زبان میں کھجلی ہوئی تھی اور سزا کے طور پر اس کی گردن پر مکا پڑا تھا۔

"اوئی ماں آپ میں تو جیکی چین کی روح آسمائی ہے۔"

دونوں کی دہائیاں جاری تھیں جب داؤد آفریدی نے انھیں اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔

وہ تو بھول ہی گئے تھے کہ زندگی میں پہلی بار آج انھیں بھرے مجمعے میں پہاڑ سر کرنا تھا۔

وہ تینوں ادب سے ہاتھ باندھے سر جھکائے ان کے آگے کھڑے تھے۔

"یہ تم لوگوں کی کارستانی ہے؟"

انھوں نے تیکھے لہجے میں پوچھا۔

"آں____ ڈیڈاا کونسی کارستانی یار آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟ ہم تو خود خوف زدہ ہیں یہ کیا ہو رہا ہے؟"

مینو کے آنکھیں پھاڑ کر کہنے پر اصفہان نے توصیفی انداز میں ابرو اچکائی۔

"ڈرامہ کوئین۔"

وہ زیر لب بڑبڑایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب سیدھی بات کرو تم لوگ تو بہتر ہے کیونکہ میرے سامنے یہ نوٹنکی نہیں چلنے والی۔"

ان کی دھمکی پر وہ سر کھجانے لگے۔

"ڈیڈاااا! ہم نے تو بس پرینک_____"

اس سے پہلے کہ ودی کھسیانی ہنسی ہنستے پول کھولتا مینو نے اس کے پاؤں پر پاؤں دے مارا جس پر وہ کراہ کر رہ گیا لیکن تیر تو کمان سے نکل چکا تھا۔

"ہمم مجھے پہلے ہی پتا تھا ایسے طوفانی منصوبے تم لوگوں کے ذہنوں میں ہی پک سکتے ہیں۔"

داؤد آفریدی گرجے۔

"تم چپ کرو داؤد۔

ویسے کیا کیسے تا اور ڈالا کیا تا اس میں؟"

سراج آفریدی نے رازداری سے پوچھا۔

دلہن دلہا سمیت سب لوگ ہونق پن سے دیکھنے لگے جبکہ اصفی تو اپنے بابا سرکار کا تجسس دیکھ کر حیران تھا۔

"ہم نے بس کھانا بناتے باورچی سے لال رنگ لیا اور اسے اوپر چڑھ کر ٹینکی میں ڈال دیا، سمپل۔"

زوی نے کندھے اچکاتے ہوئے بتایا۔

"ہم چاہتے تھے زرخان اور زرش ہمیشہ اپنے نکاح کو یاد رکھیں کہ اس دن خون کی ہولی میرا مطلب تھا رنگی ٹینکی بہائی گئی تھی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ قہقہہ لگا اٹھی جس پر سب ہنس دیے۔

"یہ تو ہماری سات نسلوں کو بھی یاد رہے گا بھئی۔"

زرخان کے شوخ لہجے میں کہنے پر زرش جھینپ گئی۔

اصفہان کی طرف دیکھتے مینو نے ابرو اٹھائی جس پر وہ اپنی بے ساختہ مسکراہٹ نہ چھپا پایا۔

سب مہمان بھی اب ہلکے پھلکے ہو گئے تھے لیکن کچھ پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے ہمیشہ موجود رہتے ہیں۔

سب مہمانوں کے جانے کے بعد سب قہوہ پیتے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

قادر آفریدی آج نہیں آیا تھا نہ ہی اس کے خاندان کا کوئی فرد موجود تھا اور اس کی وجہ بھی جلد معلوم ہو گئی تھی۔

جس نے سنا وہ بھونچکا رہ گیا۔

"بہرام کا رشتہ شینا سے طے ہو گیا۔"

یہ خبر سب پر بجلی بن کر گری تھی۔

مینو تو خوشی سے اچھل پڑی جہاں سب نے مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھا وہیں اصفی کھل اٹھا مطلب وہ رشتے کے لیے ہی گئی تھی۔

مینو سب سے اصل بات چھپا گئی وہ چاہتی تھی کہ یہ راز اس کے اور بہرام کے درمیان ہی رہے تاکہ شینا کی عزت قائم رہے۔

وہ مان رکھ گیا تھا اس کا، یہی کافی تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ دونوں آج کا انتہائی مصروف دن گزارنے کے بعد مینو کی فرمائش پر حویلی کی چھت سے نیچے پاؤں لٹکائے بیٹھے تھے۔

اس نے سردی سے جھرجھری لی تو اصفی نے چادر کا پلو کھول کر اسے اندر لپیٹ لیا وہ اس کے کندھے پر سر ٹکا گئی۔

"آج بہت مزا آیا نا۔"

وہ ٹینکی کی طرف دیکھتے کھلکھلا اٹھی جس پر اصفی بھی اس کی اوور ایکٹنگ یاد کرتے مسکرا دیا۔

"ان دونوں کے آنے پر ہی میرا بچپن شروع ہوا تھا۔میں مم ڈیڈ کی "انوسینٹ کوئین" تھی مگر ان کے پیدا ہونے پر "ایول کوئین" بن گئی۔پہلے مجھے لگتا تھا مم،ڈیڈ،زوی اور ودی کے علاوہ میری زندگی میں کوئی داخل نہیں ہو گا مگر۔۔۔۔۔"

وہ کہتی کہتی اس کی چادر میں میں منہ چھپا گئی۔

اس کی باتیں غور سے سنتا اصفی چونکا۔

"مگر______"

"اب اس دائرے میں میرے سرتاج بھی شامل ہیں۔"

وہ چادر سے منہ نکال کر بولتی پھر سے چھپ گئی جس پر اصفی کی آنکھیں چمکیں۔

"میں نے بھی اپنے لیے کبھی نٹ کھٹ سی شرارتی بیوی نہیں سوچی تھی مگر۔۔۔۔"

"مگر۔۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ بے تابی سے بولی۔

"مگر اب وہ نٹ کھٹ سی لڑکی میری زندگی بن گئی ہے۔"

اس کی بات پر وہ جھینپ کر اسی کے کندھے پر سر رکھ گئی۔

"چاند کی روشنی مجھے سب سے اچھی لگتی ہے، جانتے ہیں کیوں؟"

وہ اس کے کندھے سے سر ٹکائے بولی۔

"کیوں؟"

اصفہان نے پوچھا وہ جانتا تھا جواب کچھ منفرد آنے والا تھا۔

"کیونکہ چاند کالے گورے، امیر غریب اور موٹے پتلے میں فرق نہیں کرتا وہ سب کو یکساں روشنی دیتا ہے۔ ہماری حویلی میں جیسے یہ چاندنی پھیل رہی ہے ایسے ہی اس نے کسی غریب کے صحن کو منور کر رکھا ہو گا۔"

اس کے الفاظ کے سحر میں جکڑے ہوئے اصفی نے جھک کر اس کا رنگوں سے مزین چہرہ دیکھا۔

وہ واقعی سب سے انوکھی تھی۔

وہ منہل اصفہان آفریدی تھی۔

اس کے سنگ زندگی رنگوں سے بھرپور ہونے والی تھی۔

ختم شد

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہرپیج کے نیچے

"novels ki duniya "

اور

"website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ----

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission

Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2